آج کی حدیث

صبح صادق	05:57
طلوع آفتاب	07:13
زوال آفتاب	12:52
غروب آفتاب	06:30

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس شخص کا دل قرآن سے خالی ہو تو وہ (یا اس کا دل) ویران گھر کی طرح ہے"۔ (ترمذی) گھر کی رونق مکین سے ہوتی ہے اگر گھر بالکل خالی ہو تو اس کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی اسی طرح جس انسان کا دل ایمان وقرآن کے نور سے خالی ہو تو اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

روزنامہ
ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY
MUMBAIRAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 38, Saturday- 07 February, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۳۸ ۞ ہفتہ، ۷/فروری ۲۰۲۶، ۱۸/شعبان المعظم ۱۴۴۷ھ ۞ قیمت ۴/روپے، صفحات:۸

اسلام آباد: نمازِ جمعہ کے دوران مسجد میں زوردار دھماکہ

کم وبیش ۵۰/افراد ہلاک، افسران کے مطابق حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے پورے شہر میں ایمرجنسی نافذ کردی گئی ہے۔سیکورٹی ایجنسیوں نے امام بارگاہ اور آس پاس کے علاقہ کو گھیر لیا ہے اور سخت نگرانی رکھی جارہی ہے۔

اسلام آباد: پاکستان کی راجدھانی اسلام آباد واقع ایک مسجد میں نماز جمعہ کے دوران زوردار دھماکہ سے پورے علاقہ میں ہنگامہ برپا ہوگیا۔ معاملہ ترائی علاقہ واقع امام بارگاہ خدیجۃ الکبریٰ کا ہے، جہاں دھماکہ کے بعد افراتفری پھیل گئی۔ اس حادثہ کی خبر ملتے ہی پولیس اور راحت وبچاؤ کاری ٹیمیں جائے وقوع پر پہنچ گئیں۔ فوری طور پر انھوں نے زخمیوں کو اسپتال پہنچانا شروع کیا اور راحت رسانی کے دیگر عمل شروع ہوگئے۔ پاکستانی میڈیا کے مطابق دھماکہ جمعہ کی نماز کے دوران ہوا جس میں کم وبیش 50 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ حالانکہ پاکستان حکومت نے فی الحال 15 ہلاکتوں کی ہی تصدیق کی ہے۔ ابتدائی رپورٹس میں بھی 15 اموات کی اطلاع دی گئی تھی، لیکن گزرتے وقت کے ساتھ ہلاکتوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔ اس دھماکہ میں 150 سے زائد افراد کے زخمی ہونے کی اطلاع بھی ہے، جن میں کئی کی حالت سنگین بتائی جارہی ہے۔ افسران کا کہنا ہے کہ تشویش ناک حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے پورے شہر میں ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ہے۔ سیکورٹی ایجنسیوں نے امام بارگاہ اور آس پاس کے علاقے کو گھیر لیا ہے اور کسی بھی انہونی سے بچنے کے لیے سخت نگرانی رکھی جارہی ہے۔ دھماکہ کی وجہ کا ابھی تک پتہ نہیں چل سکا ہے۔ جانچ ایجنسیوں نے تفتیش شروع کر دی ہے اور ثبوتوں کو اکٹھا کیا جا رہا ہے۔ کچھ میڈیا رپورٹس میں خودکش حملہ کی بات کہی گئی ہے، حالانکہ اس بارے میں مصدقہ طور پر فی الحال کچھ بھی نہیں کہا جاسکتا ہے۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ خودکش حملہ آور کو دیکھ لیا گیا تھا اور جب اسے پکڑنے کی کوشش کی گئی تو اس نے خود کو دھماکہ سے اڑا لیا۔ پاکستانی ڈیجیٹل میڈیا 'ڈان نیوز' کے مطابق یہ دھماکہ اسلام آباد کے شہزاد ٹاؤن علاقہ میں موجود ترلائی امام باڑا واقع مسجد میں ہوا۔ یہ ایک شیعہ مسجد بتائی جارہی ہے، جس کو سیکورٹی ایجنسیوں نے چاروں طرف سے گھیر لیا ہے۔ عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ دھماکہ زوردار تھا اور کئی لوگ اپنی جان بچانے کے لیے اِدھر اُدھر بھاگتے دکھائی دیے۔ اس حادثہ کے بعد کی کچھ ویڈیوز سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر سامنے آئی ہیں، جن میں کچھ لوگ زمین پر بے سُدھ پڑے دکھائی دے رہے ہیں۔ واقعہ کے بعد دارالحکومت میں سیکورٹی سخت کردی گئی ہے، خاص طور پر مساجد اور دیگر حساس مقامات کے اطراف پولیس کی اضافی نفری تعینات کر دی گئی ہے۔ جمعہ کو ہونے والے اس واقعے نے شہریوں میں تشویش پیدا کر دی ہے، کیونکہ یہ واقعہ عبادت کے دوران پیش آیا۔ وفاقی اور مقامی حکام نے واقعے کی رپورٹ طلب کرلی ہے اور زخمیوں کو ہر ممکن طبی سہولیات فراہم کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ حکومت کی جانب سے کہا گیا ہے کہ واقعے کے ذمہ دار عناصر کی نشاندہی کے بعد قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ تاحال کسی گروہ نے دھماکے کی ذمہ داری قبول نہیں کی ہے۔ سیکورٹی ادارے مختلف پہلوؤں سے واقعے کی جانچ کر رہے ہیں، جبکہ مزید تفصیلات تحقیقات مکمل ہونے کے بعد سامنے آنے کی توقع ہے۔

بہار: اسمبلی کے باہر اپوزیشن کا زبردست احتجاج

نیٹ طالبہ کی موت پر احتجاج میں رابڑی دیوی بھی شامل، واردات میں کسی وزیر کا بیٹا یا خود کوئی وزیر شامل ہوسکتا ہے

اسی درمیان حزب اختلاف کی پارٹیوں نے قانون ساز کونسل کے باہر بھی اس معاملے پر احتجاج کیا اور پوسٹر کے ساتھ حکومت کے خلاف نعرے بازی کی۔ وہ بہار کی بیٹیوں کے لیے انصاف اور خاطیوں کو سخت سزا دینے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ رابڑی دیوی نے کہا کہ نیٹ کی تیاری کرنے والی طالبہ کی مشتبہ موت کے معاملے میں کسی وزیر کا بیٹا یا خود کوئی وزیر شامل ہوسکتا ہے، جسے نتیش حکومت بچانے کی کوشش کررہی ہے۔ حکومت، وزیر اعلیٰ نتیش کمار اور وزیر داخلہ سمراٹ چودھری اس معاملے پر خاموش ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں ملوث افراد حکومت کا حصہ ہیں۔ رابڑی دیوی نے کہا کہ بہار کا کوئی ضلع ایسا نہیں ہے جہاں عصمت دری کے واقعات نہ ہو رہے ہوں۔ رابڑی دیوی نے اس معاملے کی جانچ سی بی آئی کو سونپے جانے پر بھی سوال اٹھایا اور کہا کہ لیپا پوتی کے بعد اب اس معاملے کو سی بی آئی کو سونپ دیا گیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ پہلے اس معاملے کو دبانے کی کوشش کی گئی اور بعد میں معاملہ طول پکڑنے پر لیپا پوتی کر کے اب اس معاملے کی جانچ سی بی آئی کو سونپ دی گئی ہے۔ سی بی آئی کی جانچ میں تاخیر ہوگی اور اس وقت تک یہ معاملہ ٹھنڈا ہوجائے گا جبکہ حقیقت یہ ہے کہ سی بی آئی کی اس جانچ سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ نتیش حکومت جب سے دوبارہ برسراقتدار آئی ہے تب سے ریاست میں جرائم بڑھ گئے ہیں۔ اس کے باوجود میڈیا اسے جنگل راج قرار نہیں دے رہا ہے۔ رابڑی دیوی کے اس سنگین الزام پر بی جے پی ایم ایل سی اور پارٹی ترجمان سنجے میوکھ نے کہا کہ این ڈی اے کی حکومت میں کوئی بھی مجرم بخشا نہیں جاتا اور نہ ہی کسی بے قصور کو پھنسایا جاتا ہے۔ ملک کی سب سے مضبوط ایجنسی اس معاملے کی جانچ کررہی ہے۔ ہم امید کررہے ہیں کہ اس معاملے میں جلد از جلد خاطی کو پکڑ لیا جائے گا اور اسے قرار واقعی سزا ملے گی۔ واضح رہے کہ جہان آباد کی طالبہ ۶/جنوری کو پٹنہ کے ایک ہوسٹل میں بے ہوشی کی حالت میں پائی گئی تھی۔ بعد میں ۱۱/جنوری کو ایک پرائیویٹ اسپتال میں اس کی موت ہوگئی تھی۔ طالبہ کے اہل خانہ نے پولیس افسران پر اس معاملے کو دبانے کی کوشش کا الزام لگایا تھا۔ پہلے اس معاملے کی جانچ ایس آئی ٹی کو سونپی گئی تھی لیکن بعد میں سیاسی ہنگامے اور اپوزیشن کی جانب سے حکومت پر متعدد الزامات لگائے جانے کے بعد نتیش حکومت نے اسے سی بی آئی کو سونپ دیا۔

جنرل نروِنے کی کتاب پڑھنے سے کیوں روکا؟

راجیہ سبھا رکن رام گوپال یادو نے مرکزی حکومت سے پوچھا سوال

رام گوپال یادو نے کہا کہ "ملک کے ایک جنرل کی لکھی کتاب کے متعلق پورا ملک جانتا ہے کہ اس میں کیا لکھا ہے؟ پھر اسے پڑھنے سے کیوں روکا جارہا ہے؟ اس سے خود حکومت پر سوال کھڑے ہوتے ہیں۔" سماجوادی پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری اور راجیہ سبھا رکن رام گوپال یادو نے اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کو ایوان میں بولنے کی اجازت نہ دینے پر حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ملک کے ایک جنرل کی لکھی کتاب کے متعلق پورا ملک جانتا ہے کہ اس میں کیا لکھا ہے؟ پھر اسے پڑھنے سے کیوں روکا جارہا ہے؟ اس سے خود حکومت پر سوال کھڑے ہوتے ہیں۔" سماجوادی پارٹی کے لیڈر نے سوال اٹھایا کہ جب ہر کوئی اس کتاب کی بات کررہا ہے تو اسے روکنے کا مطلب کیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ جب وہ کتاب بازار میں آئے گی تو ان کی لاکھوں کاپیاں فروخت ہوں گی اور لوگ خود سچائی جان پائیں گے۔ کسی کتاب کو روکنے سے سچائی نہیں چھپائی جاسکتی اور اس سے حکومت پر ہی سوال کھڑے ہوتے ہیں۔ واضح رہے کہ رام گوپال یادو جمعرات (5 فروری) کو آگرہ پہنچے تھے، جہاں انہوں نے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے پارلیمنٹ میں مرکزی حکومت کے رویے پر سوال اٹھایا تھا۔ انہوں نے چین کا معاملہ اٹھاتے ہوئے کہا تھا کہ "روزانہ چین ہندوستانی سرحد میں دراندازی کر رہا ہے، لیکن حکومت اس پر ایک لفظ نہیں بولتی ہے۔ ہزاروں مربع میل زمین پر چین کا قبضہ ہو چکا ہے، پھر بھی حکومت کی جانب سے کوئی ٹھوس جواب سامنے نہیں آتا۔" امریکہ-ہندوستان تجارتی معاہدہ کے متعلق بھی راجیہ سبھا رکن نے مرکزی حکومت پر شدید حملہ بولا تھا۔ کسانوں کی آمدنی کے معاملے پر انہوں نے کہا تھا کہ امریکہ سے آنے والے سامان پر 0 فیصد ٹیکس اور ہندوستان سے بھیجے جانے والے سامان پر 18 فیصد ٹیکس لگتا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا تھا کہ وہاں زمین زیادہ ہے اور آبادی کم ہے، اس لیے وہاں کا گیہوں ہندوستان سے آدھی قیمت پر فروخت ہوگا، جس سے یہاں کے کسان تباہ ہوں گے۔ انہوں نے طنز کستے ہوئے کہا کہ حکومت کسانوں کی آمدنی دگنی کرنے کی بات کررہی تھی، لیکن حقیقت میں کسانوں کو مزدور بنایا جارہا ہے۔

دہلی فساد: قومی ترانہ پڑھنے پر مجبور کیے گئے فیضان کی موت کا معاملہ

راؤز ایونیو کورٹ نے ۲/پولیس اہلکاروں کو بھیجا سمن

عدالت نے 4 فروی کے حکم میں کہا تھا کہ "آئی پی سی کی دفعہ 34 کے ساتھ سیکشن 325،323، 304(2) کے تحت جرم اور اس سے متعلق جرائم کا نوٹس لینے کے لیے ریکارڈ پر کافی ثبوت موجود ہیں۔" دہلی فسادات 2020 کے دوران ایک 23 سالہ نوجوان پر تشدد اور اس کی موت سے متعلق معاملے میں راؤز ایونیو کورٹ نے دہلی پولیس کے 2 اہلکاروں کو سمن جاری کیا ہے۔ دراصل دہلی فسادات کے دوران سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر ایک ویڈیو کلپ وائرل ہوئی تھی۔ اس میں پولیس اہلکار متاثرہ فیضان کو لاٹھیوں سے پیٹتے اور اسے قومی ترانہ گانے کے لیے مجبور کرتے ہوئے نظر آرہے تھے۔ دہلی پولیس کی تحقیقات میں کچھ بھی ٹھوس ثبوت نہ ملنے کے بعد دہلی ہائی کورٹ نے 2024 میں سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) کو معاملے کی تحقیقات کرنے کا حکم دیا تھا۔ واضح رہے کہ سی بی آئی نے حال ہی میں ہیڈ کانسٹیبل رویندر کمار اور کانسٹیبل پون یادو کے خلاف انڈین پینل کوڈ کی دفعہ 323، 325 اور 304(2) کے تحت غیر ارادتاً قتل اور متاثرہ کو زخمی کرنے کے الزام میں چارج شیٹ فائل کی ہے۔ راؤز ایونیو کورٹ کے ایڈیشنل چیف جیوڈیشیل مجسٹریٹ مینک گوئل نے حال ہی میں سی بی آئی چارج شیٹ پر نوٹس لیا اور ملزمان کو 24 فروری کو عدالت میں پیش ہونے کو کہا۔

عدالت نے 4 فروی کے حکم میں کہا تھا کہ آئی پی سی کی دفعہ 34 کے ساتھ سیکشن 323،325،304(2) کے تحت جرم اور اس سے متعلق جرائم کا نوٹس لینے کے لیے ریکارڈ پر کافی ثبوت موجود ہیں۔ واضح رہے کہ جولائی 2024 میں دہلی ہائی کورٹ نے معاملے کی تحقیقات میں ناکام رہنے کے لیے دہلی پولیس کی سرزنش کی تھی۔ جسٹس انوپ جے رام بھمبھانی نے کہا تھا کہ یہ واقعہ ہیٹ کرائم کی کیٹگری میں آتا ہے اور پھر بھی پولیس کی تحقیقات سست اور ادھوری رہی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جن لوگوں پر حملہ کرنے کا الزام ہے، وہی قانون کے رکھوالے تھے اور ان کے خلاف تحقیقات بھی اسی ایجنسی کے ذریعہ کی جارہی تھی، جس سے تفتیش کی غیر جانبداری پر سوال اٹھتے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ اس معاملے میں متوفی فیضان کی ماں قسمتن خاتون نے عرضی داخل کر الزام عائد کیا تھا کہ ان کے بیٹے کو کردمپور میں پولیس اہلکاروں نے بے رحمی سے پیٹا تھا۔

ہِٹ اینڈ رن' معاملے میں ملیالم فلم اداکار منیان پلّیئ راجو گرفتار

منیان پلّیئ راجو ملیالم انڈسٹری کے ایک بڑے اسٹار اور پروڈیوسر ہیں۔ انہوں نے 400 سے زائد ملیالم فلموں میں کام کیا ہے۔ انہوں نے اپنے کیریئر میں کامیڈی سے لے کر سنجیدہ کرداروں والی فلمیں کی ہیں۔

ملیالم فلم اداکار منیان پلّیئ راجو ایک بار پھر سرخیوں میں ہیں۔ اس بار وہ اپنی بیماری کو لے کر نہیں بلکہ کار حادثہ کو لے کر تنازعہ میں گھر گئے ہیں۔ اداکار پر الزام ہے کہ دیر رات ترویندرم کلب سے باہر نکلتے وقت ان کی گاڑی سے دو پہیہ گاڑی کی ٹکر ہوئی اور وہ موقع پر مدد کرنے کے بجائے راہ فرار اختیار کر لیے۔ پولیس نے اب اداکار کو گرفتار کرلیا ہے۔ تروانتا پورم پولیس نے بیان جاری کر اطلاع دی ہے کہ اداکار منیان پلّیئ راجو کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ اداکار کو لاپرواہی سے گاڑی چلانے اور حادثے کے بعد گاڑی نہ روکنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ انہیں طبی معائنہ کے لیے لے جایا گیا ہے اور اگر ان کے خون کے ٹیسٹ میں الکوحل کا مقدار پایا جاتا ہے تو ان پر مزید الزام طے کیے جائیں گے۔ تروانتا پورم پولیس کے مطابق اداکار منیان پلّیئ راجو کی کار گزشتہ رات تروانتا پورم ترویندرم کلب سے باہر نکلتے وقت ایک دو پہیہ گاڑی سے ٹکرا گئی۔ ٹکر کے بعد وہ کار روکے بغیر ہی فرار ہوگئے۔ دو پہیہ گاری میں سوار 2 لوگ زخمی ہوگئے اور انہیں اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ دونوں کی حالت سنگین بنی ہوئی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق حادثہ گزشتہ رات تقریباً 9:30 بجے پیش آیا، جب تروانتا پورم میں اداکار کی کار نے ایک رائل انفیلڈ موٹر سائیکل کو تیز ٹکر ماردی تھی۔ بائک پر 2 لوگ سوار تھے، جنہیں شدید چوٹیں آئی ہیں اور فی الحال اسپتال میں زیر علاج ہیں۔ گاڑی کی نمبر پلیٹ سے پتہ چلا کہ ٹکر مار کر جائے وقوعہ سے فرار ہونے والی گاڑی اداکار منیان پلّیئ راجو کی ہے۔ واضح رہے کہ منیان پلّیئ راجو ملیالم انڈسٹری کے ایک بڑے اسٹار اور پروڈیوسر ہیں۔ انہوں نے 400 سے زائد ملیالم فلموں میں کام کیا ہے۔ اداکار نے اپنے کیریئر کی شروعات 'موہنی اٹّم' سے کی تھی، جو 1976 میں ریلیز ہوئی تھی۔ لیکن انہیں کامیابی 1981 میں آئی فلم 'منیان پلے ادھوا منیان پلے' سے ملی تھی، جس کے بعد انہوں نے مسلسل ملیالم فلموں میں ہٹ فلمیں دیں۔ انہوں نے اپنے کیریئر میں کامیڈی سے لے کر سنجیدہ کرداروں والی فلمیں کی ہیں۔

اترپردیش: 'ایس آئی آر' میں دعوے

اعتراضات داخل کرنے کی آخری تاریخ ۶/مارچ تک بڑھادی گئی

یو پی چیف الیکٹورل آفیسر نودیپ رنوا نے کہا کہ "27 جنوری کی میٹنگ میں سیاسی پارٹیوں نے وقت بڑھانے کا مطالبہ کیا تھا۔ اس لیے دعوے اور اعتراضات کی مدت میں ایک ماہ کی توسیع کر دی گئی۔" اترپردیش میں جاری ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) عمل کے متعلق الیکشن کمیشن نے دعوے اور اعتراضات درج کرانے کی آخری تاریخ میں توسیع کردی ہے۔ اب ووٹرس 6 مارچ 2026 تک فارم 6، 7 اور 8 پُر کر نام شامل کرنے، ترمیم کرنے یا حذف کرنے کے لیے درخواست دے سکیں گے۔ پہلے یہ وقت 6 فروری تک مقرر کی گئی تھی۔ چیف الیکٹورل آفیسر (سی ای او) اترپردیش نودیپ رنوا نے بتایا کہ ریاست میں گزشتہ سال 27 اکتوبر سے ایس آئی آر کا عمل شروع ہوا تھا، جبکہ ڈور ٹو ڈور گنتی کا کام 4 نومبر سے شروع کیا گیا۔ اس کے بعد رواں سال 6 جنوری کو ووٹر لسٹ کا ڈرافٹ جاری کیا گیا تھا۔ حتمی لسٹ 10 اپریل کو جاری کی جائے گی۔ نودیپ رنوا نے کہا کہ 27 جنوری کی میٹنگ میں سیاسی پارٹیوں نے وقت بڑھانے کا مطالبہ کیا تھا۔ اس لیے دعوے اور اعتراضات کی مدت میں ایک ماہ کی توسیع کر دی گئی۔ اب 6 مارچ تک نام شامل کرانے، اصلاح کرانے اور حذف کرانے کے لیے فارم بھر سکیں گے۔ الیکشن کمیشن 27 مارچ تک دعووں اور اعتراضات کو نمٹائے گا اور اب 10 اپریل کو حتمی ووٹر لسٹ جاری کی جائے گی۔ چیف الیکٹورل آفیسر کے مطابق 6 جنوری سے 4 فروری تک کے درمیان مجموعی طور پر 3780414 فارم-6 جمع کیے گئے ہیں، جبکہ فارم-7 کی تعداد 82684 رہی ہے۔ اس کے علاوہ 1073 درخواستیں بیرون ملک مقیم ووٹرس کی جانب سے موصول ہوئی ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے بتایا کہ سب سے زیادہ درخواستیں 5 فروری کو آئیں، ایک ہی روز میں 3 لاکھ سے زائد فارم جمع کیے گئے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ووٹرس میں ایس آئی آر عمل کے متعلق بیداری آئی ہے۔ الیکشن کمیشن کے ذریعہ جاری کردہ اعداد وشمار کے مطابق اترپردیش کی ڈرافٹ ووٹر لسٹ میں مجموعی طور پر 125556025 ووٹرس درج کیے گئے ہیں۔

مغربی بنگال حکومت کا بڑا اعلان

۲۱/سے ۴۱/سال کے بے روزگاروں کو ملے گا ۱۵۰۰/ماہانہ بھتہ

'بنگلار یوواساتھی' منصوبہ کے تحت 21 سے 41 سال کی عمر کے اہل بے روزگار مستفیدین کو زیادہ سے زیادہ 5 سالوں تک 1500 روپے فی ماہ کی مالی مدد دی جائے گی یا جب تک انہیں روزگار نہیں مل جاتا۔ مغربی بنگال حکومت نے رواں سال ہونے والے اسمبلی انتخاب سے قبل ایک اہم اعلان کیا ہے۔ اس بار ریاستی حکومت نے بے روزگاری بھتہ دینے کا فیصلہ کیا ہے، جس کے تحت اہل نوجوانوں کو ہر ماہ 1500 روپے کی مالی مدد دی جائے گی۔ یہ منصوبہ 15 اگست 2026 سے نافذ کیا جائے گا۔ اس منصوبہ کا مقصد ان نوجوانوں کو مالی مدد فراہم کرنا ہے جنہوں نے میٹرک یا اس کے مساوی امتحان پاس کرلیا ہے، لیکن اب تک انہیں کوئی نوکری نہیں ملی ہے اور وہ کسی دیگر سرکاری وظیفہ کا فائدہ نہیں لے رہے ہیں۔ اس نئے منصوبہ کو 'بنگلار یوواساتھی' کا نام دیا گیا ہے۔ اس کے تحت 21 سے 41 سال کی عمر کے اہل بے روزگار مستفیدین کو زیادہ سے زیادہ 5 سالوں تک 1500 روپے فی ماہ کی مالی مدد دی جائے گی یا جب تک انہیں روزگار نہیں مل جاتا۔ ریاستی حکومت نے اس منصوبہ کے لیے تقریباً 5000 کروڑ روپے کا بجٹ طے کیا ہے۔ اس کے علاوہ عبوری بجٹ میں حکومت نے خواتین کے لیے جاری 'لکشمی بھنڈار' منصوبے میں اضافے کا اعلان کیا ہے۔ فروری سے جنرل طبقہ کی خواتین کو 1500 روپے فی ماہ اور ایس سی-ایس ٹی طبقہ کی خواتین کو 1700 روپے فی ماہ دیے جائیں گے۔ 'لکشمی بھنڈار' منصوبہ کے لیے مجموعی طور پر 15000 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ واضح رہے کہ ریاستی حکومت نے ملازمین کے لیے بھی راحت کا اعلان کرتے ہوئے بڑھتے ہوئے مہنگائی بھتہ (ڈی اے) یکم اپریل سے نافذ کرنے اور ساتویں تنخواہ کمیشن کی تشکیل کا اعلان کیا ہے۔ ان تمام اعلانوں کو حکومت کی جانب سے نوجوانوں، خواتین اور ملازمین کے لیے اہم مالی مدد کے طور پر دیکھا جارہا ہے، جسے رواں سال ہونے والے اسمبلی انتخاب سے قبل ایک اہم قدم مانا جارہا ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

یورپی یونین-بھارت تجارتی معاہدہ، بنگلادیش کیلئے تشویش کیوں؟

نئی دہلی: ایک نئی آزاد تجارتی معاہدے کے تحت بھارت اور یورپی یونین کے درمیان طے پانے والے تجارتی معاہدے سے بنگلادیش کے تیار ملبوسات برآمد کنندگان کو مشکل مقابلے کا سامنا کرنے کا خدشہ ہے۔ اس معاہدے کے تحت بھارت کو یورپی مارکیٹ میں بالواسطہ یا بلاواسطہ محصولات سے آزادی مل رہی ہے، خاص طور پر کپڑا، ملبوسات، جوتے اور سپورٹس جیسے شعبوں میں، جو روایتی طور پر بنگلادیش کی برآمدات کی کامیابی کی بنیاد رہے ہیں۔ بنگلادیش کے برآمد کنندگان اور ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ نیا معاہدہ بھارت کو یورپی مارکیٹ میں قیمتوں کے لحاظ سے سخت مقابلے کے قابل بنائے گا، جس سے بنگلادیش کی برآمدات کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ رپورٹس کے مطابق اگر بھارت کو مکمل طور پر مصنوعات پر محصولات معاف ہوجاتے ہیں تو بنگلادیش کو اس مارکیٹ میں اپنی پوزیشن برقرار رکھنے میں مشکلات پیش آئے گی۔ ماہرین نے یہ بھی نشاندہی کی ہے کہ بنگلادیش کے لیے اس معاہدے کا سب سے بڑا اثر ریڈی میڈ گارمنٹس سیکٹر پر ہوسکتا ہے کیونکہ یہ شعبہ بنگلادیش کی برآمدات میں سب سے زیادہ حصہ رکھتا ہے، اور یورپی یونین اس کا سب سے بڑا مارکیٹ ہے۔ نتیجتاً بنگلادیش کی حکومت اور کاروباری حلقوں نے یورپی یونین سے جلد از جلد اپنے لیے آزاد تجارتی معاہدے شروع کرنے کی درخواست بھی کی ہے تاکہ وہ اپنے برآمدی فوائد کو برقرار رکھ سکیں اور بھارت کے ساتھ بڑھتی ہوئی تجارت سے نمٹ سکیں۔

امریکہ کی اپنے شہریوں کو فوری ایران چھوڑنے کی ہدایت

جوہری مذاکرات سے قبل کشیدگی میں اضافہ

امریکہ اور ایران کے درمیان کشیدگی ایک بار پھر شدت اختیار کرتی دکھائی دے رہی ہے۔ امریکی سفارت خانے نے جمعہ 6 فروری کو ایران میں مقیم اپنے شہریوں کے لیے ہنگامی ایڈوائزری جاری کرتے ہوئے انہیں فوری طور پر ایران چھوڑنے کی ہدایت دی ہے۔ سفارت خانے نے واضح کیا ہے کہ موجودہ حالات کے پیش نظر امریکی شہری سڑک، فضائی یا بحری راستے سے کسی بھی ممکنہ ذریعے کا استعمال کرتے ہوئے جلد از جلد ایران سے نکل جائیں۔ ایڈوائزری میں کہا گیا ہے کہ ایران میں سیکیورٹی انتظامات سخت کیے جارہے ہیں اور کئی مقامات پر سڑکیں بند کی جارہی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ عالمی ایئرلائنز ایران آنے اور جانے والی پروازوں کو محدود کررہی ہیں جبکہ متعدد پروازیں منسوخ بھی کی جاچکی ہیں۔ ایسے میں امریکی شہریوں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ کسی بھی تاخیر کے بغیر واپسی کے انتظامات مکمل کریں۔ سفارت خانے نے ایک غیر معمولی تنبیہ بھی جاری کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ امریکی شہری ہنگامی صورت حال میں امریکی حکومت کی براہ راست مدد کی توقع نہ رکھیں اور اپنی ذمہ داری پر فوری انخلا کو یقینی بنائیں۔ اس بیان نے حالات کی سنگینی کو مزید نمایاں کر دیا ہے اور خطے میں ممکنہ تصادم کی قیاس آرائیوں کو تقویت دی ہے۔ ادھر، اہم پیش رفت یہ ہے کہ امریکہ اور ایران کے درمیان جمعہ کو جوہری پروگرام کے معاملے پر مذاکرات متوقع ہیں۔ یہ بات چیت عمان میں ہوگی۔ وائٹ ہاؤس نے تصدیق کی ہے کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ سفارتی ذرائع سے مسئلے کے حل کی کوشش کررہی ہے اور مذاکرات کا بنیادی مقصد ایران کے جوہری پروگرام پر مکمل پابندی عائد کرنا ہے۔ ایرانی وزیر خارجہ جمعرات کی شب عمان پہنچ چکے ہیں، جبکہ امریکہ کی جانب سے خصوصی ایلچی اسٹیو وٹکوف مذاکرات میں شرکت کریں گے۔ پریس سیکریٹری کیرولین لیویٹ کے مطابق اسٹیو وٹکوف کے ساتھ جیرڈ کشنر بھی عمان میں بات چیت کے عمل کا حصہ ہوں گے۔ خطے کی بدلتی صورت حال کے درمیان یہ مذاکرات نہایت اہم سمجھے جارہے ہیں اور عالمی برادری کی نظریں ان پر مرکوز ہیں۔

الیکشن کمیشن کو فی الحال سیاسی جماعتوں کا رجسٹریشن منسوخ کرنے کا اختیار نہیں

ذات پر مبنی سیاسی ریلیوں پر پابندی عائد کرنے اور سیاسی جماعتوں کا رجسٹریشن منسوخ کرنے سے متعلق ۲۰۱۳ء میں داخل مفاد عامہ کی عرضی خارج کر دیا ہے

لکھنؤ: الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ نے ذات پر مبنی سیاسی ریلیوں پر پابندی عائد کرنے اور سیاسی جماعتوں کا رجسٹریشن منسوخ کرنے سے متعلق ۲۰۱۳ء میں داخل مفاد عامہ کی عرضی خارج کر دیا ہے۔ یہ عرضی موتی لال یادو ایڈوکیٹ کی جانب سے دائر کی گئی تھی۔ ہائی کورٹ کی اس وضاحت سے ریاست کی یوگی حکومت کو بڑا جھٹکا لگا ہے۔ جسٹس راجن رائے اور جسٹس اودھیش کمار چودھری پر مشتمل دورکنی بنچ نے واضح کیا کہ انتخابی کمیشن کو موجودہ قانون کے تحت سیاسی جماعتوں کا رجسٹریشن منسوخ کرنے یا ذات پر مبنی ریلیوں پر مکمل پابندی لگانے کا اختیار حاصل نہیں ہے۔ عدالت نے کہا کہ اس نوعیت کے معاملات میں پہلے سے ہی قانونی دفعات اور سرکاری احکامات موجود ہیں، ضرورت صرف ان پر موثر عمل درآمد کی ہے۔ عدالت نے کہا کہ الیکشن کمیشن کا کردار انتخابی عمل کے آغاز کے بعد فعال ہوتا ہے اور انتخابات کے دوران 'ماڈل کوڈ آف کنڈکٹ' نافذ رہتا ہے، جو ایسی سرگرمیوں پر پابندی لگاتا ہے جو ذات، مذہب یا برادری کی بنیاد پر نفرت یا تقسیم کو بڑھاوا دیتی ہوں۔ خلاف ورزی کی صورت میں الیکشن سمبل (ریزرویشن اینڈ الاٹمنٹ) آرڈر ۱۹۶۸ء کے پیرا (۱۶/اے) کے تحت کارروائی ممکن ہے، جس میں کسی سیاسی جماعت کی منظوری معطل یا واپس لی جاسکتی ہے۔ غیر انتخابی مدت کے حوالے سے عدالت نے اترپردیش حکومت کے ۲۱/ستمبر ۲۰۲۵ء کے جاری کردہ حکومتی حکم نامے کا حوالہ دیا، جس میں سیاسی مقاصد کیلئے ذات پر مبنی ریلیوں کو 'عوامی نظم اور قومی یکجہتی' کے خلاف قرار دیتے ہوئے ان پر مکمل پابندی عائد کی گئی ہے۔ سیاسی جماعتوں کا رجسٹریشن منسوخ کرنے کے مطالبے پر عدالت نے سپریم کورٹ کے فیصلے 'انڈین نیشنل کانگریس بنام انسٹی ٹیوٹ آف سوشل ویلفیئر (۲۰۰۲ء)' کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ پارلیمنٹ نے جان بوجھ کر الیکشن کمیشن کو اس بنیاد پر جماعتوں کا رجسٹریشن منسوخ کرنے کا اختیار نہیں دیا ہے، سوائے چند مخصوص حالات کے، جیسے دھوکہ دہی یا آئین سے وفاداری ترک کرنا۔ عدالت نے امیدواروں کی نااہلی کے سوال پر بھی وضاحت کی کہ صرف الزامات کی بنیاد پر کسی شخص کو انتخاب لڑنے سے روکنے کا کوئی مکمل قانونی التزام نہیں ہے۔ عوامی نمائندگی ایکٹ ۱۹۵۱ء کی دفعہ ۱۲۳/(۳) کے تحت ذات یا مذہب کی بنیاد پر ووٹ مانگنا بدعنوان انتخابی عمل میں شمار ہوتا ہے، مگر نااہلی تبھی ممکن ہے جب جرم ثابت ہو۔ عرضی کو مسترد کرتے ہوئے عدالت نے آئین کے آرٹیکل ۵۱/اے (ای) کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ذات پات اور تقسیم کی سیاست کا مستقل حل قوانین سے زیادہ تعلیم، خاندانی اقدار اور سماجی تربیت میں پوشیدہ ہے۔ عدالت کے مطابق 'ہر مسئلے کو صرف قانون کے ذریعے کنٹرول نہیں کیا جاسکتا، اس کے لئے سماجی اور اخلاقی اصلاح بھی ضروری ہے'۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ اگر موجودہ قوانین یا ۲۱/ستمبر ۲۰۲۵ء کے حکومتی حکم نامے پر عمل درآمد نہ ہو تو عرضی گزار مناسب شواہد کے ساتھ دوبارہ عدالت سے رجوع کرسکتا ہے۔

میگھالیہ میں 'غیر قانونی' کوئلے کی کان میں دھماکہ سے ۱۸/افراد ہلاک

شیلانگ: میگھالیہ کے مشرقی جینتیا ہلز ضلع میں جمعرات، 5 فروری کو کوئلے کی ایک "غیر قانونی" کان میں دھماکے کے نتیجے میں کم از کم 18 مزدور ہلاک اور کئی دیگر کے پھنس جانے کا خدشہ ہے، حکام نے بتایا۔ پولیس کے ڈائریکٹر جنرل آئی نونگرنگ نے بتایا کہ ریسکیو ٹیمیں تلاشی کی کارروائیوں میں مصروف ہیں، انہوں نے مزید کہا کہ یہ واقعہ تھانگسکو کے علاقے میں صبح پیش آیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے اعلان کیا کہ ہر مرنے والے کے لواحقین کو 2 لاکھ روپے کی ایکس گریشیا فراہم کی جائے گی، جب کہ زخمیوں کو 50،000 روپے دیے جائیں گے۔ وزیر اعظم کے دفتر (پی ایم او) نے ایکس پر ایک پوسٹ میں مودی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا، "مشرقی جینتیا پہاڑیوں، میگھالیہ میں ہونے والے حادثے سے غمزدہ۔ اپنے پیاروں کو کھونے والوں کے تئیں تعزیت۔ زخمیوں کی جلد صحت یابی ہو۔" میگھالیہ کے وزیر اعلیٰ کونراڈ کے سنگما نے واقعہ پر افسوس کا اظہار کیا اور تحقیقات کا اعلان کیا۔ ایسٹ جینتیا ہلز کے پولیس سپرنٹنڈنٹ وکاش کمار نے بتایا کہ بچاؤ کارروائیوں کے دوران، جائے وقوع سے کل 18 لاشیں برآمد کی گئیں۔

شیوسینا ڈپٹی میئر کے عہدے کیلئے خاتون کو نامزد کرنے کا امکان

کاغذات نامزدگی ۷؍فروری کو داخل کئے جائیں گے

ممبئی: (نمائندہ ممبئی رابطہ) بی جے پی اور شیوسینا ممبئی کے میئر اور ڈپٹی میئر کے لیے جمعہ 6 فروری کو اپنے امیدواروں کو حتمی شکل دیں گے اور پرچہ نامزدگی داخل کرنے کا عمل ہفتہ، 7 فروری کو ہوگا۔ ممبئی کے میئر اور ڈپٹی میئر کا انتخاب بدھ 11 فروری کو بی ایم سی ہاؤس میں تمام 227 کارپوریٹروں کی ایک خصوصی میٹنگ میں ہوگا۔ بی جے پی اور شندے سینا کے درمیان جیتنے والے نمبروں اور بات چیت کو دیکھتے ہوئے، میئر کا عہدہ بی جے پی کے پاس جائے گا، جبکہ شندے سینا کو ڈپٹی میئر کا عہدہ ملے گا۔ جیسا کہ میئر کا عہدہ جنرل زمرہ کی خواتین کے لیے مختص کیا گیا ہے، اس لیے شندے سینا کی طرف سے بھی ڈپٹی میئر کے عہدے کے لیے ایک خاتون کارپوریٹر کو نامزد کرنے کا امکان ہے۔ اس کے بعد شیوسینا کے دو کارپوریٹرس تر شنا وشواسراؤ اور یامنی جادھو ڈپٹی میئر کے عہدے کے لیے سرفہرست دعویدار کے طور پر سامنے آئے ہیں۔ وشواس راؤ سابق گروپ لیڈر رہیں، جبکہ جادھو سابق ایم ایل اے ہیں۔ یامنی جادھو ایک سابق کارپوریٹر اور یشونت جادھو کی اہلیہ بھی ہیں، جو بی ایم سی کے آخری اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئر مین تھے۔ بی جے پی کے لیے، کارپوریٹرس بشمول راجاشری شریواڈکر، شیتل گمبھیر اور الکا کیرکر میئر کے عہدے کے لیے سرفہرست دعویدار ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ بلدیاتی اداروں میں خواتین کے لیے 50 فیصد ریزرویشن ہے، اور بی ایم سی میں زیادہ خواتین کارپوریٹروں کو منتخب کرنے کی روایت اس بار بھی برقرار رہی۔ کل 227 کارپوریٹروں میں سے 130 خواتین ہیں۔ چیف منسٹر دیویندر فڑنویس، ڈپٹی چیف منسٹر ایکناتھ شندے اور دیگر بی جے پی لیڈروں بشمول وزراء آشیش شیلار اور امیت ستم کے درمیان میٹنگ میں قانونی کمیٹیوں کی چیئرمین شپ کی تقسیم کو حتمی شکل دی جائے گی۔ بی جے پی اسٹینڈنگ کمیٹی اور بیسٹ کی قیادت کرنے پر قائم ہے، جبکہ شندے سینا کو امپروومنٹ کمیٹی ملنے کی امید ہے۔ قانونی کمیٹیوں کی چیئرمین شپ یا رکنیت کے لیے اب تک کسی بھی اعلیٰ دعویدار کے نام سامنے نہیں آئے ہیں۔ تاہم، سیاسی حلقوں میں ہونے والی بات چیت کے مطابق، کمیٹیوں کی قیادت مرد کارپوریٹرس کریں گے، کیونکہ میئر اور ڈپٹی میئر دونوں خواتین ہوں گی۔ اگرچہ بی جے پی اور شندے سینا نے مہاوتی اتحاد کے حصہ کے طور پر بی ایم سی کے انتخابات میں حصہ لیا تھا، لیکن پارٹیوں نے کونکن کمشنر کے ساتھ الگ الگ گروپ کے طور پر اندراج کیا ہے۔ جبکہ این سی پی کے تین کارپوریٹروں کے شندے سینا کارپوریٹروں کے ساتھ ایک گروپ کے طور پر رجسٹر ہونے کی توقع ہے، جمعرات کی شام تک تکنیکی انتظامی طریقہ کار مکمل نہیں ہوا تھا۔ شندے سینا اور این سی پی کے ایک گروپ کے طور پر رجسٹر ہونے سے، پارٹی امیدواروں کو کمیٹیوں میں ایک اضافی نشست ملے گی۔ ممبئی میں بی جے پی کے پاس سب سے زیادہ کارپوریٹر ہیں، جن کی تعداد 89 ہے، جب کہ شنڈے سینا کے پاس 29 ہیں۔ دریں اثنا، کہا جارہا ہے کہ بی ایم سی انتخابات میں 65 سیٹیں جیتنے والی شیوسینا (یو بی ٹی) میئر کے عہدے کے لیے امیدوار کھڑا کرسکتی ہے، جس سے ممکنہ طور پر مقابلہ تیز ہوجائے گا۔ تاہم، پارٹی کے قومی ترجمان اور کولابہ کے ایم پی اروند ساونت نے پہلے ایف پی جے کو بتایا کہ پارٹی ناکافی تعداد کی وجہ سے میئر کے عہدے کے لیے نامزدگی داخل کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی ہے۔ ساونت نے کہا کہ سینا (یو بی ٹی) بی ایم سی میں مضبوط اپوزیشن بننے کے لیے تیار ہے۔ گروپ لیڈر مقرر کیے جانے کے بعد کشوری پیڈنیکر، جو ممبئی کی آخری میئر بھی ہیں، کے بی ایم سی میں اپوزیشن لیڈر بننے کا امکان ہے۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن (میئر اور ڈپٹی میئر کے دفتر کے انتخابات کے انعقاد) کے قواعد میں ترمیم کے بعد پہلی بار، میونسپل کمشنر بی ایم سی کے میئر اور ڈپٹی میئر کے انتخاب کے لیے پریزائیڈنگ اتھارٹی ہوں گے۔ اس سلسلے میں گزشتہ ماہ ایک حکومتی قرارداد جاری کی گئی تھی۔ اس کے مطابق، بی ایم سی کمشنر بھوشن گگرانی میئر کے انتخابات کے پریزائیڈنگ آفیسر ہوں گے۔

مالیگاؤں کارپوریشن پر قبضہ کی کوششوں کے درمیان شیوسینا اور مجلس کے درمیان تبادلہ خیال

مالیگاؤں: ریاست کے کابینی وزیر برائے اسکولی تعلیم دادا بھسے کے رابطہ دفتر میں میٹنگ ہوئی جس میں خود دادا بھسے اور مفتی اسماعیل سمیت کئی لیڈران موجود تھے صنعتی شہر کے میئر اور ڈپٹی میئر عہدے کیلئے جاری اُلٹ پھیر کو ۵؍فروری جمعرات کو ایک رُخ اُس وقت مل گیا جب شیوسینا (شندے) اور کل ہند مجلس اتحاد المسلمین کے ذمہ داران کی مشاورتی میٹنگ ہوئی۔ یہ ملاقات بند کمرے میں ہوئی اور اس کا دورانیہ بھی طویل تھا۔ ریاست کے کابینی وزیر برائے اسکولی تعلیم دادا بھسے کے رابطہ دفتر میں ہوئی اس میٹنگ میں رُکن اسمبلی مفتی محمد اسماعیل قاسمی، ڈپٹی میئر عہدے کیلئے مجلس سے نامزد امیدوار حافظ عبداللہ، سابق میئر ونومنتخب رُکن بلدیہ عبدالمالک یونس عیسیٰ کے علاوہ وزیر دادا بھسے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ تھے۔ میٹنگ کے اختتام پر عبدالمالک نے صرف اتنا کہا کہ ''شہری حالات پر تبادلہ خیال کیلئے ہم لوگ آئے تھے۔'' شیوسینا کی جانب سے کوئی بیان میڈیا میں نہیں دیا گیا۔ میٹنگ سے اُن شبہات کو تقویت مل رہی ہے جو کئی دنوں سے سیاسی وعوامی سطح پر گفتگو کا عنوان ہے۔ مالیگاؤں میونسپل کارپوریشن پر اقتدار سازی کیلئے شیوسینا (شندے) اور کل ہند مجلس اتحاد المسلمین کے درمیان گفت وشنید کا دَور جاری تھا۔ شیوسینا نے میئر وڈپٹی میئر دونوں عہدوں کیلئے امیدوار نامزد کئے ہیں جبکہ مجلس نے صرف ڈپٹی میئر کیلئے نامزدگی کا عریضہ جمع کروایا ہے۔ فی الحال حتمی طور پر کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا لیکن سیاسی لیڈران کی جانب سے پہلے خفیہ اور اَب اعلانیہ ملاقاتیں اپنے آپ میں بہت کچھ بیان کررہی ہیں اور مالیگاؤں میں میئر وڈپٹی میئر کے انتخاب کا منظرنامہ دن بہ دن دلچسپ ہوتا جارہا ہے۔

مہاڈا لاٹری ۲۰۰۶/: ممبئی میں اپنا گھر!

مہاڈا کی ۱۲۰؍فلیٹوں کیلئے لاٹری پہلے آئیے پہلے پائیے

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) اپنے گھر کا خواب دیکھنے والے ممبئی والوں کے لیے اچھی خبر۔ مہاراشٹر ہاؤسنگ اینڈ ایریا ڈیولپمنٹ اتھارٹی (مہاڈا) نے ممبئی کے مختلف علاقوں میں 120 فلیٹ فروخت کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس اسکیم کی منفرد خصوصیت یہ ہے کہ یہ فلیٹس پہلے آئیے پہلے پائیے کی بنیاد پر دستیاب ہوں گے۔ معلومات کے مطابق ان فلیٹس کی قیمتوں میں اکثر اتار چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے۔ جنوبی ممبئی کے تاردیو میں سب سے مہنگے اپارٹمنٹ کی قیمت 8 کروڑ روپے سے زیادہ ہے، جبکہ سب سے سستے اپارٹمنٹ کی قیمت 38 لاکھ روپے ہے۔ مہاڈا کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق، یہ فلیٹس ممبئی کے کئی اہم علاقوں میں واقع ہیں، جن میں کاندیوالی، چارکوپ، وڈالا، پوائی، تاردیو، جوہو اور اندھیری شامل ہیں۔ ان فلیٹس کی چند روز قبل قرعہ اندازی ہوئی تھی لیکن بعض وجوہات کی بنا پر یہ فلیٹس فروخت نہ ہوسکے۔ اب، وہ پہلے آئیے، پہلے پائیے کی بنیاد پر فروخت کے لیے دستیاب ہیں۔ اس اسکیم کے لیے رجسٹریشن آج جمعرات، 5 فروری 2025 کو مہاڈا کی آفیشل ویب سائٹ پر شروع ہوئی۔ اس کے بعد درخواست دہندگان اپنا پسندیدہ فلیٹ منتخب کرسکتے ہیں اور 12 فروری 2026 سے سیکیورٹی ڈپازٹ اور درخواست کی فیس ادا کرسکتے ہیں۔ ویب سائٹ پر فلیٹ منتخب کرنے کے بعد، آپ کو 48 گھنٹوں کے اندر گھر کی کل قیمت کا 10٪ جمع کروانا ہوگا۔ یہ ادائیگی موصول ہونے پر، مہاڈا باقی رقم کے لیے آپ کو ایک عارضی ''آفر لیٹر'' جاری کرے گا۔ تاہم، ذہن میں رکھیں کہ اگر آپ یہ 10٪ رقم 48 گھنٹوں کے اندر جمع نہیں کراتے ہیں، تو آپ کا دعویٰ منسوخ کردیا جائے گا اور آپ کی پوری سیکیورٹی ڈپازٹ ضبط کرلی جائے گی۔ مہاڈا نے واضح کیا کہ اگر کوئی درخواست دہندہ، عارضی آفر لیٹر حاصل کرنے کے بعد، کسی بھی وجہ سے فلیٹ کو منسوخ کرتا ہے یا مقررہ وقت کے اندر پوری رقم ادا کرنے میں ناکام رہتا ہے، تو فلیٹ کی کل قیمت کا 1٪ جرمانہ کاٹا جائے گا۔ باقی رقم بغیر سود کے واپس کردی جائے گی۔ ہوم لون حاصل کرنے والے افراد کو اپنے لاگ ان آئی ڈی کا استعمال کرتے ہوئے اپنے بینک یا مالیاتی ادارے سے قبل از منظوری لیٹر اپ لوڈ کرنا ہوگا۔ مہاڈا پھر اسی لاگ ان آئی ڈی کا استعمال بینک کو این او سی جاری کرنے کے لیے کرے گا۔ پوری رقم اور اسٹامپ ڈیوٹی کی ادائیگی کے بعد، مہاڈا درخواست دہندہ کو الاٹمنٹ اور قبضے کا خط جاری کرے گا۔

پراپرٹی ٹیکس نادہندگان کے خلاف ضبطی اور نیلامی کی کارروائی تیز

ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) ڈاکٹر اشونی جوشی کی ہدایات، ٹیکس اسیسمنٹ اینڈ کلیکشن ڈیپارٹمنٹ کا جائزہ اجلاس اختتام پذیر

ممبئی: (نمائندہ ممبئی رابطہ) ممبئی میونسپل کارپوریشن کے ٹیکس اسیسمنٹ اینڈ کلیکشن ڈیپارٹمنٹ نے 100000 روپے کا پراپرٹی ٹیکس جمع کیا ہے۔ مالی سال 2025-26 کے دوران یکم اپریل 2025 سے 4 فروری 2026 تک 426,5 کروڑ 81 لاکھ روپے۔ اس کے علاوہ پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لیے اگلے دو ماہ کے لیے ایک جامع مہم چلائی گئی ہے۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) ڈاکٹر اشونی جوشی نے ان پراپرٹی مالکان سے اپیل کی ہے جنہوں نے ابھی تک اپنا پراپرٹی ٹیکس ادا نہیں کیا ہے وہ جلد از جلد ادا کریں۔ ایسے مقدمات کو چھوڑ کر جن میں کارروائی نہ کرنے کے عدالتی احکامات ہو پراپرٹی ٹیکس نادہندگان کے خلاف ضبطی اور نیلامی کی کارروائی شروع کی جائے۔ جوشی نے یہ بھی ہدایات دی ہیں کہ کمرشل ڈیفالٹرز کے پانی کے کنکشن منقطع کردیئے جائیں۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) ڈاکٹر اشونی جوشی نے آج (5 فروری 2026) میونسپل ٹیکس اسسمنٹ اینڈ کلیکشن ڈیپارٹمنٹ کے کام کاج کا جائزہ لیا۔ میونسپل ہیڈکوارٹر میں منعقدہ اس میٹنگ میں جوائنٹ کمشنر (ٹیکس اسیسمنٹ اینڈ کلیکشن) مسٹر وشواس شنکروار، اسسٹنٹ کمشنر (ٹیکس اسیسمنٹ اینڈ کلیکشن) مسٹر گجانن بیلیلے اور تمام متعلقہ انتظامی محکموں کے ٹیکس اسیسمنٹ اینڈ کلیکشن ڈپارٹمنٹ کے افسران موجود تھے۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (شہر) ڈاکٹر (مسز) اشونی جوشی نے کہا کہ برہان ممبئی میونسپل کارپوریشن کے دائرہ اختیار میں جائیداد کے مالکان سے ٹیکس وصول کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ میونسپل کارپوریشن انتظامیہ کی جانب سے وقتاً فوقتاً تمام متعلقہ افراد سے اپیل کی جاتی رہی ہے کہ وہ مقررہ مدت میں ٹیکس ادا کریں اور جرمانہ اور قانونی کارروائی سے گریز کریں۔ تاہم مروجہ قانون کے مطابق جان بوجھ کر ٹیکس دینے سے گریز کرنے والے نادہندگان کے خلاف فوری طور پر ضبطی اور اٹیچمنٹ کی سخت کارروائی کی جائے۔ مذکورہ کارروائی میں پلاٹ، رہائشی اور کمرشل عمارتیں، کمرشل کلسٹرز کے ساتھ ساتھ صنعتی کلسٹر بھی شامل ہونے چاہئے۔ بقایاجات اور رواں مالی سال میں پراپرٹی ٹیکس کی 100 فیصد وصولی کو یقینی بنایا جائے۔ جائیداد کے رقبہ، استعمال اور ملکیت کی معلومات کو فوری طور پر اپ ڈیٹ کیا جائے اور نئی قابل ٹیکس جائیدادوں کو ٹیکس نیٹ میں شامل کیا جائے۔ بڑے نادہندگان کی الگ الگ درجہ بندی وارڈ وار/محکمہ وار کی جائے اور ان پر خصوصی توجہ دی جائے۔ طویل عرصے سے ٹیکس ادا نہ کرنے والی جائیدادوں کے خلاف خصوصی مہم چلائی جائے۔ نیز نادہندگان کو مروجہ قواعد کے مطابق نوٹسز جاری کیے جائیں، جرمانے اور سود عائد کیا جائے اور ضرورت کے مطابق جائیدادوں پر قبضے یا نیلامی کی کارروائی کی جائے۔ ڈاکٹر جوشی نے ہدایت دی ہے کہ قانونی کارروائی سے متعلق تمام عمل کو صاف، شفاف اور وقت کے پابند طریقے سے مکمل کیا جائے۔ ٹیکس کی وصولی کے لیے آن لائن ادائیگی کا نظام اور مختلف ڈیجیٹل میڈیا کے ذریعے ٹیکس ادا کرنے کی آسان سہولیات شہریوں کو فراہم کی گئی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ شارٹ میسج سروس (ایس ایم ایس) کے ذریعے باقاعدہ فالواپ، نوٹسز اور ٹیکس کی ادائیگی کے حوالے سے فزیکل وزٹ نے ریکوری کے عمل کو تیز کردیا ہے۔ ٹیکس ادائیگی کے حوالے سے عوامی آگاہی مہم اور نادہندگان کے خلاف موثر کارروائی کی جارہی ہے۔

ہندوستانی اسٹاک مارکیٹ ملے جلے عالمی اشارہ پر کھلا

سرمایہ کاروں کی توجہ آر بی آئی ایم پی سی کے اعلان پر

ممبئی: عالمی منڈیوں میں فروخت کی وجہ سے جمعہ کو بھارتی اسٹاک مارکیٹ سرخ رنگ میں کھلی۔ صبح 9:18 پر سینسیکس 78 پوائنٹس کی معمولی گراوٹ کے ساتھ 83,235.55 پر تھا اور نفٹی 56 پوائنٹس کی کمی کے ساتھ 586,25 پر تھا۔ ابتدائی تجارت میں تیل و گیس، نجی بینکوں، توانائی اور مالیاتی خدمات کے اشاریوں میں خرید وفروخت ہوئی۔ دریں اثنا، آئی ٹی، فارما، ہیلتھ کیئر، میڈیا، آٹو، صارف پائیدار، دھات اور پی ایس ای انڈیکس پر دباؤ رہا۔ لارج کیپس کے ساتھ ساتھ مڈکیپ اور سمال کیپس میں بھی فروخت دیکھی گئی۔ نفٹی مڈکیپ 100 انڈیکس 315 پوائنٹس یا 0.53 فیصد کی کمی کے ساتھ 59,201 پر تھا اور نفٹی سمال کیپ 100 انڈیکس 193 پوائنٹس یا 1.14 فیصد کی کمی کے ساتھ 16,790 پر تھا۔ بھارتی ایئرٹیل، کوٹک مہندرا بینک، بجاج فنسرو، آئی سی آئی سی آئی بینک، پاور گرڈ، ایکسس بینک، ایل اینڈ ٹی، ٹائٹن، اور اڈانی پورٹس سینسیکس پیک میں فائدہ اٹھانے والوں میں شامل تھے۔ ٹی سی ایس، انفوسس، ٹیک مہندرا، ایچ سی ایل ٹیک، این ٹی پی سی، بی ای ایل، ایشین پینٹس، ایٹرنل، انڈیگو اور ٹرینٹ خسارے میں تھے۔ ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) کی مانیٹری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) کا اعلان گورنر سنجے ملہوترا صبح 10 بجے کریں گے۔ سرمایہ کار اس فیصلے پر گہری نظر رکھیں گے۔ ماہرین کے مطابق، آر بی آئی فروری ایم پی سی میں ریپوریٹ کو 5.25 فیصد پر برقرار رکھ سکتا ہے۔ یہ اپنی جی ڈی پی اور افراط زر کی پیشن گوئیوں کو بھی برقرار رکھ سکتا ہے۔ تاہم یورپی یونین اور امریکا کے ساتھ تجارتی معاہدوں کے بعد مرکزی بینک کے تبصرے اہم ہوں گے۔ اس سے پہلے آر بی آئی نے دسمبر میں ریپو ریٹ میں 0.25 فیصد کی کمی کی تھی۔ زیادہ تر عالمی منڈیاں خسارے کے ساتھ ٹریڈ کررہی ہیں۔ ٹوکیو، شنگھائی، سیول اور جکارتہ سرخ رنگ میں تھے جبکہ بنکاک سبز رنگ میں تھے۔ جمعرات کو امریکی اسٹاک مارکیٹس سرخ رنگ میں بند ہوئیں۔ عالمی منڈی میں بھی سونے اور چاندی کی قیمتوں میں کمی ہوئی۔ کامیکس پر سونے کی قیمت میں تقریباً 1 فیصد اور چاندی کی قیمت تقریباً 5 فیصد نیچے تھی۔

اردو تعلیم کا روشن چراغ کہلانے والے

عزیز اعجاز سر کو پونہ کے تعلیمی سیمینار میں ریاستی سطح کا مثالی مدرس ایوارڈ تفویض

مالیگاؤں: (خیال اثر) اکھل بھارتیہ اردو شکشک سنگھٹنا کے زیرِ اہتمام اے۔ آر۔ اسمبلی ہال، اعظم کیمپس، پونہ میں منعقدہ شاندار اور باوقار تعلیمی سیمینار اردو تعلیم، اساتذہ کی خدمات اور ملت کے تعلیمی مستقبل کے حوالے سے ایک یادگار سنگِ میل ثابت ہوا۔ اسی پُروقار موقع پر مدر عائشہ اردو ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج، مالیگاؤں کے فعال معلم، فنکار اکیڈمی کے صدر، نوجوان ڈراما و افسانہ نگار مصور اور ممتاز ادبی وسماجی شخصیت عزیز اعجاز سر کو ان کی بے لوث تدریسی، ادبی اور سماجی خدمات کے اعتراف میں ریاستی سطح کا مثالی مدرس ایوارڈ تفویض کیا گیا، جس پر پورا مالیگاؤں فخر محسوس کررہا ہے۔ یہ باوقار اعزاز صدرِ تقریب محترمہ عابدہ انعام دار صاحبہ، زبیر میمن صاحب، خان نویدالحق صاحب (بال بھارتی)، جناب شرد گوساوی صاحب، راہل ریکھاور، ڈاکٹر معین الدین فلاحی، ڈاکٹر مظہر فاروقی صاحب اور عبدالسلام انعامدار صاحب کے دستِ مبارک سے پیش کیا گیا۔ اعزاز کی یہ گھڑی نہ صرف عزیز اعجاز سر بلکہ اردو تعلیم سے وابستہ ہر دردمند دل کے لیے مسرت، حوصلے اور امید کا پیغام بن کر ابھری۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے اکھل بھارتیہ اردو شکشک سنگھٹنا کے قومی صدر و بانی محترم الحاج مرالدین فاروقی صاحب نے کہا کہ عزیز اعجاز کی خدمات محض ایک ادارے یا ایک شہر تک محدود نہیں بلکہ ان کا اثر پورے مہاراشٹر میں محسوس کیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عزیز اعجاز سر نئی نسل کو علم، شعور اور ادب سے جوڑنے میں جس اخلاص، محنت اور فکری بصیرت کے ساتھ مصروفِ عمل ہیں وہ انہیں ایک مثالی مدرس کے منصب پر فائز کرتی ہے۔ اس شاندار تقریب میں مہاراشٹر کے مختلف اضلاع سے منتخب آئیڈیل اساتذہ کو بھی اعزازات سے نوازا گیا، جس سے اساتذہ کے حوصلے بلند ہوئے اور تدریس کے مقدس پیشے کی عظمت مزید اجاگر ہوئی۔ سیمینار کے دوران اساتذۂ کرام، اقلیتی تعلیمی اداروں اور طلبہ کو درپیش مسائل سرکاری افسران کے روبرو پیش کیے گئے، جبکہ اکھل بھارتیہ اردو شکشک سنگھٹنا کے تعلیمی کیلنڈر اور ٹی۔ای۔ٹی امتحان سے متعلق رہنمائی کتاب کا باضابطہ اجرا بھی عمل میں آیا، جو اساتذہ اور طلبہ دونوں کے لیے نہایت مفید ثابت ہوگا۔ اس موقع پر شاکر عبدالشکور صاحب نے نہایت مدلل انداز میں اساتذہ کے مسائل، تعلیمی چیلنجز اور ان کے عملی حل پر روشنی ڈالی، جبکہ صدارتی خطبے میں محترمہ عابدہ انعام دار صاحبہ نے اساتذۂ کرام سے پُردرد اپیل کرتے ہوئے کہا کہ وہ ملت کے بچوں کو جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ کریں، انہیں مادری زبان اردو سے جوڑیں اور ان میں تحریر وفکر کی صلاحیت پیدا کریں تاکہ آنے والا کل باشعور، باصلاحیت اور فرسٹ کلاس افسران سے مزین ہو۔ انہوں نے کہا کہ اگر اساتذہ خلوصِ نیت، ذمہ داری اور بصیرت کے ساتھ اپنا فریضہ انجام دیں تو ان شاء اللہ ملت کا مستقبل نہایت تابناک ہوگا۔

ممبئی یونیورسٹی میں مالیگاؤں کی

اردو لائبریری کی ۱۲۴؍سالہ ادبی عظمت کا تاریخی اعتراف

مالیگاؤں: (نامہ نگار) ممبئی یونیورسٹی کی فضاؤں میں یکم فروری 2026 کو اردو زبان، علم وادب اور تہذیبی وراثت کی خوشبو اس وقت بکھر گئی جب فیروز شاہ مہتہ آڈیٹوریم میں ایک ایسی باوقار اور یادگار تقریب منعقد ہوئی جس نے نہ صرف مالیگاؤں بلکہ پورے مہاراشٹر کی اردو دنیا کو فخر اور مسرت کے جذبات سے سرشار کردیا۔ ممبئی یونیورسٹی، اردو چینل اور روٹس آف کائنڈنس کے اشتراک سے منعقدہ اس شاندار تقریب میں اردو لائبریری مالیگاؤں (ناسک) کی ایک سو چوبیس سالہ مسلسل، خاموش مگر گراں قدر علمی وادبی خدمات کا باضابطہ اعتراف کیا گیا اور اسے ''انوار اردو'' ایوارڈ بشکل ٹرافی پیش کی گئی۔ یہ اعزاز دراصل صرف ایک ادارے کو نہیں بلکہ اس فکر، اس روایت اور اس تہذیب کو خراجِ تحسین تھا جو نسل درنسل کتاب، قلم اور علم سے جڑی رہی۔ اردو لائبریری مالیگاؤں کی بنیاد انیسویں صدی کے اختتام اور بیسویں صدی کے آغاز میں ایسے دور میں رکھی گئی جب اردو زبان برصغیر میں فکری بیداری، اصلاحِ معاشرہ اور تہذیبی شعور کی علامت سمجھی جاتی تھی۔ اس لائبریری نے اپنے قیام کے بعد سے آج تک نہ جانے کتنے طلبہ، علما، شعرا، ادبا، صحافیوں اور محققین کی علمی پیاس بجھائی۔ یہ محض کتابوں کا ذخیرہ نہیں بلکہ مالیگاؤں کی ادبی تاریخ، فکری ارتقا اور تہذیبی شناخت کا زندہ محافظ رہی ہے۔ یہاں محفوظ نادر کتب، پرانے رسائل، مخطوطات اور اخبارات اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ مالیگاؤں ہمیشہ سے اردو کا مضبوط قلعہ رہا ہے۔ تقریب میں اردو لائبریری سے وابستہ تمام ٹرسٹیان کو اجتماعی طور پر اعزاز سے نوازا گیا۔ یہ لمحہ ان گمنام خدمت گزاروں کے لیے بھی تھا جنہوں نے وسائل کی کمی کے باوجود اردو کی شمع کو بجھنے نہیں دیا، کتاب سے رشتہ توڑا نہیں اور نئی نسل کو علم کی طرف متوجہ کرنے کی مسلسل کوشش جاری رکھی۔ ہال تالیوں سے گونج اٹھا اور فضا میں احترام، محبت اور عقیدت کا عجیب امتزاج محسوس کیا گیا۔ اس موقع پر علمی وسماجی میدان کی متعدد نامور شخصیات موجود تھیں جن میں ڈاکٹر قاسم امام، ڈاکٹر قمر صدیقی، ایڈوکیٹ نند کشور بھترا، ڈاکٹر ذاکر خان ذاکر اور دیگر ممتاز نام شامل تھے۔ ان شخصیات کی شرکت نے تقریب کو مزید وقار بخشا اور یہ پیغام دیا کہ اردو آج بھی اہلِ علم ودانش کے دلوں کی زبان ہے۔ اعزازی تقریب سے قبل ''مالیگاؤں اور اردو'' کے عنوان سے منعقدہ مذاکرہ اس پورے پروگرام کی فکری روح ثابت ہوا۔ اس مذاکرے میں جاوید انصاری (آکاش وانی)، مظہر معاذ شوقی، ڈاکٹر احتشام دانش، نہال احمد عبداللہ اور عبیدالرحمٰن حکیم نے شرکت کی اور مالیگاؤں کی ادبی وثقافتی تاریخ کے مختلف گوشوں کو نہایت سلیقے اور دردمندی کے ساتھ اجاگر کیا۔ گفتگو کے دوران یہ حقیقت بار بار سامنے آئی کہ مالیگاؤں کی شناخت صرف صنعت وتجارت تک محدود نہیں بلکہ اس کی اصل پہچان اس کی ادبی روح، شعری روایت اور علمی سرگرمیوں میں پوشیدہ ہے۔ جاوید انصاری نے مالیگاؤں کی ادبی تاریخ پر مبنی تحقیقی مضمون پیش کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح اس شہر نے مختلف ادوار میں شعرا، نثر نگاروں، صحافیوں اور اہلِ قلم کو جنم دیا، اور کیسے اردو لائبریری ان تمام سرگرمیوں کا مرکز رہی۔ مظہر معاذ شوقی نے عوامی کتب خانوں بالخصوص اردو لائبریری کے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ ادارہ ایک ایسے دور میں بھی علم کا چراغ جلائے ہوئے ہے جب مطالعہ کا ذوق کمزور پڑتا جارہا ہے۔ رمضان ملک نے عصری تعلیمی اداروں کے اعداد وشمار اور معیارِ تعلیم پر گفتگو کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ اردو اور جدید تعلیم کے درمیان فاصلے کو کم کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ مذاکرے کی صدارت ڈاکٹر عبدالماجد (مہاراشٹرا کالج) نے فرمائی جبکہ رسم شکریہ ڈاکٹر احتشام دانش نے ادا کی۔ ان کے کلمات میں اردو کے لیے درد بھی تھا اور امید کی روشنی بھی، جو سامعین کے دلوں میں اتر گئی۔ اسی باوقار تقریب میں جاوید انصاری کی طویل نشریاتی اور ادبی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ممبئی یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کی جانب سے انہیں ''خادمِ اردو'' ایوارڈ سے نوازا گیا۔ یہ اعزاز اس بات کی دلیل تھا کہ اردو کی خدمت صرف کتابوں سے نہیں بلکہ آواز، نشریات اور عوامی رابطے کے ذریعے بھی کی جاسکتی ہے۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366

mumbairaabta@gmail.com

7506100010

ایم ایل سی جھوٹ بول رہے ہیں: پینل نے سماعت خود ملتوی کی، میری درخواست پر نہیں: کنال کامرا

اسٹینڈ اپ کامیڈین کنال کامرا نے ان دعوؤں کو سختی سے مسترد کردیا کہ انہوں نے استحقاق کی خلاف ورزی کے کیس میں مہاراشٹر قانون ساز کونسل کی کمیٹی سے سماعت ملتوی کرنے کی درخواست کی تھی۔ کامرا کا کہنا ہے کہ پینل نے خود کارروائی ملتوی کی اور بی جے پی ایم ایل سی پرساد لاڈ ''جھوٹ بول رہے ہیں۔'' پرساد لاڈ کی سربراہی میں استحقاق کمیٹی کے سامنے ۵ فروری کو سماعت طے تھی جس میں کنال کامرا کو طلب کیا گیا تھا۔ بی جے پی ایم ایل سی نے 'دی انڈین ایکسپریس' کو بتایا تھا کہ کامرا نے کہا تھا کہ وہ ممبئی کا سفر نہیں کرسکتے اس لیے انہوں نے نئی تاریخ کی درخواست کی، جس کے بعد پینل نے ۱۷ فروری کی تاریخ طے کی۔ تاہم، کامرا کا کہنا ہے کہ یہ ''جھوٹ'' ہے۔ جمعہ کے دن کامرا نے بیان دیا کہ وہ درحقیقت بدھ کے دن خاص طور پر سماعت کے لیے ممبئی پہنچ گئے تھے اور انہوں نے اسے ملتوی کرنے کی درخواست نہیں کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ وہ کمیٹی کے ساتھ مکمل تعاون کرنے کے لیے تیار ہیں۔ کامرا کے مطابق، کونسل کی جانب سے سمن ۲۳ جنوری کو جاری کیا گیا تھا لیکن انہیں ۲۹ جنوری کو موصول ہوا۔

راجپال یادو کا چیک باؤنس معاملہ:

پانچ کروڑ کا قرض، چھ ماہ کی جیل اور اب خودسپردگی

مشہور کامیڈین اور اداکار راجپال یادو نے آج دہلی کی تہاڑ جیل میں خود کو حکام کے حوالے کردیا ہے۔ یہ معاملہ برسوں پرانے چیک باؤنس کیس سے جڑا ہوا ہے۔ دہلی ہائی کورٹ نے ان کے خلاف سخت مؤقف اختیار کیا ہے۔ یہاں پڑھیں کہ اس کیس کی شروعات کیسے ہوئی۔ فلموں میں اپنے مزاحیہ انداز سے ناظرین کو ہنسانے والے اداکار راجپال یادو اس وقت قانونی پیچیدگیوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اگرچہ یہ معاملہ کافی پرانا ہے، لیکن دہلی ہائی کورٹ کی سختی کے بعد انہوں نے آج جمعرات کو تہاڑ جیل میں سرینڈر کردیا ہے۔ اس کیس کا تعلق راجپال یادو کی فلم 'اتا پتا لاپتا' سے ہے، جس کے ذریعے انہوں نے بطور ہدایت کار اپنے کیریئر کی شروعات کی تھی لیکن حالات ایسے بدلے کہ بات تہاڑ جیل تک جا پہنچی۔ مختصراً معاملہ یہ ہے کہ راجپال یادو نے بطور ہدایت کار اپنی پہلی فلم بنائی۔ فلم بنانے کے لیے انہوں نے کروڑوں روپے کا قرض لیا۔ جب وہ قرض واپس نہ کرسکے تو جس کمپنی سے قرض لیا تھا اس نے ان کے خلاف مقدمہ درج کردیا۔ اداکار نے کمپنی کو کچھ چیک دیے لیکن وہ باؤنس ہوگئے۔ تفصیل سے سمجھیں تو بات ۲۰۱۰ء کی ہے، جب راجپال یادو نے اپنی ڈائریکشن فلم کے لیے مرگلی پروڈکشنز پرائیویٹ لمیٹڈ سے پانچ کروڑ روپے بطور قرض لیے تھے۔ فلم 'اتا پتا لاپتا' باکس آفس پر کامیاب نہیں ہوسکی، جس سے راجپال یادو کو مالی نقصان اٹھانا پڑا اور وہ کمپنی سے لیا گیا قرض واپس نہ کرسکے۔ اس کے بعد قانونی کارروائی شروع ہوئی۔ کمپنی نے ان کے خلاف کیس دائر کیا اور الزام لگایا کہ قرض کی واپسی کے لیے جو چیک جاری کیے گئے تھے وہ سب باؤنس ہوگئے۔ اداکار کے خلاف چیک باؤنس کا مقدمہ درج ہوا۔ یہ چیک فلم کی پروڈکشن کے لیے دیے گئے تھے، مگر کمپنی کو رقم موصول نہیں ہوئی۔ چیک باؤنس کیس میں نچلی عدالت نے راجپال یادو کو قصوروار ٹھہرایا اور چھ ماہ قید کی سزا سنائی۔ معاملہ ہائی کورٹ پہنچا تو ابتدا میں عدالت نے ان کی سزا پر عارضی روک لگادی، مگر شرط یہ رکھی کہ وہ کمپنی کی رقم ادا کریں گے۔ عدالت میں کئی بار وعدے کیے گئے، لیکن راجپال یادو بار بار رقم ادا کرنے میں ناکام رہے۔ عدالت نے کہا کہ ان کا رویہ انتہائی غلط ہے اور وہ عدالت کے اعتماد کو مسلسل ٹھیس پہنچا رہے ہیں۔ عدالت میں کئی مرتبہ سمجھوتے کی بات ہوئی، اور ہر بار راجپال یادو نے رقم ادا کرنے کا وعدہ کیا، لیکن مقررہ وقت پر ادائیگی نہیں کی۔ عدالت نے انہیں متعدد مواقع دیے، مگر ہر بار وعدہ توڑا گیا۔ ۲؍فروری کو جسٹس سوارنا کانتا شرما نے سختی اختیار کرتے ہوئے کہا کہ اب مزید کوئی رعایت نہیں دی جاسکتی۔ ہائی کورٹ نے ۲؍فروری ۲۰۲۶ء کو حکم دیا کہ راجپال یادو بدھ ۴؍فروری ۲۰۲۶ء کو خود کو حکام کے حوالے کریں۔ ساتھ ہی اس بات پر بھی تنقید کی گئی کہ انہوں نے بار بار عدالت کا اعتماد توڑا اور یقین دہانی کے باوجود رقم ادا نہیں کی۔

اسلام آباد، پاکستان: نمازِ جمعہ کے دوران مسجد میں دھماکہ، ۳۰/ہلاک

پاکستان کے دار الحکومت اسلام آباد میں نمازِ جمعہ کے دوران ایک مسجد کے اندر دھماکہ ہوا، جس کے نتیجے میں کم و بیش ۳۰/افراد کے جاں بحق اور متعدد کے زخمی ہونے کی اطلاعات ہیں۔ پولیس اور سیکوریٹی اداروں نے علاقے کو گھیرے میں لے کر تحقیقات شروع کر دی ہیں، جبکہ زخمیوں کو فوری طور پر قریبی اسپتال منتقل کیا گیا ہے۔

پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں آج نمازِ جمعہ کے دوران ایک مسجد کے اندر اچانک دھماکہ ہوا، جس سے مسجد میں موجود نمازیوں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق دھماکے کے نتیجے میں متعدد افراد زخمی ہوئے ہیں، تاہم کسی جانی نقصان کی فوری طور پر تصدیق نہیں کی گئی۔ متعدد رپورٹس کے مطابق کم و بیش ۳۰/ افراد جاں بحق ہوئے ہیں۔ دھماکہ اس وقت ہوا جب مسجد میں نمازِ جمعہ ادا کی جا رہی تھی۔ دھماکے کی آواز سن کر مسجد کے اندر بھگدڑ مچ گئی، جبکہ کئی افراد زمین پر گر پڑے۔ عینی شاہدین کے مطابق دھماکہ مسجد کے اندر ہی ہوا، جس کے فوراً بعد لوگ جان بچانے کے لیے باہر کی طرف دوڑ پڑے۔ پولیس اور ریسکیو ٹیمیں فوری طور پر جائے وقوعہ پر پہنچ گئیں اور زخمیوں کو قریبی اسپتالوں میں منتقل کیا گیا۔ اسپتال ذرائع کے مطابق زخمیوں کو طبی امداد فراہم کی جا رہی ہے اور بیشتر کی حالت خطرے سے باہر بتائی جا رہی ہے، تاہم مکمل تفصیلات کا انتظار ہے۔ اسلام آباد پولیس کا کہنا ہے کہ دھماکے کی نوعیت اور وجوہات کا تعین تفتیش کے بعد کیا جائے گا۔ پولیس اور سیکوریٹی اداروں نے مسجد اور اس کے اطراف کے علاقے کو سیل کر دیا ہے، جبکہ شواہد اکٹھے کیے جا رہے ہیں۔ بم ڈسپوزل اسکواڈ اور فرانزک ٹیمیں بھی جائے وقوعہ پر موجود رہیں۔ حکام کے مطابق فی الحال یہ کہنا قبل از وقت ہے کہ دھماکہ کسی دہشت گرد کارروائی کا نتیجہ تھا یا کسی اور وجہ سے پیش آیا۔ پولیس نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ افواہوں سے گریز کریں اور صرف مصدقہ معلومات پر اعتماد کریں۔ واقعے کے بعد دارالحکومت میں سیکوریٹی سخت کر دی گئی ہے، خاص طور پر مساجد اور دیگر حساس مقامات کے اطراف پولیس کی اضافی نفری تعینات کر دی گئی ہے۔ جمعہ کو ہونے والے اس واقعے نے شہریوں میں تشویش پیدا کر دی ہے، کیونکہ یہ واقعہ عبادت کے دوران پیش آیا۔ وفاقی اور مقامی حکام نے واقعے کی رپورٹ طلب کر لی ہے اور زخمیوں کو ہر ممکن طبی سہولیات فراہم کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ حکومت کی جانب سے کہا گیا ہے کہ واقعے کے ذمہ دار عناصر کی نشاندہی کے بعد قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ تاحال کسی گروہ نے دھماکے کی ذمہ داری قبول نہیں کی ہے۔ سیکوریٹی ادارے مختلف پہلوؤں سے واقعے کی جانچ کر رہے ہیں، جبکہ مزید تفصیلات تحقیقات مکمل ہونے کے بعد سامنے آنے کی توقع ہے۔

ورلڈ حجاب ڈے پر پوسٹ، نیو یارک کے ظہران ممدانی کو شدید تنقید کا سامنا

نیو یارک سٹی کے میئر ظہران ممدانی کو حجاب کو عقیدت، شناخت اور فخر کی علامت قرار دینے والی پوسٹ پر شدید ردِعمل کا سامنا کرنا پڑ گیا۔ یہ پوسٹ ورلڈ حجاب ڈے کے موقع پر ان کے دفتر برائے امورِ مہاجرین کی جانب سے شیئر کی گئی تھی، جسے ایران میں لازمی حجاب کے خلاف جاری احتجاجی صورتِ حال کے تناظر میں تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ پوسٹ میں کہا گیا تھا آج ہم دنیا بھر کی اُن مسلم خواتین اور بچیوں کے عقیدے، شناخت اور فخر کا جشن منا رہے ہیں جو حجاب پہننے کا انتخاب کرتی ہیں، جو عقیدت کی ایک طاقتور علامت اور مسلم ورثے کی نمائندگی ہے۔ اس پیغام پر سماجی کارکنوں اور مبصرین نے سخت اعتراض کیا اور مؤقف اختیار کیا کہ اس پوسٹ کا لب و لہجہ ایران میں خواتین کو درپیش زمینی حقائق کو نظر انداز کرتا ہے، جہاں حجاب پہننے سے انکار پر خواتین کو گرفتار، تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور بعض کو ہلاکت کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ ایرانی نژاد امریکی صحافی مسیح علی نژاد نے شدید ردِعمل ظاہر کرتے ہوئے ظہران ممدانی کو براہِ راست مخاطب کیا۔ انہوں نے لکھا کہ ظہران ممدانی، واقعی؟ اس وقت؟ سچ کہوں تو مجھے نیو یارک جیسے خوبصورت شہر میں رہتے ہوئے اذیت محسوس ہو رہی ہے، جب آپ ورلڈ حجاب ڈے منا رہے ہیں اور میرے زخمی وطن ایران میں خواتین کو حجاب اور اس کے پیچھے موجود اسلامی نظریے کو مسترد کرنے پر قید، گولیوں اور موت کا سامنا ہے۔ مسیح علی نژاد نے میئر پر الزام لگایا کہ وہ ہمارے جیلرس کے ساتھ کھڑے ہیں اور ایران میں کریک ڈاؤن پر خاموشی کے ساتھ اس پوسٹ کو شرمناک قرار دیا۔ فرانسیسی مصنف اور سماجی کارکن برنارڈ ہنری لیوی نے بھی پوسٹ پر تنقید کرتے ہوئے اس کے وقت اور پیغام دونوں پر سوال اٹھائے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ورلڈ حجاب ڈے؟ یہ کیسے ممکن ہے جب ایران میں ہزاروں خواتین محض حجاب نہ پہننے پر قید، تشدد اور قتل کا سامنا کر رہی ہیں، تو ایسے میں حجاب کا جشن منانا کیسے درست ہو سکتا ہے؟ ترک نژاد امریکی ماہرِ معاشیات اور سیاسیات تیمور کوران نے بھی پوسٹ کو کئی حوالوں سے نامناسب قرار دیا ہے۔ یہ ردِعمل ظہران ممدانی کے ماضی کے بیانات کے برعکس ہے، جن میں انہوں نے اسلاموفوبیا کے خلاف بات کی تھی۔ گزشتہ سال انہوں نے بتایا تھا کہ ۱۱/ستمبر کے حملوں کے بعد ان کی خالہ نے حجاب پہننے کے باعث خود کو غیر محفوظ محسوس کیا اور سب وے میں سفر کرنا چھوڑ دیا تھا۔

بنگلہ دیش کے سرکاری ملازمین کا احتجاج، پولیس نے لاٹھی چارج اور آنسو گیس فائر کی

ڈھاکہ: بنگلہ دیشی سرکاری افسران اور ملازمین نے نویں قومی پے اسکیل کا اعلان نہ کرنے پر عبوری حکومت کے خلاف احتجاج شروع کیا۔ انہوں نے جمعہ کو حکومت کے چیف ایڈوائزر کی سرکاری رہائش گاہ جمنا کے سامنے احتجاج کیا۔ ڈھاکہ ٹریبیون اخبار نے اطلاع دی ہے کہ مظاہرین صبح ساڑھے گیارہ بجے کے قریب شاہ باغ میں پولیس کی رکاوٹوں کو توڑ کر جمنا کی طرف بڑھے اور رہائش گاہ کے سامنے مظاہرہ کرنے لگے۔ پولیس نے انہیں منتشر کرنے کے لیے لاٹھی چارج اور آنسو گیس کا استعمال کیا۔ ڈپٹی کمشنر آف پولیس (رمنا ڈویژن) مسعود عالم نے کہا، ہم امن و امان میں خرابی کو روکنے کے لیے چوکس ہیں۔ ہم مظاہرین سے بات کر رہے ہیں تا کہ وہ کہیں اور منتقل ہو جائیں۔ قبل ازیں، ملک بھر سے مظاہرین دارالحکومت ڈھاکہ کے شہید مینار پر جمع ہوئے اور صبح 11 بجے کے قریب حکومت کے چیف ایڈوائزر کی رہائش گاہ جمنا کی طرف مارچ کیا، انہیں شاہ باغ میں پولیس کی مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ پولیس نے انہیں جمنا میں دوبارہ ہٹانے کی کوشش کی۔ پولیس کے سینئر افسران نے مظاہرین کے ساتھ کئی دور کی بات چیت کی۔ مظاہرین نے جمنا پر منتشر ہونے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد پولیس نے لاٹھی چارج اور آنسو گیس کے گولوں کا سہارا لیا۔ مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ موجودہ حکومت فوری طور پر نئے پے اسکیل کا اعلان کرے۔ پے کمیشن نے اپنی مکمل رپورٹ پیش کر دی ہے اور اسے گزٹ نوٹیفکیشن کے ذریعے لاگو کیا جا سکتا ہے۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ جب تک منتخب حکومت اقتدار میں نہیں آتی اس پر عمل درآمد میں تاخیر ہو سکتی ہے۔

فنڈ کے کمی، اقوام متحدہ کی فلسطینی پناہ گزیں ادارے کی خدمات میں ۲۰/فیصد کی کمی

اقوام متحدہ کی فلسطینی پناہ گزین کی ایجنسی (یواین آر ڈبلیو اے) کے سربراہ نے کہا ہے کہ فنڈز کی شدید قلت کے باعث ایجنسی کو اپنی خدمات میں ۲۰/ فیصد کمی کرنا پڑ رہی ہے۔ انہوں نے عطیہ دینے والے ممالک پر زور دیا کہ وہ اپنی سیاسی حمایت کو ٹھوس مالی تعاون میں بدلیں۔

اقوام متحدہ کی فلسطینی پناہ گزین کی ایجنسی (یواین آر ڈبلیو اے) کے کمشنر جنرل فلپ لزارینی نے بدھ کو انادولو سے بات کرتے ہوئے زور دیا کہ ایجنسی ایک بڑے مالی بحران کا شکار ہے۔ انہوں نے کہا، ''ایجنسی کے پاس خطے بھر میں اپنی تمام خدمات جاری رکھنے کے لیے آج بہت بڑی مالی کمی ہے، جو ۲۰۰/ملین ڈالر سے زیادہ ہے۔'' انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایجنسی آڈٹ کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتی۔ لزارینی نے کہا، ''۲۰۲۵ء میں ہماری طرف سے اختیار کردہ سختی کے اقدامات کے باوجود، مجھے اپنی خدمات میں ۲۰/ فیصد اضافی کمی کا فیصلہ کرنا پڑا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ مثال کے طور پر، اسکول پانچ دنوں کی بجائے چار دن جانا ہوگا۔ ہماری صحت کی کلینک ہفتے میں ۴۰/ گھنٹوں کی بجائے ۳۲/ گھنٹے کھلی رہے گی۔ غزہ کی صورت حال پر بات کرتے ہوئے لزارینی نے واضح کیا کہ رفح بارڈر کراسنگ پر اسرائیلی پابندیوں کے تحت صرف ۵۰/ افراد کو گزرنے کی اجازت ہے۔ انہوں نے کہا، ''واضح رہے کہ رفح کراسنگ ابھی کھلی ہے۔ فی الحال ہمارے پاس صرف ۵۰/ افراد کو گزرنے کی اجازت ہے، اور یہ صرف پیدل چلنے والوں کے لیے کھلی ہے۔ لہٰذا یہ غزہ میں سپلائی کا نیا راستہ نہیں ہے۔'' انہوں نے تبصرہ کیا کہ غزہ کے لوگ اب بھی جدوجہد کر رہے ہیں اور ۱۰/ اکتوبر ۲۰۲۵ء سے نافذ علامتی جنگ بندی معاہدے کے دوران فلسطینی ہلاک کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا، ''وہ بنیادی ضروریات کے لیے جدوجہد کرتے رہتے ہیں۔ ان کے پاس

پناہ گاہیں نہیں ہیں۔ سردی بہت سخت ہے۔ صحت کی حالت انتہائی خراب ہے۔ لہٰذا، غزہ میں اب بھی بقا کی روزانہ کی جدوجہد جاری ہے۔'' اقوام متحدہ کی رکن ریاستوں کے رضاکارانہ مالی تعاون سے چلنے والی یواین آر ڈبلیو اے ۱۹۵۰ء میں اپنے آغاز سے ہی فلسطینی پناہ گزینوں کو امداد فراہم کرنے والی اہم ایجنسی رہی ہے، جو خوراک، صحت کی دیکھ بھال، تعلیم اور رہائش مہیا کرتی ہے۔ ایجنسی ۵۹/ لاکھ فلسطینی پناہ گزینوں کو امداد فراہم کرتی ہے۔ جبکہ ۷۵/ سال سے زیادہ کے کام کے دوران، یواین آر ڈبلیو اے کی سہولیات بار بار اسرائیلی حملوں کا نشانہ بنی ہیں، جس میں کئی ٹن خوراک اور دوائیں تباہ ہوئی ہیں۔ بعد ازاں اکتوبر ۲۰۲۴ء میں، اسرائیلی پارلیمنٹ نے ایجنسی کے کچھ ملازمین پر ۷/ اکتوبر ۲۰۲۳ء کی واقعات میں ملوث ہونے کے الزامات کا حوالہ دیتے ہوئے اسرائیل اور مقبوضہ مشرقی یروشلم میں ایجنسی کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کر دی۔ یواین آر ڈبلیو اے کی خدمات معطل ہونے سے فلسطینی علاقوں میں تقریباً ۲۵/ لاکھ پناہ گزینوں کی زندگیاں متاثر ہوئی ہیں۔ اس دوران، متعدد عطیہ دینے والے ممالک نے یواین آر ڈبلیو اے کو اپنی مالی امداد معطل کر دی، جس نے ایجنسی کو گہرے مالی بحران میں دھکیل دیا۔ واضح رہے کہ ۲۰/ جنوری کو، اسرائیلی فوجوں نے مقبوضہ مشرقی یروشلم میں یواین آر ڈبلیو اے کے ہیڈکوارٹرز پر چھاپہ مارا، کمپاؤنڈ پر قبضہ کیا، اور اندر کی سہولیات کو مسمار کر دیا تھا۔

ٹرمپ ایران اور امریکہ مذاکرات اور اس کے نتائج کے منتظر ہیں: وائٹ ہاوس

واشنگٹن: مسقط میں جمعے کے روز ہونے والے ایران-امریکہ مذاکرات کے حوالے سے وائٹ ہاؤس کی ترجمان کیرولین لیویٹ نے صحافیوں کو بتایا ہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ عمان میں جمعے کے مذاکرات کی پیش رفت کی نگرانی کریں گے تا کہ یہ طے کیا جا سکے کہ آیا ایران کے ساتھ کوئی معاہدہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔ کیرولین لیویٹ کے مطابق 'دنیا بھر کے ممالک سے ڈیل کرنے کے لیے سفارت کاری ہمیشہ ہمارے صدر کا پہلا آپشن ہوتی ہے، چاہے وہ ہمارے اتحادی ہوں یا ہمارے دشمن۔' انھوں نے کہا کہ 'خصوصی ایلچی اسٹیو وائٹیکر اور جیرڈ کشنر بات چیت کے لیے عمان کا سفر کر رہے ہیں اور ہم دیکھیں گے کہ کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ صدر ان کی بات سننے کے منتظر ہیں۔' وائٹ ہاؤس کی ترجمان نے کہا کہ ایران کی جوہری صلاحیت کے بارے میں ٹرمپ کے مطالبات بہت واضح ہیں۔ ان کے مطابق 'مذاکرات سے قبل میں ایرانی حکومت کو یاد دلانا ضروری ہے کہ دنیا کی تاریخ کی سب سے طاقتور فوج کے کمانڈر انچیف کے طور پر صدر ٹرمپ کے پاس سفارت کاری کے علاوہ بہت سے آپشنز موجود ہیں۔'

پاکستان کی فوج کوئٹہ میں گھروں میں داخل 100 سے زائد بلوچیوں کو اٹھا لے گئی

کوئٹہ: بلوچستان کی آزادی کے لیے جدوجہد کرنے والی بلوچستان لبریشن آرمی (بی ایل اے) کی مہم سے تلملائی پاکستان کی فوج دارالحکومت کوئٹہ کے مختلف علاقوں سے 100 سے زیادہ لوگوں کو اٹھا لے گئی ہے۔ ان سبھی کو گھروں سے اغوا کیا گیا ہے۔ دی بلوچستان پوسٹ کی رپورٹ کے مطابق، صوبائی حکومت نے دعویٰ کیا ہے کہ فوج نے 100 مشتبہ افراد کو گرفتار کیا ہے اور کئی گھروں سے چھوٹے بڑے ہتھیار برآمد کیے ہیں۔ حالانکہ، صوبائی حکومت نے میڈیا کو کوئی ثبوت نہیں دیا۔ صوبائی حکومت نے دعویٰ کیا کہ بلوچستان میں صورتحال کنٹرول میں ہے۔ حالانکہ، نوشکی سمیت کئی علاقوں میں صورتحال کشیدہ بنی ہوئی ہے اور مواصلاتی نظام بند ہے۔ یہ قابل ذکر ہے کہ 31 جنوری کو بلوچستان کے کوئٹہ، گوادر، پسنی، دالبندین، خاران اور نوشکی سمیت 12 شہروں میں بی ایل اے نے فوجی تنصیبات کو نشانہ بنا کر حملے کیے۔ رپورٹ کے مطابق کوئٹہ سے اٹھائے گئے لوگوں میں 25 سالہ اسد اللہ بھی شامل ہے۔ ظفر اللہ کرد کا بیٹا اسد اللہ بلوچستان یونیورسٹی میں بی ایس سی کا طالب علم ہے۔ خاندانی ذرائع کے مطابق، اسد اللہ کو بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب کوئٹہ کے بروری روڈ سے اغوا کیا گیا۔ اس درمیان، ہتھیار بند لوگوں نے خضدار ضلع کی تحصیل نال پولیس چوکی پر قبضہ کر لیا اور وہاں موجود اہلکاروں کو حراست میں لے لیا۔ مسلح لوگوں نے پولیس کے اسلحے چھین لیے اور گاڑیوں کو جلا دیا۔ اس واقعے کی ذمہ داری ابھی تک کسی بھی گروپ نے نہیں لی ہے۔ انٹر سروسز پبلک ریلیشنز (آئی ایس پی آر) نے جمعرات کو ریلیز میں کہا کہ سیکورٹی فورسز نے بلوچستان میں آپریشن رد الفتنہ - 1 کو کامیابی سے مکمل کر لیا ہے۔ اس مہم میں 216 باغی مارے گئے۔ اس دوران غیر ملکی ساخت کے ہتھیاروں، گولہ بارود، دھماکہ خیز مواد اور آلات کا بڑا ذخیرہ بھی برآمد کیا گیا ہے۔ مہم کے دوران خواتین اور بچوں سمیت 36 بے گناہ شہریوں کی جان چلی گئی۔ فائرنگ میں 22 جوانوں کی بھی موت ہو گئی۔

ایران کے ساتھ مذاکرات سے قبل امریکہ کا خصوصی جنگی جہاز مشرق وسطی پہنچ گیا

واشنگٹن:۔ وائٹ ہاوس کے اعلان کے مطابق امریکہ اور ایران کے درمیان مذاکرات جمعے کو (آج) عمان میں ہوں گے۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے بھی اس سے قبل ایران کے جوہری پروگرام پر بات چیت کے بارے میں وقت اور نئے مقام کے بارے میں تصدیق کی تھی۔ ان مذاکرات سے متعلق مزید تفصیلات سے قبل یہ جاننا بھی اہم ہے کہ ایران سے کشیدگی کے دوران بدھ کو امریکی فضائیہ کا تیسرا ای-11 اے طیارہ یونان کے جزیرے کریٹ پر واقع خانیا انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے روانہ ہوا۔ تقریباً چار گھنٹے بعد یہ سعودی عرب میں پرنس سلطان ایئربیس پر پہنچا۔ یہ تجارتی طیارے، جنھیں خصوصی طور پر تبدیل کیا گیا ہے، ایک فضائی مواصلاتی مرکز کے طور پر کام کرتے ہیں تا کہ امریکی افواج وسیع علاقوں میں معلومات کو تیزی اور محفوظ طریقے سے شیئر کر سکیں۔ گذشتہ ہفتے ایسے دو طیارے پہلے ہی خطے میں پہنچ چکے ہیں۔ طیاروں کی نقل و حرکت پر نظر رکھنے والے ماہر سٹیفن واٹکنز نے بتایا کہ 'سب سے زیادہ خصوصی طیارے آخر میں آتے ہیں۔ اب جب یہ پہنچ رہے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ انھیں کام کرنا ہے۔' ایران اور امریکہ مذاکرات سے ایک دن قبل ایران کے سرکاری انگریزی ٹی وی چینل پریس ٹی وی نے خرمشہر - فور میزائل پر ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ملک کے سب سے جدید طویل فاصلے تک مار کرنے والے بیلسٹک میزائلوں میں سے ایک خرمشہر فور کو پاسدارانِ انقلاب کے زیرِ زمین مراکز میں ایک میں نصب کر دیا گیا ہے۔ پریس ٹی وی کا دعویٰ ہے کہ خرمشہر - فور دو ہزار کلومیٹر تک اپنے ہدف کو نشانہ بنا سکتا ہے اور یہ پندرہ سو کلوگرام وزنی دھماکہ خیز وار ہیڈ لے جانے کی بھی صلاحیت رکھتا ہے۔ گذشتہ برس ایران اور اسرائیل جنگ کے درمیان فارس نیوز ایجنسی نے ڈیفنس پریس ویب سائٹ کا حوالہ دیتے ہوئے اس میزائل کے بارے میں ایک رپورٹ میں لکھا تھا کہ: 'اس میزائل کا پے لوڈ وار ہیڈ ایسی صورتحال پیدا کر سکتا ہے کہ اگر تین یا چار خرمشہر - فور میزائل ایک ساتھ داغے جائیں تو یہ مغربی ایشیا کے خطے میں کسی بھی امریکی فوجی اڈے کو شدید نقصان پہنچا سکتا ہے۔' مضمون میں یہ بھی کہا گیا کہ خرمشہر - فور میزائل 'اسلامی جمہوریہ ایران کے طاقتور ہتھیاروں میں سے ایک' ہوگا اور یہ کہ خطے میں موجود برطانوی فوجی اڈے، بشمول قبرص میں ایک اڈہ، بھی اس کی حدِ مار کے اندر آتے ہیں۔

نیشنل پریئر بریک فاسٹ: میں جنت کا حقدار ہوں: ڈونالڈ ٹرمپ

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے نیشنل پریئر بریک فاسٹ ۲۰۲۶ء میں گفتگو کرتے ہوئے اپنے بارے میں کہا کہ وہ ''غلطیوں کے باوجود شاید جنت تک پہنچ جائیں گے'' کیونکہ انہوں نے ''کامل لوگوں کے لیے بہت اچھا کام کیا ہے۔'' اس موقع پر ان کا خطاب سیاسی، مذہبی اور انتخابی پیغام کا مرکب رہا۔

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے نیشنل پریئر بریک فاسٹ ۲۰۲۶ء میں ایک طویل اور غیر رسمی تقریر میں اپنی روحانی قابلیت اور سیاست کے کردار پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ ''غلطیوں کے باوجود شاید جنت تک پہنچ جائیں گے'' کیونکہ انہوں نے ''کامل لوگوں کے لیے بہت اچھا کام کیا ہے۔'' اس موقع پر صدر نے اپنے مذہبی اور سیاسی مؤقف کو یکجا کرتے ہوئے اپنے دورِ حکومت کی خدمات پر زور دیا۔ سالانہ نیشنل پریئر بریک فاسٹ عموماً مذہبی رہنماؤں، سیاسی شخصیات اور عوامی لیڈروں کو ایک پلیٹ فارم پر یکجا کرتا ہے تا کہ وہ عقیدہ، خدمت اور قومی اقدار پر غور کریں۔ اس تقریب میں صدر ٹرمپ نے اپنے خطاب میں مذہب، امریکی طاقت، داخلی اور خارجی پالیسیوں پر بھی گفتگو کی۔ صدر ٹرمپ نے اپنے خطاب کے دوران حوالہ دیا کہ وہ خود ''کامل شخص'' نہیں ہیں، مگر انہوں نے ''کامل لوگوں کے لیے بہت اچھا کام کیا ہے'' جس کی بنا پر وہ ''شاید جنت تک پہنچ جائیں۔'' انہوں نے یہ بیان مزاحیہ اور خود احتسابی انداز میں دیا جس میں انہوں نے اپنی سیاسی خدمات، مذہبی آزادی کی حمایت اور سماجی اصلاحات کو بھی شامل کیا۔ ٹرمپ نے اپنے بیان میں کہا کہ امریکہ کے لیے مذہب کو مضبوط بنانا ان کی پالیسیوں کا حصہ رہا ہے۔ انہوں نے بائبل کی آیات کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ مذہبی آزادی اور ایمان رکھنے والے شہریوں کے حقوق ان کے ایجنڈے کا اہم جزو ہیں، اور اسی خدمت کے نتیجے میں وہ خود کے لیے بھی ایک بہتر آخرت کی امید رکھتے ہیں۔ تاہم صدر کے اس بیان اور روحانی خیالات نے عوامی اور سیاسی حلقوں میں مختلف ردِعمل بھی پیدا کیے ہیں۔ بعض مبصرین نے ان کے اس بیان کو انتخابی مہم اور سیاسی جیت کا حصہ قرار دیا ہے جبکہ کچھ نے مذہب کو سیاسی بیانیے کے لیے استعمال کرنے پر تحفظات ظاہر کیے ہیں۔ تقریب میں صدر نے غیر مذہبی مباحثوں میں بھی حصہ لیا، جس میں انہوں نے اپنے کابینہ ارکان کی حمایت کی، امریکہ کی خارجہ پالیسی اور دفاعی حکمت عملیوں پر بات کی اور ہمدردی کے ساتھ مختلف قومی اور بین الاقوامی معاملات پر اپنے مؤقف کا اظہار کیا۔ صدر ٹرمپ کے بیانات نے مذہبی طبقوں کے اندر بھی بحث چھیڑ دی ہے کہ کس حد تک سیاسی رہنما اپنے ذاتی ایمان اور روحانی امیدوں کو عوامی بیان بازی میں لائیں۔

بعض مذہبی رہنماؤں نے کہا ہے کہ روحانیت کو سیاست سے الگ رکھنے کی ضرورت ہے جبکہ دیگر نے صدر کے عقیدہ کے اظہار کو مثبت قرار دیا ہے۔ یہ بھی قابل ذکر ہے کہ ٹرمپ سے قبل بھی انہوں نے اس سال مختلف مواقع پر اپنی جنت تک پہنچنے کی امکان پر اظہار خیال کیا تھا، جس میں انہوں نے مذاق اور سچے اعترافات دونوں طرح کے انداز اپنائے تھے۔ اس بار انہوں نے مذہبی رہنماؤں اور سیاسی لیڈروں کے سامنے اپنی بات رکھی، جس سے ان کے سیاسی مؤقف اور روحانی سوچ کی ایک منفرد تصویر سامنے آئی۔ واضح رہے کہ صدر ٹرمپ کی عمر اس وقت ۷۹/ برس ہے اور یہی عمر، ان کے سیاسی سفر، متعدد قانونی اور عوامی تنازعات، اور ان کے مذہبی خیالات نے عوامی بحث کو مزید گہرا کیا ہے، خاص طور پر جب وہ اپنی انتخابی مہم کے لیے بھی تیاریاں کر رہے ہیں۔

اسرائیل کا لبنان میں حزب اللہ کے اسلحہ خانوں پر حملہ کا دعویٰ

بیروت: اسرائیلی فوج نے اعلان کیا ہے کہ اس نے لبنان کے کئی علاقوں میں حزب اللہ کے اسلحہ خانوں پر حملہ کیا ہے۔ لبنانی نیوز ویب سائٹ لبنان 24 کے مطابق اسرائیلی فضائیہ نے جمعرات کو جنوبی اور شمالی لبنان میں زمینی اہداف پر 10 سے زیادہ فضائی حملے کیے۔ روسی ایجنسی تاس کے حوالے سے بتایا گیا کہ زیادہ تر حملوں میں جنوبی لبنان کے ضلع جزین میں واقع محمودیہ کے علاقے کو نشانہ بنایا گیا جہاں حزب اللہ کی فوجی تنصیبات موجود ہیں۔ اسرائیل نے شمالی لبنان کے علاقے ہرمل میں حزب اللہ کے تربیتی اڈوں اور اسلحہ کے گوداموں پر بھی بمباری کی۔ اس بمباری میں جانی نقصان کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ لبنانی وزارت داخلہ کے مطابق رواں برس کے آغاز سے اب تک لبنان پر اسرائیلی حملوں میں جاں بحق ہونے والوں کی تعداد 29 ہو گئی ہے۔ نومبر 2024 میں حزب اللہ کے ساتھ ایک سال سے زیادہ جاری رہنے والی جنگ کے بعد جنگ بندی کا معاہدہ طے پایا تھا۔ اس معاہدے کے باوجود اسرائیل لبنان پر حملے جاری رکھے ہوئے ہے۔ اسرائیل نے جنوبی لبنان کی پانچ سٹریٹجک پہاڑیوں پر اپنی افواج برقرار رکھی ہوئی ہیں حالانکہ معاہدے میں مکمل انخلائ※ کی شرط رکھی گئی تھی۔ اسرائیل کا دعویٰ ہے کہ اس کے حملے حزب اللہ کے ارکان، تنصیبات اور اسلحہ خانوں کو نشانہ بناتے ہیں۔

انڈین ٹیچر روبل ناگی نے ''گلوبل ٹیچر پرائز'' ۲۰۲۶ء جیت لیا، ۱۰/لاکھ ڈالر انعام

ہندوستان کی ٹیچر روبل ناگی کو ''گلوبل ٹیچر پرائز'' ۲۰۲۶ء سے نوازا گیا ہے۔ ایک ملین ڈالر مالیت کا یہ اعزاز دبئی میں منعقدہ ورلڈ گورنمنٹ سمٹ کے دوران انہیں دیا گیا۔ یہ ایوارڈ دبئی کے ولی عہد شیخ حمدان بن محمد بن راشد المکتوم نے انہیں پیش کیا۔

ہندوستان سے تعلق رکھنے والی ٹیچر روبل ناگی نے ''گلوبل ٹیچر پرائز'' ۲۰۲۶ء اپنے نام کر لیا ہے۔ یہ اعزاز انہیں دبئی میں منعقدہ ورلڈ گورنمنٹ سمٹ کے دوران دیا گیا، جس کے ساتھ ایک ملین امریکی ڈالر کی انعامی رقم بھی شامل ہے۔ واضح رہے کہ یہ ایوارڈ جیمز ایجوکیشن کی جانب سے پیش کیا جاتا ہے اور اس سال اس کا دسواں ایڈیشن منعقد ہوا۔ تقریب کے دوران ایوارڈ دبئی کے ولی عہد شیخ حمدان بن محمد بن راشد المکتوم نے روبل ناگی کو پیش کیا۔ خیال رہے کہ گلوبل ٹیچر پرائز دنیا کے نمایاں ترین تعلیمی اعزازات میں شمار ہوتا ہے، جس کا مقصد ایسے اساتذہ کی خدمات کو سراہنا ہے جنہوں نے تعلیم کے میدان میں نمایاں اور پائیدار اثرات مرتب کیے ہوں۔ اس ایوارڈ کے تحت دنیا بھر سے منتخب کیے گئے اساتذہ میں سے ایک فرد کو سالانہ بنیاد پر اعزاز دیا جاتا ہے۔ تقریب دبئی میں عالمی لیڈروں، پالیسی سازوں، تعلیمی ماہرین اور مختلف ممالک کے نمائندوں کی موجودگی میں منعقد ہوئی۔ ورلڈ گورنمنٹ سمٹ ایک بین الاقوامی پلیٹ فارم ہے جہاں گورننس، تعلیم، ٹیکنالوجی اور مستقبل کی پالیسیوں پر تبادلۂ خیال کیا جاتا ہے۔ اگر چہ ایوارڈ کے اعلان کے موقع پر روبل ناگی کے تعلیمی پس منظر اور منصوبوں کی تفصیلات محدود رکھی گئیں، تاہم گلوبل ٹیچر پرائز عام طور پر ان اساتذہ کو دیا جاتا ہے جو تعلیمی جدت، سماجی اثر اور طلبہ کی زندگیوں میں مثبت تبدیلی کے حوالے سے نمایاں خدمات انجام دیتے ہیں۔ جیمز ایجوکیشن کی جانب سے جاری روایت کے

مطابق، اس اعزاز کا مقصد اساتذہ کے کردار کو عالمی سطح پر اجاگر کرنا اور تعلیم کو سماجی ترقی کا بنیادی ستون قرار دینا ہے۔ ایک ملین ڈالر کی انعامی رقم بھی اسی مقصد کے تحت دی جاتی ہے تا کہ تعلیم سے جڑے اقدامات کو مزید فروغ دیا جا سکے۔ ہندوستان کے لیے یہ اعزاز تعلیمی میدان میں ایک اہم بین الاقوامی اعتراف کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ عالمی سطح پر اس ایوارڈ کو حاصل کرنا نہ صرف فردِ واحد کی کامیابی بلکہ ملک کے تعلیمی شعبے کے لیے بھی نمایاں مقام کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ تقریب کے اختتام پر ایوارڈ کی تقسیم کے ساتھ گلوبل ٹیچر پرائز ۲۰۲۶ء کے باضابطہ اعلان کا عمل مکمل ہوا، جبکہ آئندہ برس کے لیے نئے نامزدگی عمل کے آغاز کا بھی عندیہ دیا گیا۔

روبل ناگی کون ہیں؟

روبل ناگی ایک ہندوستانی ٹیچر، فنکار، سماجی کارکن اور تعلیمی میدان کی ایک انقلابی لیڈر ہیں۔ روبل ناگی نے تعلیم کا تصور کلاس روم سے باہر لے جا کر ایک نیا انداز متعارف کروایا۔ انہوں نے ہندوستان بھر میں ۸۰۰/ سے زائد لرننگ سینٹرز قائم کیے ہیں، جو ملک کے غریب، پسماندہ اور اسکول نہ جانے والے بچوں کے لیے تعلیم کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ وہ Living Walls of Learning یعنی سیکھنے والی دیواریں بناتی ہیں۔ ان پر ایسے بڑے تعلیمی میورلس ہوتے ہیں جو بچوں کو خواندگی، ریاضی، سائنس، تاریخ، حفظانِ صحت، ماحولیاتی شعور جیسی چیزیں آسان اور دلچسپ انداز میں سکھاتے ہیں۔ ان کے پروگرامز نے ایک لاکھ سے زائد بچوں کو باقاعدہ تعلیم تک رسائی دی خاص طور پر وہ بچے جو پہلے کبھی اسکول نہیں گئے تھے۔ روبل ناگی کا مقصد ہے کہ ہر بچہ، چاہے وہ کسی بھی پس منظر سے ہو، باقاعدہ تعلیم حاصل کرے، خودمختار ہو اور ایک بہتر مستقبل بنا سکے۔ وہ انعامی رقم کو مفت ووکیشنل انسٹی ٹیوٹ بنانے میں استعمال کرنے کی منصوبہ بندی بھی رکھتی ہیں، تا کہ نوجوانوں کو عملی صلاحیتیں مل سکیں۔

گرین لینڈ میں فرانس اور کینیڈا کے قونصل خانوں کا افتتاح

کوپن ہیگن: کنیڈا اور فرانس آج جمعے کے روز گرین لینڈ میں اپنے قونصل خانے کھول رہے ہیں۔ یہ اقدام مقامی حکومت کے لیے حمایت کے ایک مضبوط اظہار کے طور پر اور اس تزویراتی قطبی جزیرے پر کنٹرول حاصل کرنے کی مسلسل امریکی کوششوں کے بیچ سامنے آ رہا ہے۔ گرین لینڈ ڈنمارک کا ایک علاقہ ہے جو خودمختار حیثیت رکھتا ہے۔ گذشتہ سال وائٹ ہاؤ※ ز س میں واپسی کے بعد سے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے سکیورٹی وجوہات کی بنا پر معدنیات سے مالا مال اس جزیرے پر کنٹرول حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ تاہم گذشتہ ماہ انہوں نے اسے قبضے میں لینے کی دھمکیوں سے پیچھے ہٹتے ہوئے نیٹو کے سکریٹری جنرل مارک روٹے کے ساتھ ایک فریم ورک معاہدے کا اعلان کیا تا کہ وہاں زیادہ امریکی اثر و رسوخ کو یقینی بنایا جا سکے۔ اگر چہ ڈنمارک اور گرین لینڈ نے روس اور چین کے حوالے سے ڈونلڈ ٹرمپ کے سکیورٹی خدشات سے اتفاق کیا ہے، لیکن انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ خودمختاری ان مذاکرات میں ایک سرخ لکیر کی حیثیت رکھتی ہے۔ فرانسیسی صدر ایمانوئل ماکروں نے جون میں نوک کے دورے کے دوران پیرس کی جانب سے قونصل خانہ کھولنے کے ارادے کا اعلان کیا تھا، جہاں انہوں نے گرین لینڈ کے ساتھ یورپ کی یکجہتی کا اظہار کیا اور ڈونلڈ ٹرمپ کے عزائم پر تنقید کی تھی۔ فرانس نے جان نوئل بوارییے کو، جو اس سے قبل ویتنام میں فرانس کے سفیر رہ چکے ہیں، نوک میں اپنا قونصل جنرل مقرر کیا ہے۔ کنیڈا نے بھی 2024 کے آخر میں تعاون کو فروغ دینے کے لیے گرین لینڈ میں قونصل خانہ کھولنے کا اعلان کیا تھا۔ یونیورسٹی آف گرین لینڈ کے پولیٹیکل سائنٹسٹ جیپ اسٹرینڈسبرگ کا کہنا ہے کہ ایک لحاظ سے، گرین لینڈ کے باشندوں کے لیے یہ ایک فتح ہے کہ وہ دو اتحادیوں کو نوک میں سفارتی نمائندگی کھولتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ اسٹرینڈسبرگ کے مطابق یہ دونوں قونصل خانے کوپن ہیگن میں فرانس اور کنیڈا کے سفارت خانوں کے ساتھ منسلک ہوں گے۔ یہ گرین لینڈ کو آزاد ہونے کی مشق کا موقع فراہم کریں گے، کیونکہ یہ جزیرہ طویل عرصے سے ڈنمارک کے ساتھ تعلقات ختم کرنے کا خواب دیکھ رہا ہے۔ ڈینش انسٹی ٹیوٹ فار انٹرنیشنل اسٹڈیز میں آرکٹک امور کے ماہر الرک برام گاڈ نے خبر رساں ایجنسی اے ایف پی کو بتایا کہ قونصل خانوں کا افتتاح

ڈونلڈ ٹرمپ کو یہ پیغام دینے کا ایک ذریعہ ہے کہ گرین لینڈ اور ڈنمارک پر ان کی جارحیت صرف ان دونوں کا مسئلہ نہیں ہے، بلکہ یہ یورپی اتحادیوں اور کنیڈا کا بھی معاملہ ہے۔ گرین لینڈ کے یورپی یونین کے ساتھ 1992 سے، واشنگٹن کے ساتھ 2014 سے اور آئس لینڈ کے ساتھ 2017 سے سفارتی تعلقات قائم ہیں۔ آئس لینڈ نے 2013 میں نوک میں اپنا قونصل خانہ کھولا تھا، جبکہ امریکہ (جس کا 1940 سے 1953 کے درمیان گرین لینڈ کے دارالحکومت میں قونصل خانہ موجود تھا) نے 2020 میں اپنا مشن دوبارہ کھولا۔ اسی طرح یورپی کمیشن نے بھی 2024 میں گرین لینڈ میں اپنے مشن کے دفاتر کا افتتاح کیا تھا۔

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے کچھ اہم پہلو

بلاغت کا یہ عالم ہے کہ مولیٰ کا کلام جو کلامِ خالق و نبی سے نیچے اور کلامِ مخلوق سے بالاتر ہے، جس کلام کی معرفت، فصاحت و بلاغت اور ندرت ملت کے لئے ذخیرہ ابدیہ ہے۔

آپ کی جلالتِ علمی کا اعتراف خود رسالت مآب ﷺ نے ان الفاظ میں فرمایا: "أنا مدين※ العلم وعلي باب※ا" (میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں)۔ یہ علم صرف الفاظ کی بازی گری نہیں تھا، بلکہ یہ وہ معرفت تھی جس نے کائنات کے اسرار سے پردہ اٹھایا۔ صحیح مسلم میں حضرت علیؓ خود روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا تھا: "لا يحب※ إلا مؤمن ولا يبغض※ إلا منافق" (تم سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور تم سے بغض صرف منافق ہی رکھے گا)۔ پس علیؓ کی محبت ایمان کی کسوٹی قرار پائی۔

میدانِ کارزار ہو تو "کرار" اور مسندِ قضا ہو تو "ابوالحسن"۔ آپ کی تلوار نے کفر کی کمر توڑی اور آپ کے فیصلوں نے انسانی حقوق کی بنیاد رکھی۔ آپ نے کبھی سائل کو خالی ہاتھ نہیں موڑا، چاہے وہ حالتِ رکوع میں ہی کیوں نہ ہو۔ آپ کی زندگی کا وہ واقعہ جب آپ نے اپنے قاتل کو دودھ پلانے کا حکم دیا، انسانیت کی تاریخ کا بلند ترین اخلاقی نمونہ ہے۔ یہ وہ رعبِ الٰہی تھا جو مولیٰ کی جبینِ نیاز سے عیاں تھا، اور یہی وہ فقر تھا جو تاج و تخت کو ٹھکرا کر خاک نشینی میں سکون پاتا تھا۔ آپ نے نہج البلاغہ کے ایک خطبے میں دنیا کی بے ثباتی کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے نزدیک یہ دنیا ایک چھینک مارنے والے کی ناک کی رطوبت سے بھی کم حیثیت رکھتی ہے، اگر میں اس کے ذریعے کسی حق کو قائم نہ کرسکوں۔

آج کے دور میں جب انسانیت فرقہ واریت، عدمِ برداشت اور اخلاقی پستی کا شکار ہے، مولیٰ علی کی تعلیمات مشعلِ راہ ہیں۔ آپ نے فرمایا تھا: "لوگ دو طرح کے ہیں، یا تو تمہارے دینی بھائی ہیں یا تمہاری طرح انسان"۔ یہ جملہ عالمی امن اور انسانیت کی بقا کا وہ عظیم منشور ہے جس کی نظیر کہیں اور نہیں ملتی۔ آپ کی شخصیت میں وہ جاذبیت ہے کہ ہر مکتبہ فکر کے لوگ آپ کی عظمت کے سامنے سرنگوں ہیں۔ آپ نے سکھایا کہ حق کے راستے پر چلنے والے کبھی تنہا نہیں ہوتے، چاہے ان کے ساتھ چلنے والوں کی تعداد کم ہی کیوں نہ ہو۔ سنن ابی داؤد میں ایک اور مقام پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ "علی میرے ساتھ ہے اور میں علی کے ساتھ ہوں، حق وہاں مڑے گا جہاں علی مڑے گا"۔

لفظوں کے اس طلسم کدے میں ہم چاہے کتنا ہی لکھیں، مولیٰ کی عظمت کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔

جگر مرادآبادی کے رنگ میں کہیں تو:

کمالِ بندگی ہے یا کمالِ بندگیِ حق
علی کی زندگی ہے نقشِ پا کی رہبری حق

مکہ کے تپتے ہوئے صحرا سے کوفہ کی گلیوں تک، آپ نے کبھی اپنے اصولوں پر سمجھوتہ نہیں کیا۔ آپ کی زندگی کا آغاز بھی نور تھا اور انجام بھی نور۔ آپ نے سکھایا کہ زندگی چاہے کتنی ہی مختصر ہو، اسے عزت اور غیرت کے ساتھ گزارنا چاہیے۔ مولیٰ کی ولادت کا یہ پیغام ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کو ان اصولوں پر ڈھالیں جو عدل، سچائی اور انسانیت کی خدمت پر مبنی ہیں۔

خانہ زادِ کعبہ کی یہ ولادت دراصل توحید کی فتح اور انسانیت کی معراج کا دن ہے۔ یہ اس ہستی کا جشن ہے جس نے اپنی پوری زندگی خالق کی رضا اور مخلوق کی بھلائی کے لیے وقف کردی۔ قلم کی جولانیاں ختم ہوسکتی ہیں، الفاظ کا ذخیرہ تمام ہوسکتا ہے، مگر فضائلِ علیؓ کا کوئی ساحل نہیں۔ آپ وہ سمندر ہیں جس کی گہرائی کا اندازہ لگانا ناممکن ہے اور وہ آسمان ہیں جس کی بلندیوں تک رسائی خواب و خیال ہے۔ سلام ہو اس مولود پر جس نے کعبہ میں جنم لیا اور سلام ہو اس شہید پر جس نے سجدہِ خالق میں جان دے کر موت کو بھی زندگی بخش دی۔

یہ سطور اس عقیدت کا ایک ادنیٰ سا اظہار ہیں جو ہر ذی شعور مؤمن کے دل میں اس ہستی کے لیے موجود ہے۔ مولیٰ علی کی تعلیمات کی روشنی میں ہی ہم اپنے معاشرے کو امن اور عدل کا گہوارہ بنا سکتے ہیں۔ یہی وقت کی پکار ہے اور یہی نجات کا راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور رسالت مآب ﷺ اور مولیٰ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے اور ہمیں ان لوگوں میں شامل فرمائے جن کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ علی سے محبت کرنے والا خوش نصیب ہے اور علی سے بغض رکھنے والا بد بخت۔

غزوہ حنین: سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد کے بعد ایک اور جنگ اسی کے مثل واقع ہوئی تھی، جس کو جنگ حنین کہا جاتا ہے، اس میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبات برف پگھل پڑا تھا اور آپ نے اپنی نسبی بہادری اور نبوی شان کا پروقار تذکرہ کیا تھا، اس اعتبار سے دیکھا جائے یہ جنگ بھی آپ کے جذبات کی عکاسی کرتی ہے، واقعہ یہ ہے کہ ہجرت کے آٹھویں سال رمضان المبارک میں مکہ فتح ہوا، اہل مکہ کے بعد اس خطہ کے جن قبائل کو جزیرۃ العرب میں بڑی قدر و منزلت حاصل تھی، ان میں نمایاں نام ہَوازن اور ثقیف کا تھا، انھیں بھی اہل مکہ کی طرح اسلام سے بڑا بغض تھا، یہ تیر اندازی اور جنگ و جدال میں بڑی مہارت اور شہرت رکھتے تھے اور انھیں اپنی صلاحیت پر ناز بھی تھا؛ اس لئے آپ نے فتح مکہ کے بعد ان قبائل کا رخ کیا کہ اگر اہل مکہ کی طرح ان کی گردنیں بھی اسلام کے سامنے جھک جائیں تو پھر پورے جزیرۃ العرب کا اسلام قبول کرنا آسان ہوجائے گا، اس وقت آپ ﷺ کے پاس ایک بڑی فوج مہیا تھی، دس ہزار تو وہ جاں نثار تھے، جو مدینہ سے آپ ﷺ کے ساتھ آئے تھے، پھر مکہ میں بہت سے لوگ مسلمان ہوئے، کچھ وہ لوگ بھی تھے جو ابھی باضابطہ مسلمان نہیں ہوئے تھے؛ لیکن انہوں نے مسلمانوں کی برتری کو قبول کرلیا تھا اور موجود اصطلاح میں ہتھیار ڈال دیا تھا، اس طرح مختلف راویوں کے اندازہ کے مطابق بارہ تا سولہ ہزار فوجی آپ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ ﷺ نے مکہ میں صفوان بن امیہ اور ربیعہ مخزومی سے سواری اور ہتھیار وغیرہ بھی حاصل کئے اور اس طرح مسلمانوں کی اس وقت تک کی تاریخ کا سب سے بڑا لشکر لے کر حنین کی طرف بڑھے، دوسری طرف مخالف فوج کم وبیش چار ہزار افراد پر مشتمل تھی، لشکر اسلام میں وہ لوگ بھی تھے، جنہوں نے بدر کے معرکہ میں مسلمانوں کی بے سروسامانی، تعداد کی کمی اور اس کے مقابلہ مشرکینِ مکہ کے ساتھ تعداد کی کثرت اور وسائل جنگ کی بہتات کو دیکھا تھا اور وہ لوگ بھی شامل تھے جن کے سامنے غزوۂ خندق کا منظر تھا کہ بیس ہزار کا وسائل جنگ سے لیس لشکر تین چار ہزار فاقہ کش مسلمانوں کا محاصرہ کئے ہوا ہے، پھر بھی ان معرکوں میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

رمضان کی آمد: خود احتسابی اور عملی تبدیلی کا وقت

اسلام نے رمضان کے روزے کی اہمیت کو اس قدر واضح کیا ہے کہ بغیر کسی شرعی عذر کے جان بوجھ کر ایک روزہ ترک کرنا بھی انتہائی سنگین جرم قرار دیا گیا ہے۔ فقہی اعتبار سے اس کا کفارہ مسلسل دو ماہ کے روزے ہیں، اور یہ حقیقت بھی بیان کی گئی ہے کہ اگر کوئی شخص ایک روزے کے بدلے ساری عمر بھی روزے رکھ لے تو وہ اس ایک روزے کا اجر حاصل نہیں کرسکتا۔ یہ بات ہمیں جھنجھوڑنے کے لیے کافی ہے کہ ہم رمضان کے ہر دن اور ہر لمحے کی کتنی قدر کریں۔ اسی لیے ہر عاقل و بالغ مسلمان مرد اور عورت کو یہ عہد کرنا چاہیے کہ وہ بغیر کسی شرعی عذر کے رمضان المبارک کا ایک بھی روزہ ترک نہیں کرے گا۔ اس کے ساتھ یہ عہد بھی ضروری ہے کہ روزہ اس کے تقاضوں کے ساتھ رکھا جائے گا، یعنی صرف بھوک اور پیاس برداشت نہیں کی جائے گی بلکہ اخلاق، کردار اور معاملات میں بھی بہتری لائی جائے گی۔ رمضان کا اصل فائدہ اسی وقت حاصل ہوتا ہے جب انسان اس مہینے کے بعد خود کو پہلے سے بہتر محسوس کرے۔

ڈاکٹر محمد سعید اللہ ندوی

رمضان المبارک کی آمد اب زیادہ دور نہیں رہی۔ وقت تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے اور وہ بابرکت مہینہ ہمارے قریب آ چکا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت، رحمت، مغفرت اور جہنم سے نجات کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ یہ مہینہ محض تاریخوں کا مجموعہ نہیں بلکہ انسان کی پوری زندگی کا رخ بدل دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اصل سوال یہ نہیں کہ رمضان آئے گا یا نہیں، بلکہ اصل سوال یہ ہے کہ کیا ہم رمضان کے لیے تیار ہیں، اور کیا ہم اس کا استقبال محض ایک روایت کے طور پر کریں گے یا ایک شعوری، سنجیدہ اور فیصلہ کن موقع سمجھ کر۔

رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ وہ عظیم نعمت ہے جو سال میں صرف ایک مرتبہ آتی ہے، مگر اپنے اندر بے شمار مواقع، امکانات اور پیغامات سموئے ہوتی ہے۔ یہ مہینہ انسان کو اس کی کمزوریوں کا احساس دلاتا ہے، نفس کو قابو میں رکھنا سکھاتا ہے اور تقویٰ، صبر اور شکر کی عملی تربیت کرتا ہے۔ لیکن یہ سب اسی وقت ممکن ہوتا ہے جب رمضان کو سنجیدگی سے لیا جائے۔ جو لوگ بغیر تیاری کے رمضان میں داخل ہوتے ہیں، ان کے لیے یہ مہینہ بھی اکثر دوسرے مہینوں کی طرح گزر جاتا ہے، نہ سوچ بدلتی ہے، نہ کردار سنورتا ہے اور نہ ہی زندگی میں کوئی نمایاں تبدیلی آتی ہے۔

آج ہمیں دیانت داری کے ساتھ اپنا محاسبہ کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم رمضان کی تیاری کس سطح پر کر رہے ہیں۔ کیا ہماری تیاری صرف بازاروں کی چہل پہل، سحری و افطار کے اہتمام اور کھانوں کی فہرستوں تک محدود ہے، یا ہم نے اپنے دل، اپنی زبان، اپنی نگاہ اور اپنے اعمال کی اصلاح کا بھی کوئی ارادہ کیا ہے؟ رمضان دراصل پیٹ خالی کرنے کا نہیں بلکہ دل کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے بھرنے کا مہینہ ہے۔ اگر دل بدستور غفلت میں ڈوبا رہے، زبان بے قابو رہے، آنکھیں حرام کی عادی رہیں اور معاملات میں بددیانتی قائم رہے تو پھر ایسے رمضان سے کیا حاصل ہوگا؟ رمضان المبارک کا بنیادی پیغام یہ ہے کہ انسان اپنی خواہشات پر قابو پانا سیکھے۔ دن کے اوقات میں حلال چیزوں سے رک جانا دراصل اس بات کی عملی مشق ہے کہ انسان حرام سے رکنے کی طاقت بھی اپنے اندر پیدا کرے۔ روزہ ہمیں سکھاتا ہے کہ اگر ہم اللہ کے حکم پر پانی کے ایک گھونٹ سے رک سکتے ہیں تو جھوٹ، غیبت، ظلم اور ناانصافی سے رکنا بھی ناممکن نہیں۔ مگر یہ سبق اسی وقت مؤثر بنتا ہے جب رمضان کو مقصد کے ساتھ گزارا جائے، نہ کہ محض عادت کے طور پر۔ یہ حقیقت بھی ذہن میں رہنی چاہیے کہ روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں ہے۔ روزہ ایک ہمہ جہت اخلاقی اور روحانی تربیت ہے۔ روزہ دار کی زبان جھوٹ، گالی اور غیبت سے رکی ہوئی ہونی چاہیے، اس کی نگاہ حرام مناظر سے محفوظ ہونی چاہیے، اس کے کان فضول اور فحش باتوں سے بچے ہونے چاہئیں اور اس کا دل کینہ، حسد اور بغض سے پاک ہونا چاہیے۔ اگر یہ سب نہ ہو تو اندیشہ ہے کہ انسان ان لوگوں میں شامل ہو جائے جن کے بارے میں نبی کریمؐ نے فرمایا کہ بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں روزے سے سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ رمضان المبارک توبہ، رجوع اور واپسی کا مہینہ ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خصوصی طور پر اپنی طرف بلاتا ہے، ان کی خطاؤں کو معاف فرمانے کے مواقع عطا کرتا ہے اور انہیں نئی شروعات کا موقع دیتا ہے۔ لیکن یہ معافی اور یہ قربت خود بخود حاصل نہیں ہو جاتی۔ اس کے لیے دل کا نرم ہونا، ندامت کا پیدا ہونا اور آئندہ زندگی میں بہتری کا پختہ ارادہ ضروری ہے۔ رمضان کا استقبال اس نیت کے ساتھ ہونا چاہیے کہ ہم اپنی سابقہ کوتاہیوں پر شرمندہ ہیں اور آئندہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے کی پوری کوشش کریں گے۔

اسلام نے رمضان کے روزے کی اہمیت کو اس قدر واضح کیا ہے کہ بغیر کسی شرعی عذر کے جان بوجھ کر ایک روزہ ترک کرنا بھی انتہائی سنگین جرم قرار دیا گیا ہے۔ فقہی اعتبار سے اس کا کفارہ مسلسل دو ماہ کے روزے ہیں، اور یہ حقیقت بھی بیان کی گئی ہے کہ اگر کوئی شخص ایک روزے کے بدلے ساری عمر بھی روزے رکھ لے تو وہ اس ایک روزے کا اجر حاصل نہیں کرسکتا۔ یہ بات ہمیں جھنجھوڑنے کے لیے کافی ہے کہ ہم رمضان کے ہر دن اور ہر لمحے کی کتنی قدر کریں۔ اسی لیے ہر عاقل و بالغ مسلمان مرد اور عورت کو یہ عہد کرنا چاہیے کہ وہ بغیر کسی شرعی عذر کے رمضان المبارک کا ایک بھی روزہ ترک نہیں کرے گا۔ اس کے ساتھ یہ عہد بھی ضروری ہے کہ روزہ اس کے تقاضوں کے ساتھ رکھا جائے گا، یعنی صرف بھوک اور پیاس برداشت نہیں کی جائے گی بلکہ اخلاق، کردار اور معاملات میں بھی بہتری لائی جائے گی۔ رمضان کا اصل فائدہ اسی وقت حاصل ہوتا ہے جب انسان اس مہینے کے بعد خود کو پہلے سے بہتر محسوس کرے۔ رمضان المبارک صرف فرد کی اصلاح کا نہیں بلکہ پوری امتِ مسلمہ کی اجتماعی تربیت کا بھی ایک عظیم موقع ہے۔ اگر اس مہینے میں صبر، برداشت، ہمدردی اور ایثار کو اپنایا جائے تو معاشرتی بگاڑ خود بخود کم ہوسکتا ہے۔ یہ مہینہ ہمیں بھوکوں اور محتاجوں کا احساس دلاتا ہے، دلوں میں نرمی پیدا کرتا ہے اور انسان کو انسان کے قریب لاتا ہے۔ اگر رمضان گزرنے کے بعد بھی ہمارے رویے نہ بدلیں تو سمجھ لینا چاہیے کہ ہم نے اس عظیم موقع کو ضائع کردیا۔ آج امتِ مسلمہ جن اخلاقی اور سماجی بحرانوں سے گزر رہی ہے، ان کا حل کسی اور جگہ نہیں بلکہ رمضان کے پیغام میں پوشیدہ ہے۔ شرط یہ ہے کہ ہم اس پیغام کو سنجیدگی سے لیں اور اسے اپنی عملی زندگی کا حصہ بنائیں۔ رمضان ہمیں موقع دیتا ہے کہ ہم اپنی ترجیحات درست کریں، اپنی زندگی کا رخ بدلیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو اپنا اصل مقصد بنالیں۔ اب جبکہ رمضان کی آمد قریب ہے، یہ وقت غفلت کا نہیں بلکہ بیداری کا ہے۔ اگر اس رمضان میں بھی ہم نے خود کو نہ بدلا تو پھر کب بدلیں گے؟ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں، نہ معلوم اگلا رمضان ہمیں نصیب ہو یا نہ ہو۔ عقل کا تقاضا یہی ہے کہ ہم آنے والے رمضان کا استقبال اس عزم کے ساتھ کریں کہ یہ رمضان ہماری زندگی کا بہترین اور فیصلہ کن رمضان ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں رمضان المبارک کی حقیقی تیاری، اس کا شعوری استقبال اور اس کے تقاضوں کے ساتھ روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہمیں ان خوش نصیب بندوں میں شامل فرمادے جو رمضان سے خالی ہاتھ نہیں بلکہ بدلی ہوئی زندگی کے ساتھ نکلتے ہیں۔

ماہِ رمضان المبارک کی آمد قریب ہے۔ یہ مہینہ ماہِ غفران، ماہِ رحمت اور ماہِ نجات کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس بھاگتی دوڑتی زندگی میں اس مہینے کی آمد ایسے ہی ہے جیسے کوئی مسافر صحرا کے سفر پر نکلا ہو اور رستہ بھول جائے، ایسے میں کڑکتی دھوپ ہو، تپتی ریت ہو، سورج سر پر کھڑا ہو کوئی سایہ اور سائبان نہ ہو بس سفر ہے اور چلتے چلے جانا ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ اسے ریت کے طوفان کا بھی سامنا کرنا پڑے۔ سفر کی سختیوں کا اندازہ کریں کہ صحرا کے اس مسافر پر کیا بیت رہی ہوگی! ان مصیبتوں کی وجہ سے اسکی ہمت جواب دینے لگے، اعضاء مضمحل ہوجائیں، وہ مسافر تھکن سے دوچار ہے، ناامیدی اور مایوسی اسے گھیرے ہوئے ہے ایسے میں اچانک اسے ایک نخلستان دکھائی دے، درختوں کے سائے، پانی، آرام و سکون کا سوچ کر ہی اس کے قدم تیز اور تیز تر ہوجاتے ہیں۔ اس مسافر کی خوشی کا اندازہ کیجیے روح تک اتر جانے والی خوشی محسوس ہوگی جیسے پورا جہاں مل گیا ہو۔ اس کی رفتار تیز ہوگی اور جذبات تروتازہ ہوجائیں گے۔ ایسے ہی ایک مسلمان کی تیز رفتار زندگی کہ جس میں وہ گناہ، رب سے دوری، عبادتوں کی کمی کی وجہ سے مایوسی اور ناامیدی کا شکار ہوجاتا ہے ماہِ رمضان کی آمد ہوتی ہے۔ پورا سال ہم نشیب و فراز سے گزرتے ہیں، پریشانیوں اور دکھوں سے بھی دوچار ہوتے ہیں جسمانی تکالیف اور روح کی آزمائشیں بھی آتی ہیں، اور ایسے میں ہم پر ایک عظیم، بابرکت مہینہ سایہ فگن ہورہا ہے۔ جی ہاں وہ مہینہ آیا نہیں بلکہ سایہ فگن ہورہا ہے۔ حضرت سلمان فارسیؓ روایت کرتے ہیں کہ شعبان کے آخری دنوں میں نبی کریم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا "لوگوں تم پر ایک عظیم مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے۔ جو بابرکت مہینہ ہے جس میں ایک رات ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔" (صحیح ابن خزیمہ، 1887) یہ مہینہ ہمیں اپنے سائے میں لے گا، رب کی رحمتیں ہونگی، اس کی عنایتیں ہونگی، برکتیں ہوں گی۔ موجودہ حالات میں ہمارے ظرف کا اصل امتحان یہ ہے کہ ہم اپنے دامن کو کتنا پھیلاتے ہیں، کتنی التجائیں، آرزوئیں اور تمنائیں رب کے حضور پیش کرتے ہیں۔ اسی حدیث میں آگے چل کر نبی اکرم ﷺ نے اس مہینے کو ہمدردی اور غم گساری کا مہینہ قرار دیا اور اس کے پہلے عشرے کو رحمت کا عشرہ، دوسرے کو مغفرت کا عشرہ اور تیسرے کو جہنم سے آزادی کا عشرہ قرار دیا۔ رب کی رحمت و عنایت ہوگی تو گناہوں کی مغفرت بھی ہوگی اور گناہوں کی مغفرت انسان کیلئے جہنم سے آزادی کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ یقیناً پورا سال رب رحمان اپنے بندوں سے رحم و کرم کا معاملہ کرتے ہیں، ان کی مغفرت کے اسباب انہیں مہیا کرتے ہیں لیکن رمضان المبارک میں رب کریم کی طرف سے ایک خصوصی پیکج عنایت ہوتا ہے۔ جو جتنا چاہے اپنے ظرف کے مطابق اس پیکج سے فائدہ اٹھالے۔ سوال یہ ہے کہ ہم کس طرح رحمت، مغفرت اور نجات حاصل کرسکتے ہیں۔ حصولِ رحمت، مغفرت اور نجات کے قرآن و حدیث میں طریقے بتائے گئے ہیں، جن پر عمل کرکے ہم اپنے آپ کو رحمت الٰہی کا مستحق بنا سکتے ہیں۔ ان میں سے چند طریقے یہ ہیں: اللہ پر ایمان لانے اور اس کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے سے رحمت الٰہی ملتی ہے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

ذات پات اور مذہب کا کھیل

یہ بڑی افسوسناک اور بدبختانہ بات ہے کہ کوشک ریڈی نامی گلابی پارٹی کے رکن اسمبلی نے تلنگانہ کے ایک ایماندار مسلم پولیس آفیسر کے ساتھ بدتمیزی کی جو کریم نگر کے کمشنر ہیں، اور انکی ذات و مذہب کا حوالہ دیکر ان پر بے بنیاد الزامات لگائے جسکی آئی پی ایس آفیسرس اسوسی ایشن نے بھی مذمت کی ہے۔ ایسے ہی تنگ ذہن سیاستدانوں کی فرقہ پرستی، کے سی آر کے دورِ حکومت میں مساجد کی شہادت، کے سی آر خاندان کی تاناشاہی اور مسلمانوں سے ناانصافی کی وجہ سے ہی ریاست کے مسلمانوں نے بی آر ایس کو تلنگانہ میں ذلت آمیز شکست سے دوچار کروا کر اقتدار سے باہر کا راستہ دکھایا تھا۔ حالیہ جوبلی ہلز کے ضمنی انتخابات میں بھی مسلمانوں نے کانگریس کا ساتھ دیکر اسکے امیدوار کو کامیاب کروایا مگر پھر بھی کے سی آر، کے ٹی آر اور ہریش راؤ نے لگتا ہے ان واقعات سے کوئی سبق نہیں لیا، کوشک ریڈی کی شرمناک حرکت پر اب تک بی آر ایس قائدین کا کوئی معذرت نامہ یا مذمتی بیان نہیں آیا۔ بی آر ایس کے اقلیتی قائدین کو بھی سانپ سونگھ گیا ہے۔ کوشک ریڈی کی یہ غلط حرکت ڈوبتی ہوئی بی آر ایس کی کشتی کو مزید ایک غوطہ دینے کے مترادف ہے۔ آنے والے بلدیاتی انتخابات پر بھی اس واقعہ کا منفی اثر پڑسکتا ہے۔ ملک کو کوشک ریڈی جیسے بیمار ذہن قائدین کی نہیں بلکہ محمد دیپک کمار جیسے امن و انصاف پسند اور وسیع النظر نوجوانوں کی ضرورت ہے۔

مراسلات و اعلانات

جب حق بات جرم بن جائے

جب حق جرم بن جائے اور آئین صفائیاں دیتا پھرے۔ الٰہ آباد ہائی کورٹ کا حالیہ فیصلہ کہ نجی احاطے میں نماز یا دعا کے لیے کسی سرکاری اجازت کی ضرورت نہیں، بظاہر ایک معمولی قانونی وضاحت معلوم ہوتا ہے۔ مگر درحقیقت یہ فیصلہ ہماری جمہوریت کے لیے ایک گہری تشویش کا اعلان ہے۔ اس لیے نہیں کہ عدالت نے کوئی نئی آزادی دی، بلکہ اس لیے کہ عدالت کو وہ حق دوبارہ یاد دلانا پڑا جو آئینِ ہند نے ۱۹۵۰ میں ہی شہری کو دے دیا تھا۔ یہ سوال خود میں لرزہ خیز ہے کہ اگر آج عدالت کو یہ کہنا پڑے کہ "آپ اپنے گھر میں عبادت کرسکتے ہیں تو اس کا مطلب صاف ہے: ریاست شہری کے جسم، گھر اور عقیدے تک میں مداخلت کی کوشش کرچکی ہے۔ گزشتہ چند برسوں میں ایسے متعدد واقعات سامنے آئے جہاں نجی گھروں میں نماز پڑھنے پر ایف آئی آر درج کی گئیں، رمضان میں عبادات کے دوران پولیس چھاپے مارے گئے، اور "قانون و امن" کے مبہم جواز کے تحت گرفتاریاں ہوئیں۔ اس سے بھی زیادہ تشویشناک وہ سلسلہ ہے جس میں بغیر نوٹس اور بغیر سماعت گھروں پر بلڈوزر چلادیے گئے۔ بعد میں عدالتیں آئیں، فیصلے سنائے گئے، مگر تب تک مکانات ملبے میں بدل چکے تھے۔ یہی وہ نکتہ ہے جہاں ایک بنیادی سوال جنم لیتا ہے: کیا آئین اور عدلیہ اپنا حقیقی اثر کھو چکے ہیں؟ جب سپریم کورٹ واضح طور پر کہے کہ بغیر قانونی عمل کے گھروں کو منہدم نہ کیا جائے، اور زمینی انتظامیہ اگلے ہی دن اس حکم کو نظرانداز کردے، تو آئین عملی زندگی میں غیر متعلق ہوجاتا ہے۔ وہ کتابوں میں محفوظ رہتا ہے، مگر زمین پر نافذ نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں اسے قانون کی حکمرانی نہیں کہا جاسکتا، بلکہ یہ ریاستی من مانی کی علامت ہے۔ اس پورے عمل میں میڈیا کا کردار بھی سوالوں کے گھیرے میں ہے۔ شہری حقوق کے مسئلے کو مذہبی تصادم میں بدل دیا گیا۔ نماز کو "حساس سرگرمی"، عبادت کو "اشتعال کا خطرہ" اور بلڈوزر کو "فوری انصاف" کا نام دیا گیا۔ یوں ریاست اقدامات کرتی رہی اور میڈیا ان کے لیے بیانیہ تیار کرتا رہا۔ اداروں کی صورت حال بھی مختلف نہیں۔ الیکشن کمیشن غیر جانب دار ریفری کے بجائے کسی ٹیم مینجمنٹ جیسا تاثر دیتا ہے۔ پارلیمان قانون سازی کے بجائے سیاسی کردارکشی کا میدان بنتی جارہی ہے۔ آئینی عہدوں پر فائز افراد طاقت کے سامنے جھکتے دکھائی دیتے ہیں۔ اور اپوزیشن پریس کانفرنسوں اور سوشل میڈیا تک محدود ہے بی ایسی پریس کانفرنسیں جنہیں میڈیا جگہ دینا بھی ضروری نہیں سمجھتا۔ اصل خطرہ یہی ہے۔ جب اختلافِ رائے کو جرم اور عقیدے کو سازش بنادیا جائے، تو کسی بیرونی دشمن کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ ریاست خود ہی کافی ہوجاتی ہے۔ ملک کا دفاع سرحدوں پر نہیں، آئین کی زمین پر ہوتا ہے۔ دفاع تب ہوگا جب عدالتی فیصلے صرف حوالہ نہیں بلکہ حقیقت بنیں، جب اپوزیشن سڑک اور پارلیمان دونوں میں مؤثر موجودگی دکھائے، اور جب شہری یہ ماننا چھوڑ دیں کہ یہ سب کچھ "معمول" ہے۔ تاریخ ہمیں بار بار خبردار کرتی ہے: جب حقوق آہستہ آہستہ چھینے جاتے ہیں۔

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA
۷؍فروری۔۲۰۲۶

ایس آئی آر: ممتا بنرجی کی جدوجہد

ملک کی مختلف ریاستوں میں ایس آئی آر کا عمل کیا گیا ہے اور کچھ ریاستوں میں یہ عمل شروع ہونے والا ہے۔ کئی سیاسی جماعتوں کی جانب سے اس کی مخالفت کی گئی تھی اور اس کو منظم انداز میں ووٹوں کو حذف کرنے کی مہم قرار دیا گیا تھا۔ کچھ گوشوں کی جانب سے سپریم کورٹ میں بھی اس کے خلاف درخواستیں دائر کی گئی تھیں تاہم سپریم کورٹ کی سماعت کے باوجود وہ کچھ نتائج برآمد نہیں ہوئے جس کیلئے درخواستیں دائر کی گئی تھیں۔ سپریم کورٹ میں سماعت کے دوران بھی الیکشن کمیشن کا موقف غیر اطمینان بخش ہی رہا ہے۔ جس طرح سے ایس آئی آر کا عمل جاری ہے اور جس طرح سے لاکھوں کی تعداد میں ووٹرس کے نام فہرست رائے دہندگان سے حذف کئے جارہے ہیں وہ قابل تشویش امر ضرور ہے اور اس کی یکسوئی کی جانی چاہئے۔ ووٹر لسٹ انتہائی اہم دستاویز ہوتا ہے۔ اسی پر ملک کی جمہوریت کے استحکام اور جمہوریت کے مستقبل کا انحصار ہوتا ہے اور اگر اسی میں سیاسی اغراض کی بناء پر ناموں کو شامل کیا جائے یا حذف کیا جائے تو یہ قابل تشویش بات ضرور ہے۔ ایس آئی آر کے خلاف کئی گوشوں نے جدوجہد شروع کی تھی اور سپریم کورٹ سے بھی رجوع ہوئے تھے۔ جن ووٹرس کو الیکشن کمیشن نے مردہ قرار دے کر نام نکال دئے تھے وہ زندہ حالت میں سپریم کورٹ پہونچ گئے تھے اس کے باوجود اس مسئلہ کی مناسب یکسوئی نہیں ہوسکی ہے۔ فی الحال ایسا لگتا ہے کہ مختلف گوشے اس جدوجہد سے ہاتھ کھینچ رہے ہیں اور چونکہ انہیں زیادہ کچھ کامیابی نہیں مل رہی ہے اس لئے وہ بھی خاموشی اختیار کرنے لگے ہیں تاہم چیف منسٹر مغربی بنگال و ترنمول کانگریس کی سربراہ ممتا بنرجی اس معاملہ میں سب سے آگے اور مختلف ہیں اور وہ ایس آئی آر کے عمل میں پائی جانے والی بے قاعدگیوں کو ختم کرنے کیلئے لگاتار جدوجہد کررہی ہیں اور وہ خاموش نہیں بیٹھ رہی ہیں۔ اس جدوجہد میں ممتا بنرجی کو صرف سابق چیف منسٹر اترپردیش و سماجوادی پارٹی سربراہ اکھیلیش یادو کی ہی تائید و حمایت حاصل ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ دوسری جماعتیں اس معاملے میں ممتا بنرجی کی اتنی تائید و حمایت نہیں کررہی ہیں جتنی کرنی چاہئے تھی۔ ممتا بنرجی اس کے باوجود اپنی جدوجہد کو جاری رکھی ہوئی ہیں۔ انہوں نے تنہا اس جدوجہد کو آگے بڑھانے کا فیصلہ کیا یہ اور اس جدوجہد کو وہ سپریم کورٹ تک لے کر پہونچ گئی ہیں۔ یہ شائد آزاد ہندوستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ہوا کہ کسی ریاست کی موجودہ چیف منسٹر نے اپنے موقف کو پیش کرنے خود عدالت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے وکلاء کی مدد سے عدالت میں خود بحث کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ممتا بنرجی کس طرح سے اپنی جدوجہد کو جاری رکھی ہوئی ہیں اور وہ اس کو کسی بھی قیمت پر آگے بڑھانے سے گریز کرنا نہیں چاہتیں۔ ایس آئی آر کے تعلق سے یہ دعوی کیا جارہا ہے کہ بی جے پی اسے اپنے سیاسی فائدہ کیلئے استعمال کررہی ہے اور ملک کی مختلف ریاستوں میں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں افراد کے نام فہرست رائے دہندگان سے خارج کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اترپردیش جیسی ایک ہی ریاست میں تقریباً تین کروڑ نام فہرست سے حذف کئے جانے والے ہیں۔ اسی طرح کئی اور ریاستوں میں کروڑوں افراد کے ناموں کو حذف کیا جارہا ہے۔ ترنمول کا الزام ہے کہ ایس آئی آر کا عمل فہرست رائے دہندگان میں عوام کے نام شامل کرنے کیلئے نہیں بلکہ نام حذف کرنے کیلئے کیا جارہا ہے اور یہ ایک ایسا پہلو ہے جس کا سنجیدگی سے جائزہ لینا ضروری ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ کوئی بھی اہل ووٹر ایسا نہ رہنے پائے جس کا نام فہرست سے خارج کردیا جائے۔ یہ ایک انتہائی اہمیت کا حامل پہلو ہے۔ ایس آئی ار کے عمل کو جس طرح سے الیکشن کمیشن من مانی انداز میں آگے بڑھا رہا ہے اس سے تشویش اور اندیشے لاحق ہونے لازمی بات ہیں اور اسی بات کو ممتا بنرجی اجاگر کرنے کی کوشش کررہی ہیں۔ ان کی جدوجہد کو دیگر تمام اپوزیشن جماعتوں کی بھی بڑھ چڑھ کر تائید کرنی چاہئے اور عدالتوں میں موثر پیروی کرنے کے ساتھ ساتھ عوام میں بھی اس تعلق سے شعور بیدار کرنے کی ضرورت ہے تاکہ عوام بھی اس معاملے میں سرگرم رول ادا کریں اور ایس آئی آر کے عمل کو محض ووٹوں کو حذف کرنے تک محدود نہ رکھا جاسکے۔ عوام میں شعور بیدار ہوجائے تو پھر یہ جدوجہد اور موثر ڈھنگ سے آگے بڑھائی جاسکتی ہے۔

حضرت خولہ بنت ثعلبہؓ ایک سادہ مگر باوقار زندگی گزارنے والی خاتون تھیں۔ ان کا نکاح حضرت اوس بن ثابتؓ سے تھا۔ ایک موقع پر گھریلو ماحول میں کسی بات پر تلخی پیدا ہوئی اور شوہر کی زبان سے وہ جملہ نکل گیا جو عرب معاشرے میں ایک مخصوص رسم کی علامت سمجھا جاتا تھا۔ اس رسم کے تحت بیوی کو ماں کے مثل قرار دے دینا عملاً اس کے لیے زندگی بھر کی معلق سزا بن جاتا تھا۔ نہ وہ شوہر کے قریب رہ سکتی تھی اور نہ کسی اور کے ساتھ نیا رشتہ جوڑ سکتی تھی۔ یہ رسم عورت کے لیے خاموش اذیت اور سماجی بے یقینی کا سبب تھی۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ حضرت اوسؓ نے یہ جملہ دانستہ ظلم کی نیت سے نہیں کہا تھا۔ خود ان پر بھی ندامت طاری ہوگئی، مگر مسئلہ نیت کا نہیں بلکہ نتیجے کا تھا، اور نتیجہ یہ تھا کہ ایک عورت اور اس کے معصوم بچوں کا مستقبل خطرے میں پڑ گیا تھا۔ یہی وہ مرحلہ تھا جہاں حضرت خولہؓ نے حالات کو تقدیر سمجھ کر قبول کرنے کے بجائے انصاف کا دروازہ کھٹکھٹایا۔

سات آسمانوں تک عورت کی فریاد اور عزت کا اعلان

سید اقبال احمد ہاشمی

اسلامی تاریخ میں بعض واقعات ایسے ہوتے ہیں جو بظاہر ایک گھر کی چار دیواری میں جنم لیتے ہیں، مگر ان کی معنوی بازگشت پوری انسانی تاریخ میں سنائی دیتی ہے۔ یہ واقعات نہ صرف اپنے وقت کے سماجی رویّوں کو چیلنج کرتے ہیں بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے عدل، وقار اور انسانی احترام کے مستقل اصول بھی طے کر دیتے ہیں۔ صحابیہؓ رسول حضرت خولہ بنت ثعلبہؓ کا واقعہ بھی اسی نوعیت کا ایک روشن اور فیصلہ کن باب ہے۔ یہ واقعہ عورت کے حقِ سماعت، اس کی عزتِ نفس اور اس کے خاندانی تحفظ کے حوالے سے اسلام کے عادلانہ مزاج کو پوری قوت کے ساتھ نمایاں کرتا ہے۔ یہ محض ایک گھریلو اختلاف یا فقہی سوال کا قصہ نہیں بلکہ ایک ایسی عورت کی جدوجہد کی داستان ہے جس نے خاموش مظلوم بننے کے بجائے حق کا مطالبہ کیا، اور جس کی فریاد کو اللہ تعالیٰ نے نہ صرف سنا بلکہ ہمیشہ کے لیے وحی کا حصہ بنا دیا۔ یہی وہ امتیاز ہے جو اس واقعے کو عام انسانی تاریخ سے اٹھا کر آفاقی پیغام میں بدل دیتا ہے۔

حضرت خولہ بنت ثعلبہؓ ایک سادہ مگر باوقار زندگی گزارنے والی خاتون تھیں۔ ان کا نکاح حضرت اوس بن ثابتؓ سے تھا۔ ایک موقع پر گھریلو ماحول میں کسی بات پر تلخی پیدا ہوئی اور شوہر کی زبان سے وہ جملہ نکل گیا جو عرب معاشرے میں ایک مخصوص رسم کی علامت سمجھا جاتا تھا۔ اس رسم کے تحت بیوی کو ماں کے مثل قرار دے دینا عملاً اس کے لیے زندگی بھر کی معلق سزا بن جاتا تھا۔ نہ وہ شوہر کے قریب رہ سکتی تھی اور نہ کسی اور کے ساتھ نیا رشتہ جوڑ سکتی تھی۔ یہ رسم عورت کے لیے خاموش اذیت اور سماجی بے یقینی کا سبب تھی۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ حضرت اوسؓ نے یہ جملہ دانستہ ظلم کی نیت سے نہیں کہا تھا۔ خود ان پر بھی ندامت طاری ہوگئی، مگر مسئلہ نیت کا نہیں بلکہ نتیجے کا تھا، اور نتیجہ یہ تھا کہ ایک عورت اور اس کے معصوم بچوں کا مستقبل خطرے میں پڑ گیا تھا۔ یہی وہ مرحلہ تھا جہاں حضرت خولہؓ نے حالات کو تقدیر سمجھ کر قبول کرنے کے بجائے انصاف کا دروازہ کھٹکھٹایا۔

وہ رسولِ اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور پورا واقعہ نہایت دردمندی اور وضاحت کے ساتھ بیان کیا۔ ان کی گفتگو نہ جسارت پر مبنی تھی اور نہ شکوے کے لہجے میں، بلکہ یہ ایک مجبور مگر باشعور عورت کی پُراثر عرضداشت تھی۔ انہوں نے بتایا کہ نہ ان کے پاس مال ہے، نہ والدین کا سہارا، عمر بھی ڈھل چکی ہے اور بچے ابھی ناسمجھ ہیں۔ اگر بچوں کو باپ کے پاس چھوڑ دیا جائے تو ان کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے اور اگر اپنے ساتھ رکھا جائے تو فاقوں کا خطرہ ہے۔ ایسی صورت میں شوہر سے جدائی ان کے لیے

زندگی بھر کی آزمائش بن سکتی تھی۔ رسولِ اکرمؐ نے اس وقت وہی فرمایا جو اس وقت تک شرعی طور پر معلوم تھا، کہ چونکہ ظہار کے بارے میں کوئی نیا حکم نازل نہیں ہوا، اس لیے پرانا دستور یہی ہے کہ عورت شوہر پر حرام ہو جاتی ہے۔ یہ جواب قانونی اعتبار سے درست تھا، مگر مسئلے کا انسانی اور سماجی حل ابھی باقی تھا۔ حضرت خولہؓ نے ادب کے دائرے میں رہتے ہوئے بار بار عرض کیا کہ ان کے شوہر نے طلاق کا لفظ استعمال نہیں کیا، وہ ان کے بچوں کے باپ ہیں اور انہیں بے حد عزیز ہیں۔ جب فوری حل سامنے نہ آیا تو حضرت خولہؓ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور براہِ راست اپنے رب سے فریاد کی۔ یہ شکایت بے صبری کی نہیں بلکہ یقین سے لبریز دعا تھی۔ انہوں نے اپنی محتاجی، بے بسی اور اضطراب اللہ کے سامنے رکھا اور التجا کی کہ ان کے نبی کریمؐ کے ذریعے ایسا حکم نازل ہو جو ان کی مصیبت کو دور کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے اس فریاد کو رد نہیں کیا۔ وحی نازل ہوئی اور اعلان فرمایا گیا کہ اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے شوہر کے معاملے میں آپ سے بحث کر رہی تھی اور اللہ سے فریاد کر رہی تھی، اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا، بے شک اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔ یہ اعلان صرف ایک فرد کے لیے تسلی نہیں بلکہ ایک اصولی فیصلہ تھا کہ مظلوم کی آواز اللہ کے ہاں کبھی بے وقعت نہیں ہوتی۔ وحی کے نزول کے بعد رسولِ اکرمؐ نے حضرت اوسؓ کو بلایا اور نئے احکامات سنائے۔ ان احکامات کے ذریعے جاہلی رسم کو جڑ سے بدل دیا گیا۔ ظہار کو ناقابلِ اصلاح ظلم کے بجائے قابلِ تلافی غلطی قرار دیا گیا اور کفارے کا ایسا نظام متعین کیا گیا جس میں خاندان کا تحفظ بھی تھا، عورت کی عزت بھی اور مرد کے لیے اصلاح کا دروازہ بھی۔ یوں ایک عورت کی فریاد نے پورے سماجی قانون کو انسان دوست رخ دے دیا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے بعد میں اس واقعے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ گھر کے ایک حصے میں تھیں اور حضرت خولہؓ کی تمام باتیں صاف طور پر نہ سن سکیں، مگر اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے ان کی فریاد سن لی۔ یہ بیان اس واقعے کی عظمت کو اور زیادہ واضح کر دیتا ہے۔ اسی خصوصیت کی بنا پر حضرت خولہ بنت ثعلبہؓ کا مقام صحابہ کرامؓ میں غیر معمولی ہو گیا۔ خلافتِ فاروقی کے دور میں ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ کہیں جا رہے تھے کہ حضرت خولہؓ نے انہیں روک لیا اور نصیحت کی۔ حضرت عمرؓ دیر تک کھڑے ہو کر ان کی بات سنتے رہے۔ جب لوگوں نے تعجب کا اظہار کیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ یہ وہ خاتون ہیں جن کی فریاد کو اللہ نے سات آسمانوں کے اوپر سنا، کیا یہ ممکن ہے کہ اللہ تو سنے اور عمر نہ سنے؟ یہ جملہ دراصل اسلامی طرزِ حکمرانی کا خلاصہ ہے۔ اس میں یہ پیغام پوشیدہ ہے کہ اقتدار اور منصب کسی کو یہ حق نہیں دیتے کہ وہ اس آواز کو نظر انداز کرے جسے اللہ نے اہمیت دی ہو۔ حضرت خولہ بنت ثعلبہؓ کا واقعہ ہمیں یہ بھی سکھاتا ہے کہ اللہ کی بارگاہ میں فریاد کرنا کمزوری نہیں بلکہ ایمان کی علامت ہے، بشرطیکہ اس میں ناامیدی اور بغاوت نہ ہو۔ ان کی شکایت صبر، یقین اور امید سے جڑی ہوئی تھی، اسی لیے وہ قرآن کا حصہ بنی اور رہتی دنیا تک کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بن گئی۔

آج جب دنیا عورت کے حقوق پر بحث کرتی ہے اور انصاف کے نام پر بلند بانگ دعوے کیے جاتے ہیں، یہ واقعہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ اسلام نے صدیوں پہلے عورت کی آواز کو عزت دی، اس کی فریاد کو سنا اور اس کے وقار کو قانونی تحفظ فراہم کیا۔ یہ واقعہ واضح کرتا ہے کہ دین عورت کو خاموشی نہیں بلکہ انصاف دیتا ہے، پابندی نہیں بلکہ تحفظ عطا کرتا ہے، اور بے بسی نہیں بلکہ وقار بخشتا ہے۔ یہ محض ایک تاریخی واقعہ نہیں بلکہ ایک زندہ پیغام ہے۔ یہ پیغام ہے کہ مظلوم اگر حق کے ساتھ کھڑا ہو تو اس کی آواز دبتی نہیں، وہ تاریخ بن جاتی ہے۔ حضرت خولہ بنت ثعلبہؓ کی فریاد اس حقیقت کی روشن دلیل ہے کہ جب نیت صاف ہو، دعا میں یقین ہو اور راستہ حق کا ہو تو ایک عورت کی آواز بھی سات آسمانوں سے بلند ہو کر پوری انسانیت کے لیے عزت اور انصاف کا اعلان بن جاتی ہے۔

حضرت خالد بن ولیدؓ تاریخ انسانی تاریخ کے سب سے بڑے سپہ سالار تھے

حضرت خالد بن ولیدؓ معلوم انسانی تاریخ کے سب سے بڑے سپہ سالار تھے۔ قبول اسلام کے بعد انھوں نے کوئی جنگ نہیں ہاری۔ شہادت کی تمنا میں جسم پر زخم پر زخم کھاتے رہے۔ مگر چونکہ انھیں اللہ کی تلوار کہہ دیا گیا تھا اس لئے تمنائے شہادت پوری نہ ہوئی۔ ان کی قیادت میں مسلمانوں نے قلیل تعداد میں ہونے کے باوجود وقت کی دو سپر پاوروں کو منہ کے بل گرا دیا تھا۔ ان کی ہمت شجاعت اور قائدانہ صلاحیت کا کوئی ثانی نہ تھا۔ مگر ان کی یہی خوبیاں ان کے لئے مصیبت بن گئیں۔ مسلمانوں کے دماغوں میں یہ بات پرورش پانے لگی کہ ہماری یہ فتوحات خالد بن ولیدؓ کی وجہ سے ہے۔ اسلام ان کے شعور سے تحت الشعور میں جانے لگا۔

ممتاز میر

حضرت خالد بن ولیدؓ معلوم انسانی تاریخ کے سب سے بڑے سپہ سالار تھے۔ قبول اسلام کے بعد انھوں نے کوئی جنگ نہیں ہاری۔ شہادت کی تمنا میں جسم پر زخم پر زخم کھاتے رہے۔ مگر چونکہ انھیں اللہ کی تلوار کہہ دیا گیا تھا اس لئے تمنائے شہادت پوری نہ ہوئی۔ ان کی قیادت میں مسلمانوں نے قلیل تعداد میں ہونے کے باوجود وقت کی دو سپر پاوروں کو منہ کے بل گرا دیا تھا۔ ان کی ہمت شجاعت اور قائدانہ صلاحیت کا کوئی ثانی نہ تھا۔ مگر ان کی یہی خوبیاں ان کے لئے مصیبت بن گئیں۔ مسلمانوں کے دماغوں میں یہ بات پرورش پانے لگی کہ ہماری یہ فتوحات خالد بن ولیدؓ کی وجہ سے ہے۔ اسلام ان کے شعور سے تحت الشعور میں جانے لگا۔ یہ بات حضرت عمر فاروقؓ جیسا صاحب بصیرت انسان، جس کی آراء کی بذریعہء وحی تائید کی گئی ہو، کیسے برداشت کر سکتا تھا۔ حضرت عمر کے نزدیک فتوحات اور حضرت خالد بن ولید کے تعلق کو عوام کے ذہنوں سے کھرچنا ضروری تھا۔ سو انھوں نے حضرت خالد کو سپہ سالاری سے معزول کر دیا۔ مگر بات صرف اتنی ہی نہیں تھی۔ ایک وجہ اور بھی تھی۔ صاحب اقتدار لوگوں کے آس پاس خوشامدی لوگ بھی ہوتے ہیں اور واقعی تعریف کرنے والے بھی۔ مگر منہ پر تعریف کو اسلام میں ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔ ایک شاعر نے حضرت خالد بن ولیدؓ کی ہمت شجاعت اور فتوحات پر ایک قصیدہ کہہ دیا۔ جس پر حضرت خالد نے اسے خطیر رقم انعام دیا۔ یہ بات جب حضرت عمرؓ کو معلوم ہوئی تو انھوں کہا کہ اگر خالدؓ نے یہ رقم بیت المال سے دی ہے تو خیانت کی ہے اور اپنے جیب سے اپنی ملکیت سے دی ہے تو اصراف کیا ہے۔ سوچئے اسلام میں بدعنوانی کی حدود کہاں تک ہے۔ اسلام خود اپنی ملکیت پر بھی وہ حق ملکیت نہیں دیتے جو دوسرے معاشرے دیتے ہیں۔ آپ اپنے مال کو بھی انھیں حدود میں خرچ کر سکتے ہیں جو اسلام نے مقرر کی ہیں۔ اور ان حدود سے وہ شخصیتیں بھی باہر نہیں جا سکتیں جو معاشرے کا ستون کہلاتی ہیں۔ بلکہ اسلام کی نظر میں جو جتنا زیادہ بڑا عہدہ رکھتا ہے۔ غلط کام کرتے ہوئے وہ عام لوگوں کے مقابلے زیادہ بڑا مجرم ہے۔ اور درج بالا مثال اسلامی دور کی اکلوتی مثال نہیں۔ بادشاہت کے دور میں بھی اسلامی عدالتی نظام نے بادشاہوں کو بھی انصاف کے کٹہرے میں لاکر سزا دی ہے۔

سونی ٹی وی پر ایک سیریل آتا ہے CID جسے ہم بڑے شوق سے دیکھتے ہیں۔ صاف ستھرا سیریل ہے۔ عریانیت بالکل نہیں۔ اس کے باوجود مہینوں میں کوئی اپی سوڈ پورا دیکھ پاتے ہیں۔ ہاں دس پندرہ منٹ کے ٹکڑے روز دیکھتے ہیں۔ اسٹوری اسکرین پلے رائٹر نے سی آئی ڈی ٹیم کو بہادر، باہمت، سرفروش، ایماندار اور انصاف پسند بنایا ہے۔ ہماری طرح سی آئی ڈی کی ٹیم بھی ہر قاتل کے لئے پھانسی کی سزا تجویز کرتی ہر قسط میں دکھائی گئی ہے۔ مگر کچھ اقساط (اپی سوڈ) ہم نے ایسے بھی دیکھے ہیں جس میں مجرم کہتے ہیں اگر ہمیں بروقت انصاف مل جاتا، قانون نافذ کرنے والے غفلت نہ برتتے یا طاقتوروں کا ساتھ نہ دیتے تو ہم مجرم نہ بنتے۔ کسی بھی اپی سوڈ یا قسط میں سی آئی ڈی ٹیم ایسے مجرم قانون نافذ کرنے والوں کے خلاف سرگرم نہیں دکھایا گیا ہے

جن کی وجہ سے عام لوگ مجرم بنے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ مصنف نے قانون نافذ کرنے والوں کی غفلت یا مجرمانہ کارروائیوں کے خلاف سی آئی ڈی کی ٹیم کو سرگرم کیوں نہیں دکھایا؟ سچ یہ ہے کہ ''پاپ جننی'' تو یہ لوگ ہیں۔ اگر یہ لوگ سدھر جائیں تو ممکن ہی نہیں کہ جرائم کی پرورش و پرداخت ہو۔ سوال یہ ہے کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں پر یہ رحم و کرم کیوں ہے؟ ہمارے نزدیک یہ ایک مخصوص ذہنیت ہے۔ اور یہی وہ ذہنیت جو ترقی کرتی ہے تو بلقیس بانو کے ساتھ سرعام زنا کرنے والوں کو سنسکاری قرار دیتی ہے۔ انھیں رہا تک کر دیتی ہے۔ یہی ذہنیت کلدیپ سنگھ سینگر سے زنا بھی کراتی ہے اور گواہوں کا قتل بھی۔ پھر کچھ دن جیل میں رکھ کر اسے رہا کرنے کے راستے تلاش کرتی ہے۔ آج ملک کے کونے کونے میں اسی ذہنیت کی فصل عام لوگ کاٹ رہے ہیں۔ مگر شعور نا عوام کو ہے نہ خواص کو۔ ہم چونکہ اس ملک میں پیدا ہوئے ہیں اور رہتے بھی یہیں ہیں اس لئے وطن عزیز کی فکر ہمارے خمیر میں شامل ہے۔ اس لئے اس ملک اور باشندگان ملک کی فکر سب سے زیادہ رہتی ہے۔ ورنہ ایک خبر کچھ دن پہلے برطانیہ کی بھی نظر سے گزری ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ وہاں فوجی بھرتی کے وقت فوجی ذمے داران امیدواروں کا جنسی استحصال کرتے ہیں۔ ہم اس پر کوئی تبصرہ نہیں کریں گے۔ خیر اللہ نے خود قرآن میں مسلمانوں کے ساتھ ساتھ الناس کہہ کر تمام لوگوں کو مخاطب کیا ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے ساتھ ساتھ یہ تمام ہی لوگوں کی ذمے داری ہے کہ دنیا کو بہتر سے بہتر بنائیں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تم سے پہلے کی قومیں اس لئے ہلاک ہوئیں کہ ان میں کا جب کوئی بڑا جرم کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی معمولی آدمی جرم کرتا تو اسے سزا دیتے۔ اس سلسلے میں اسلامی سختی کی مثال وہ واقعہ ہے جس میں بنی مخزوم نامی ایک طاقتور قبیلے کی ایک خاتون فاطمہ بنت اسود سے چوری کا جرم سرزد ہوا تو عام صحابہ کو فکر لاحق ہوئی کہ اب حدود کا نفاذ ہوگا اور تو اس قبیلے میں بغاوت پنپ سکتی ہے یا بے چینی پیدا ہو سکتی ہے۔ سب نے یہ طے کیا کہ اس سلسلے میں حضور ﷺ کی محبوب ترین شخصیت اسامہ بن زید سے سفارش کروائی جائے۔ جب حضرت اسامہ بن زیدؓ نے فاطمہ بنت اسود کی سفارش کی تو حضور نے فرمایا کہ اگر فاطمہؓ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کے ہاتھ بھی کٹوا دیتا۔ پھر حضور ﷺ نے اپنے دہن مبارک سے وہ الفاظ ادا فرمائے جن کا ذکر متذکرہ بالا حدیث کی شکل میں کیا گیا ہے۔

ہم بے ایمان لوگوں سے کیا شکایت کریں، ایمان والے حافظ وحی کا کیا حال ہے سنیں۔ ابھی مہینے دو مہینے پہلے پڑوس کی اسلامی جمہوریہ پارلیمنٹ نے حافظ وحی کے زیر سایہ دستور میں ۲۷ویں ترمیم کی ہے جس کی رو سے صدر، گورنر، آرمی چیف جب تک اپنے عہدے پر ہیں جو چاہے کریں۔ چوری کریں، ڈاکہ ڈالیں، قتل کریں چاہیں ملک بیچیں انھیں تاعمر کسی قسم کی جوابدہی کا سامنا نہ ہوگا۔ کوئی ان کے خلاف عدالتوں میں شکایت نہ کر سکے گا۔ اس لئے کوئی عدالت ان کے خلاف کیس داخل ہی نہیں کرے گی۔ ہمارے علم کے مطابق کسی اور ملک میں ایسا قانون نہیں ہے سوائے اس اسلامی جمہوریہ کے۔ اور یہ قوانین تو بس خانہ پوری ہیں ورنہ اس سے پہلے پاکستانی صدر اور آرمی چیف جنرل پرویز مشرف افغانستان پر امریکی حملے کے وقت پورا پاکستان امریکہ کو بیچ چکا ہے۔ بے شرمی و بے غیرتی کی حد یہ تھی کہ اپنے بیٹے بیٹیوں کو تک پکڑ پکڑ کے چند ڈالروں کے عوض امریکہ کے حوالے کرتا رہا۔ عدالتیں لاکھ کوشش کے باوجود اس کا کچھ نہ بگاڑ سکیں۔ مرا تو پورے سرکاری اعزاز کے ساتھ اسے دفنایا گیا۔ انسانوں پر حصول انصاف کے جب جائز ذرائع بند کر دئے جاتے ہیں تو انقلاب آتے ہیں۔ ہوسکتا ہے مہینوں میں نہ آئیں سالوں میں آئیں۔ سالوں میں نہ سہی دہائیوں میں آئیں۔ مگر آنا ضرور ہے۔ پھر عوامی سیلاب ظالموں کے چیتھڑے اڑا دیتا ہے۔ اب آجکل تو جین زی سب کچھ اپنے ہاتھ میں لے رہی ہے۔ اس لئے اچھا یہی ہے کہ دیکھیں پانی کہاں مر رہا ہے۔

حضرت خالد بن ولیدؓ کا تعلق قریش کے ایک نمایاں خانوادے سے تھا۔ ابتدا ہی سے ان کی شناخت ایک جرأت مند اور زیرک سپاہی کی تھی۔ قبول اسلام سے قبل مسلمانوں کے خلاف میدان اُحد میں وہ قریش کے گھڑ سواروں کے دو دستوں میں سے ایک کی سربراہی کر رہے تھے، جب کہ دوسرا دستہ عکرمہ کی سربراہی میں تھا۔ اُحد میں جب لشکر اسلام کے تابڑ توڑ حملے کے سامنے قریش کی پیادہ فوج کے قدم اکھڑ رہے تھے تو خالد دور سے میدان کا جائزہ لے رہے تھے اور موقعے کی تلاش میں تھے۔ اسی وقت اس جنگی حکمت کار کی نگاہوں نے دیکھا کہ عقب میں گھاٹی سے مسلمانوں کے تیر انداز میدان میں اپنی برتری دیکھتے ہوئے اپنی پوزیشن چھوڑ گئے ہیں۔ نبی ﷺ نے ان تیر اندازوں کو اس مقام پر جمے رہنے کی تاکید کی تھی لیکن یہاں موجود چند تیر اندازوں کے علاوہ دیگر اس فرمان سے روگردانی کے مرتکب ہوئے، جس کی وجہ سے مسلمانوں کو میدان میں پہلی مرتبہ پسپائی کا سامنا کرنا پڑا۔ حضرت خالدؓ جنگی حکمت عملی کی خداداد صلاحیت رکھتے تھے اور قبول اسلام کے بعد کئی جنگوں میں وہ اسلامی لشکر کی برتری کا سبب بنے۔

خالدؓ بن ولید حضرت عمر کے قرابت دار اور بچپن کے دوست تھے۔ قریش نے جب اپنے اتحادیوں کے ساتھ تیسری مرتبہ مدینہ کے مسلمانوں پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں جنگِ خندق کا معرکہ ہوا تو رسول اکرم ﷺ کی جنگی حکمت کے سامنے عددی برتری ہونے کے باوجود قریش کو شکست ہوتے دیکھ کر ان کا دل اسلام کی جانب مائل ہوا۔ غور و فکر کے بعد اہل قبیلہ کے سخت ردعمل کے خدشات کے باوجود انھوں نے اپنے دل کی آواز سنی اور 31 مئی 629 عیسوی کو نبی ﷺ کے دستِ مبارک پر بیعت کر لی۔ ایک جنگی حکمت کار کے طور پر حضرت خالدؓ تاریخ اسلام کی بے بدل شخصیات میں شمار ہوتے ہیں۔ اس دور میں جنگی سالار صرف اپنی ذہانت ہی سے منصب پر قائم نہیں رہتے تھے بلکہ انھیں قوتِ بازو سے حریفوں کو زیر کرنا ہوتا تھا۔ کئی جنگیں صرف میدان میں اتارے گئے سورماؤں کے بل پر جیتی جاتی تھیں کئی میں اسی بنا پر شکست ہو جایا کرتی تھی۔ حضرت خالدؓ کئی جنگوں میں شدید زخمی ہوئے۔ حنین کے بعد شدید زخموں کی پروا کیے بغیر حضرت خالدؓ نے بنو سلیم پر برتری حاصل کی۔

غزل

کوئی منزل ہے نہ رستہ ہے نہ رہبر اپنا
عمر بھر یوں ہی بھٹکنا ہے مقدر اپنا

آج بھی لوگ زمانے میں نہ جانے کتنے
گھر چلاتے ہیں میاں خون جلا کر اپنا

در ہی در ہیں یہاں دیوار نہیں ہے کوئی
یوں ہی سب کے لئے رکھا ہے کھلا گھر اپنا

ہم ہی انمول ہیں بازار میں اب تک ورنہ
یار بیٹھے ہیں سبھی دام لگا کر اپنا

اپنی آنکھیں تو برستی ہیں شب و روز مگر
خشک تالاب ہیں اور کھیت ہے بنجر اپنا

ہم کہ پیاسے تھے مگر منہ نہ لگایا اس کو
سر ٹپکتا ہی رہا روز سمندر اپنا

کتنے مجبور ہیں دنیا میں یہ بندے تیرے
اپنے بندوں پہ خدا کچھ تو کرم کر اپنا

زندگی تیرے ستم دیکھ کے اکثر اب تو
یاد آتا ہے بہت مجھ کو ستمگر اپنا

ہم کہ خود رو ہیں تو خود سر بھی رہیں گے فیاض
ہم نہ بدلے ہیں نہ بدلیں گے یہ تیور اپنا

ڈاکٹر فیاض احمد

ایپسٹین فائل:

عالمی اخلاقی بحران، طاقتور طبقے کی بے نقابی

حبیب رشید، مالیگاؤں (مہاراشٹر)

اور ایک بنیادی سوال: کیا دنیا کے پاس اسلام کے سوا کوئی پائیدار حل باقی ہے؟ دنیا کی تاریخ میں بعض واقعات

محض خبروں تک محدود نہیں رہتے، بلکہ پورے عالمی نظام کے ضمیر پر گہرے سوالات کھڑے کر دیتے ہیں۔ ایپسٹین فائل بھی ایسا ہی ایک واقعہ ہے۔ یہ محض ایک فرد کے جرائم کی داستان نہیں، بلکہ اس تلخ حقیقت کی دستاویز ہے کہ جب دولت، سیاست اور میڈیا ایک دوسرے کے محافظ بن جائیں، تو انسانیت کس طرح بدترین پامالی کا شکار ہو سکتی ہے۔ ایپسٹین فائل: جرم نہیں، نظام کا آئینہ، ایپسٹین فائل نے واضح کر دیا کہ بچوں اور عورتوں کا جنسی استحصال طاقتور سیاسی و مالی شخصیات سے گہرے روابط، قانون سے بالاتر تحفظ، اور میڈیا کی پراسرار خاموشی، یہ سب محض اتفاق نہیں تھا، بلکہ ایک ایسے نظام کی پیداوار ہے جہاں: دولت، اخلاقیات سے بالاتر ہو * طاقت، جواب دہی سے آزاد ہو * اور میڈیا، سچ کے بجائے مفاد فروخت کرے یہ وہ مقام ہے جہاں جرم "غلطی" نہیں رہتا، بلکہ ایک منافع بخش کاروبار بن جاتا ہے۔ ارب پتی طبقہ: دولت کی مرکزیت، اخلاق کی موت آج دنیا کا سب سے بڑا مسئلہ غربت نہیں، بلکہ دولت کا چند ہاتھوں میں سمٹ جانا ہے۔ چند سو ارب پتی: * عالمی معیشت کو کنٹرول کرتے ہیں * سیاست کو فنڈ فراہم کرتے ہیں * اور میڈیا کے بیانیے طے کرتے ہیں ان کے مفادات: * سودی نظام سے جڑے ہوتے ہیں * جنسی صنعت سے وابستہ ہوتے ہیں * اور صارفیت و بے لگام آزادی سے فائدہ اٹھاتے ہیں ایپسٹین فائل نے یہ عیاں کر دیا کہ جب یہی طبقہ بے لگام ہو جائے تو بچے تک محفوظ نہیں رہتے۔ سیاست: اقتدار کی قیمت پر خاموشی سیاسی نظام، جو عوام کے تحفظ کے لیے وجود میں آتے ہیں، اکثر انہی سرمایہ دار طاقتوں کے محتاج ہو چکے ہیں۔ نتیجتاً: * قوانین کمزور پڑ جاتے ہیں * تحقیقات دب جاتی ہیں * اور مجرم "بااثر" کہلا کر بچ نکلتے ہیں اسی لیے ایپسٹین جیسے معاملات نظام پر سوال بننے کے بجائے وقت کے ساتھ دفن کر دیے جاتے ہیں۔ میڈیا: سچ کا نگہبان یا طاقت کا محافظ؟ میڈیا کی اصل ذمہ داری یہ ہے کہ وہ: * سچ سامنے لائے * طاقت سے سوال کرے * اور کمزور کی آواز بنے مگر ایپسٹین فائل نے دکھایا کہ: * اصل ناموں پر بات کم ہو * نظامی خرابی پر بحث نہ ہو سکی * اور توجہ جان بوجھ کر بکھیر دی گئی یہی میڈیا: * مسلمانوں سے جڑا کوئی واقعہ ہو تو اسے مذہب سے جوڑ دیتا ہے * مگر طاقتور مجرم کو "انفرادی مسئلہ" بنا کر پیش کرتا ہے یہ دوہرا معیار محض صحافتی کمزوری نہیں، بلکہ کھلا ہوا اخلاقی دیوالیہ پن ہے۔ دنیا کس خندق کی طرف دھکیلی جا رہی ہے؟ جب: * سود کو معیشت کی بنیاد بنا دیا جائے * فحاشی کو آزادی کا نام دے دیا جائے * انسان کو صرف ایک صارف سمجھا جائے * اور طاقت کو جواب دہی سے آزاد کر دیا جائے تو نتیجہ یہی نکلتا ہے: * خاندان ٹوٹ جاتے ہیں * ذہنی بیماریاں بڑھتی ہیں، تشدد عام ہو جاتا ہے، اور انسان تنہا، خوف زدہ اور بے مقصد ہو جاتا ہے ایپسٹین فائل اسی خندق کی ایک جھلک ہے جس میں پوری دنیا کو آہستہ آہستہ دھکیلا جا رہا ہے۔ اسلام: جسے خطرہ کہا گیا، وہی اصل علاج یہاں ایک بنیادی سوال جنم لیتا ہے: اسلام کو اس نظام میں خطرہ کیوں سمجھا جاتا ہے؟ کیونکہ اسلام: سود کو ظلم قرار دیتا ہے، جنسی استحصال کو سنگین جرم کہتا ہے، طاقت کو امانت سمجھتا ہے، حکمران اور امیر کو جواب دہ بناتا ہے، اور عورت و بچے کو غیر مشروط تحفظ فراہم کرتا ہے اسلام انسان کو: بازار کی جنس نہیں، ریاست کی ملکیت نہیں، بلکہ اللہ کی امانت قرار دیتا ہے اسلامی نظام: مسئلے کی جڑ پر ضرب اسلام محض نصیحت نہیں کرتا، بلکہ ایک مکمل نظام پیش کرتا ہے: معیشت: سود سے پاک، دولت کی منصفانہ گردش کے ساتھ معاشرہ: خاندان کی بنیاد پر حیا اور ذمہ داری کے اصولوں کے تحت سیاست: جواب دہی، عدل اور قانون کی بالادستی اگر یہ اصول نافذ ہوں تو: ایپسٹین جیسے نیٹ ورک وجود میں نہیں آسکتے، ارب پتی طبقہ قانون سے بالاتر نہیں رہ سکتا، اور میڈیا سچ سے منہ نہیں موڑ سکتا اسلام کے خلاف پروپیگنڈا کیوں؟ کیونکہ اگر اسلام کو: تعصب کے بغیر خوف کے بغیر اور اس کے اصل ماخذ سے سمجھ لیا جائے تو یہ سوالات لازماً اٹھیں گے: سودی نظام کیوں؟ اخلاق سے عاری آزادی کیوں؟ چند ہاتھوں میں اتنی طاقت کیوں؟ یہ سوالات: ارب پتیوں کے مفادات کے خلاف ہیں، سیاست کی سہولت کے خلاف ہیں، اور فروخت شدہ میڈیا کے بیانیے کے خلاف ہیں اسی لیے اسلام کو: شدت پسندی سے جوڑا جاتا ہے، خوف کی علامت بنایا جاتا ہے تاکہ لوگ اس کے حل کو سننے سے پہلے ہی رد کر دیں۔ نتیجہ: انسانیت کے سامنے ایک انتخاب، ایپسٹین فائل نے دنیا کو آئینہ دکھا دیا ہے۔ اب سوال یہ نہیں کہ جرم کس نے کیا، اصل سوال یہ ہے کہ: کیا ہم اسی نظام کے ساتھ چلتے رہیں گے یا کسی اخلاقی متبادل کو سنجیدگی سے اختیار کریں گے؟ اسلام کوئی خطرہ نہیں۔ اسلام اس گہری خندق سے نکلنے کا راستہ ہے جس کی طرف: * بے لگام دولت، بے حس سیاست، اور فروخت شدہ میڈیا دنیا کو دھکیل رہے ہیں۔ اور تاریخ گواہ ہے: جب بھی انسان نے اخلاق کو چھوڑا، بالآخر اسے اسی اخلاق کی طرف لوٹنا پڑا۔

کمزوروں کو مت ستائو

کمزور لوگوں کو ستانا بہت بُری اور اخلاق سے گری ہوئی بات ہے۔ آج جس کو جہاں موقع مل رہا ہے وہ وہیں شریف اور کمزور لوگوں پر ظلم و ستم کر رہا ہے۔ اِس بات کو یاد رکھو کہ انسان کمزور ہے مگر انسان کا جو رب ہے نا وہ کمزور نہیں ہے۔ جب خدا کی مار پڑے گی تب ہوش ٹھکانے آئینگے۔ تم جتنی مرضی چلاکیاں اور بدمعاشیاں کر لو، شریف اور کمزور لوگوں کو ستا لو، مگر یاد رکھنا روز قیامت خدا کی گرفت سے نہیں بچ سکو گے۔ ظلم کرنا قیامت کے دن اندھیرے کا سبب بنے گا۔ کچھ تو شرم و حیا کرو۔ خدا کا خوف کرو۔ منافقت مت کرو۔ کمزروں کا سہارا بنو، اسے دکھ تکلیف مت دو۔ کسی کو حقیر مت سمجھو، بلکہ سب کی عزت و احترام کا خیال رکھو۔ گندی چال مت چلو۔ رشتے ناطے کو مت توڑو۔ اپنی جھوٹی شان اور پوزیشن دکھانے کے فراق میں مت رہو۔ سادگی اور عاجزی اختیار کرو۔ نرم دل اور نرم مزاج بنو۔ دنیا کی رنگینوں کے پیچھے مت بھاگو اور شریعت پر عمل کرو۔ اُن لوگوں سے مت ڈرو جو اپنا بدلہ لینا جانتے ہیں، بلکہ وہ اُن لوگوں سے ڈرو جو سہ جاتے ہیں، اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑ جاتے ہیں۔ کمزوروں اور مظلوموں کی فریاد سیدھے عرش تک جاتی ہے اور جو عرش عظیم کا مالک ہے وہ انصاف کرتا ہے۔ خدا کے گھر میں دیر ہے، اندھیر نہیں۔ شریف اور کمزور لوگوں پر اپنا رعب و دبدبہ مت دکھاؤ۔ کسی کو تکلیف دے کر، ستا کر تم خود بھی سکون سے نہیں رہ سکو گے۔ جو دوسروں کا سکون چھینتے ہیں خدا ان کا سکون چھین لیتا ہے۔ کمزور لوگوں کے ساتھ اللہ ہے۔ اللہ کی مدد کمزور اور مظلوم لوگوں کے ساتھ ہوتی ہے۔ کسی کا دل دکھانا بہت بڑا گناہ ہے۔ دلوں کو توڑنے کی نہیں، بلکہ جوڑنے کی کوشش کرو۔

مرکزی بجٹ کا مقصد بھارت کو عالمی مینوفیکچرنگ پاور ہاؤس بنانا ہے: ماہرین

ہندوستان کا نیا منظر عام پر آنے والا بجٹ پالیسی اقدامات کے ذریعے عالمی مینوفیکچرنگ پاور ہاؤس کے طور پر اپنی حیثیت کو مستحکم کرنے کی کوشش کرنا ہے

نئی دہلی: ہندوستان کا نیا منظر عام پر آنے والا بجٹ پالیسی اقدامات کے ذریعے عالمی مینوفیکچرنگ پاور ہاؤس کے طور پر اپنی حیثیت کو مستحکم کرنے کی کوشش کرنا ہے، لیکن تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ US$630 بلین مختص کرنے کے لیے ابھی بھی اضافی کی ضرورت ہوگی کیونکہ ملک اپنی تجارت کو متنوع بنانے کے لیے نئی منڈیوں کی تلاش میں ہے۔ اتوار کو وزیر خزانہ نرملا سیتارمن کی بجٹ تقریر میں شروع کیے گئے اقدامات میں دو اہم مسائل پر توجہ دی گئی ہے۔ نوجوان کارکنوں کے لیے ملازمتیں پیدا کرنا، جس میں دنیا کے سب سے بڑے یوتھ پول شامل ہیں، اور ساتھ ہی یہ یقینی بنانا کہ ملک برآمدات کو نمایاں طور پر بڑھانے کے لیے متعدد آزاد تجارتی معاہدوں سے فائدہ اٹھانے کے قابل ہے۔ مینوفیکچرنگ صنعتوں کے لیے مختص فنڈز میں بھارت کو بائیو فارما حب کے طور پر قائم کرنے کے لیے 100 بلین روپے (US$1 بلین)، کنٹینر مینوفیکچرنگ کے لیے 100 بلین روپے اور سیمی کنڈکٹر اور ڈسپلے مینوفیکچرنگ کے لیے 50 بلین روپے شامل ہیں۔ کل بجٹ میں پچھلے سال کے تخمینوں سے 7.7 فیصد اضافہ ہوا۔ ہندوستانی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن کا کہنا ہے کہ حکومت اہم شعبوں میں مینوفیکچرنگ کو تیز کرے گی اور کارکردگی کو بڑھانے کے لیے میراثی صنعتی کلسٹرز کو بحال کرے گی۔ تصویر ای پی اے ہندوستانی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن کا کہنا ہے کہ حکومت اہم شعبوں میں مینوفیکچرنگ کو تیز کرے گی اور کارکردگی کو بڑھانے کے لیے میراثی صنعتی کلسٹرز کو بحال کرے گی۔ تصویر ای پی اے سیتارمن نے کہا کہ حکومت سات اسٹریٹجک شعبوں بشمول بائیو فارما، سیمی کنڈکٹرز، الیکٹرانکس اجزاء اور نایاب زمینی میگنیٹس میں مینوفیکچرنگ کو بڑھا دے گی۔ درآمدات پر انحصار کم کرنے کے لیے تین کیمیکل پروڈکشن پارک قائم کیے جائیں گے۔ انہوں نے بہتر کارکردگی کے لیے 200 میراثی صنعتی کلسٹرز کی بحالی، سیاحت اور صحت کی دیکھ بھال کے لیے پانچ علاقائی طبی مرکزوں کے قیام اور صنعتی راہداریوں کے قریب پانچ یونیورسٹی ٹاؤن شپس کی ترقی کا بھی اعلان کیا۔ ان اقدامات کا مقصد مجموعی گھریلو پیداوار میں مینوفیکچرنگ کے حصہ کو 25 فیصد تک بڑھانے کے ہندوستان کے طویل عرصے سے رکھے ہوئے ہدف کو آگے بڑھانا ہے، جو اس وقت 16-17 فیصد ہے۔ کنسلٹنگ فرم EY انڈیا کے ٹیکس پارٹنر سوربھ اگروال نے کہا کہ وفاقی بجٹ نے "عالمی مینوفیکچرنگ پاور ہاؤس بننے کی طرف توجہ مرکوز کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "کیمیکلز اور نایاب زمینوں میں اپ اسٹریم سپلائی چینز کو محفوظ بنا کر اور ان شعبوں کے لیے کلسٹرز یا کوریڈور تیار کر کے، حکومت اسٹریٹجک ناگزیریت کی تعمیر کے لیے کوشاں ہے۔ یہ سرمایہ کاروں کو اعلی صحت سے متعلق مینوفیکچرنگ کی پیمائش کے لیے درکار پالیسی کا یقین فراہم کرتا ہے۔" جب کہ ہندوستان نے کچھ مینوفیکچرنگ سرمایہ کاری میں اضافے کا تجربہ کیا ہے، جس نے اسمارٹ فونز اور آٹو موبائل کی برآمدات کو بڑھانے میں مدد کی ہے، چھوٹے ممالک الیکٹرانکس اور گارمنٹس سمیت شعبوں میں مضبوط حریف کے طور پر ابھرے ہیں۔ ہندوستان کی ملبوسات کی برآمدات نے گزشتہ دہائی کے دوران بنگلہ دیش، ویتنام اور دیگر ایشیائی حریفوں کو زیادہ محنت کی لاگت، چھوٹے آپریٹنگ پیمانے، اور کلیدی منڈیوں میں ڈیوٹی فری رسائی کی کمی کی وجہ سے اہم مقام کھو دیا ہے۔ جمعرات کو احمد آباد کے مضافات میں گارمنٹس مینوفیکچرنگ یونٹ میں کارکن پتلون چیک کر رہے ہیں۔ ہندوستان کی ملبوسات کی برآمدات نے دیگر ایشیائی حریفوں کے سامنے اہم مقام کھو دیا ہے۔ تصویر رائٹرز جمعرات کو احمد آباد کے مضافات میں گارمنٹس مینوفیکچرنگ یونٹ میں کارکن پتلون چیک کر رہے ہیں۔ ہندوستان کی ملبوسات کی برآمدات نے دیگر ایشیائی حریفوں کے سامنے اہم مقام کھو دیا ہے۔ تصویر رائٹرز تجزیہ کاروں نے نوٹ کیا کہ وفاقی بجٹ میں "چیمپئن ایس ایم ایز" بنانے کے مقصد سے مائیکرو، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کو بڑھانے کے لیے دو الگ الگ فنڈز کے ذریعے 120 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ BDO انڈیا میں مالیاتی خدمات ٹیکس، ٹیکس اور ریگولیٹری خدمات کے شراکت دار منوج پروہت نے کہا کہ MSMEs کے لیے مجوزہ محرک سرمایہ کو راغب کرنے میں مدد کرے گا۔ انہوں نے کہا، غیر ملکی سرمایہ کار اب MSMEs کو ایک اضافی سرمایہ کاری کے راستے کے طور پر دیکھیں گے، اس طرح MSME IPOs [ابتدائی عوامی پیشکشوں] کو غیر ملکی سرمایہ کو راغب کرنے میں زیادہ منافع بخش بنائیں گے،" انہوں نے مزید کہا کہ اس سے آنے والے سالوں میں ہندوستان کو مزید خود انحصار معیشت بننے میں مدد ملے گی۔

جموں و کشمیر کا انضمام بمقابلہ پاکستان مقبوضہ کشمیر کا دباؤ

سرینگر: جموں و کشمیر آج جنوبی ایشیا میں جمہوری بااختیار بنانے اور ادارہ جاتی انضمام کی سب سے زیادہ متعلقہ مثالوں میں سے ایک ہے۔ اگست 2019 میں آرٹیکل 370 کی منسوخی، اگرچہ بین الاقوامی بحثوں میں متنازعہ ہے، لیکن اس نے خطے میں حکمرانی، حقوق اور اقتصادی پیش رفت کو بلاشبہ بڑھایا ہے۔ اس کے برعکس، پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر (پی او کے) اسلام آباد کی سخت انتظامی گرفت میں زبان جاری رکھے ہوئے ہے، جس میں سیاسی جوڑ توڑ، شہری آزادیوں پر پابندی اور حقیقی مقامی نمائندگی کی عدم موجودگی ہے۔ یہ تضاد اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ جموں و کشمیر میں کس طرح جمہوری شمولیت اور بنیادی ڈھانچے کی جدید کاری نے لوگوں کو بااختیار بنایا ہے، جبکہ پی او کے انتظامی طور پر پسماندہ ہے۔ 2019 کے بعد، جموں و کشمیر کے انتظامی ڈھانچے کو ہندوستانی آئین کے ساتھ ہم آہنگ کیا گیا تھا، جس میں قومی بہبود کی اسکیموں، انتخابی عملوں، اور عدالتی نگرانی کو براہ راست اپنے شہریوں تک پہنچایا گیا تھا۔ 2024 کے اسمبلی انتخابات کے لیے الیکشن کمیشن آف انڈیا کی تیاریاں یکساں حق رائے دہی کو یقینی بناتے ہوئے ایک بحال شدہ جمہوری تال کی علامت ہے۔ UNDP ڈیموکریسی انڈیکس رپورٹ (2024) کے مطابق، جموں و کشمیر میں ہندوستان کا گورننس فریم ورک آئینی اصولوں کی پیروی کرتا ہے جو شہریوں کے ووٹنگ کے حقوق اور شرکت کو یقینی بناتا ہے، PoK کے برعکس، جہاں مقامی انتخابات زیادہ تر علامتی رہتے ہیں۔ ہیومن رائٹس واچ (HRW) اور ایمنسٹی انٹرنیشنل نے طویل عرصے سے پی او کے میں انجمن، پریس اور سیاسی اختلاف کی آزادی پر منظم رکاوٹوں کو نوٹ کیا ہے، وفاقی انٹیلی جنس اور فوجی ایجنسیاں انتظامی فیصلوں کی قریب سے نگرانی کرتی ہیں (ہیومن رائٹس واچ، 2023)۔ PoK پر پاکستان کا کنٹرول بڑی حد تک اسلام آباد میں قائم آزاد جموں و کشمیر کونسل کے ذریعے ثالثی کرتا ہے، جو مقامی خود مختاری کی مؤثر طریقے سے نفی کرتے ہوئے، مالیات اور پالیسی پر غالب اختیارات کو برقرار رکھتی ہے۔ انٹرنیشنل کرائسز گروپ (آئی سی جی) نے دستاویز کیا ہے کہ پی او کے کے لیے بجٹ کے فیصلے پاکستان کی وزارت امور کشمیر کے ذریعے کیے جاتے ہیں، جس سے مقامی حکومتوں کے اقدام کو محدود کیا جاتا ہے (آئی سی جی رپورٹ، 2022)۔ جموں و کشمیر کی اسمبلی بھارتی الیکشن کمیشن کی نگرانی میں مکمل آپریشنل بحالی کا انتظار کر رہی ہے، جب کہ پاکستان کے بیوروکریٹک ڈھانچے کے تحت پی او کے کی حکمرانی غیر واضح ہے۔ جمہوری بااختیاریت بھی ٹھوس ترقی کے ذریعے ترجمہ کرتی ہے۔ پچھلے پانچ سالوں میں، جموں و کشمیر نے بنیادی ڈھانچے کی توسیع سے گزرا ہے، جس سے قومی سلامتی کے تقاضوں کو شہری فوائد کے ساتھ ملایا گیا ہے۔ چناب ریلوے پل، زوجیلا ٹنل، اور ادھم پور۔ سری نگر۔ بارہمولہ ریل لنک جیسے منصوبوں نے دور دراز کی سرحدی پٹیوں کو قومی اقتصادی گرڈ سے جوڑ دیا ہے، جس سے فوجیوں کی نقل و حرکت اور سیاحت دونوں کو سہولت فراہم کی گئی ہے۔ ہندوستانی حکومت کے سرکاری اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ تقریباً 2 لاکھ کروڑ (US$23.3 بلین) مالیت کی ہائی وے اور سرنگ کے منصوبے مرکز کے زیر انتظام علاقے میں چل رہے ہیں۔

بھارت نے کھاد کی خود کفالت میں نئی بلندیاں حاصل کیں

پی اینڈ کے کی پیداوار جنوری میں 15.76 ایل ایم ٹی تک پہنچ گئی

نئی دہلی: ہندوستان کے زرعی شعبے کے لیے ایک تاریخی کامیابی کے طور پر، فاسفیٹک اور پوٹاسک (پی اینڈ کے) کھادوں کی گھریلو پیداوار، بالخصوص ڈی اے پی اور این پی کے، جنوری 2026 میں 15.76 لاکھ میٹرک ٹن (ایل ایم ٹی) کی ریکارڈ سطح تک پہنچ گئی۔ یہ سنگ میل ملک میں اب تک ریکارڈ کی گئی سب سے زیادہ ماہانہ پیداوار کی نمائندگی کرتا ہے، جو خود کفیل کھاد معیشت کی سمت ایک فیصلہ کن پیش رفت کا مظہر ہے۔ کیمیکلز اور کھادوں کی وزارت کے تحت محکمۂ کھاد نے اس تاریخی اضافے کو حکومت کی دور اندیش اور صنعت دوست پالیسیوں کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ اسٹریٹجک ڈھانچہ جاتی اصلاحات اور سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی پر مبنی اقدامات کے امتزاج سے نجی اور سرکاری دونوں شعبوں میں پیداواری صلاحیت میں نمایاں توسیع ممکن ہوئی ہے۔ گھریلو پیداوار کو عالمی منڈی میں اتار چڑھاؤ اور لاجسٹک رکاوٹوں کے اثرات سے محفوظ رکھنے کے لیے حکومت نے وسائل سے مالا مال ممالک کے ساتھ طویل مدتی سپلائی معاہدے طے کیے ہیں۔ یہ بین الاقوامی معاہدے خام مال کی بلاتعطل فراہمی کو یقینی بناتے ہیں، جس کے نتیجے میں گھریلو پیداواری اکائیاں اعلیٰ سطح کی کارکردگی کے ساتھ کام کرنے کے قابل ہوئی ہیں۔ اس نمایاں پیداواری اضافہ کی بنیاد غذائیت پر مبنی سبسڈی (این بی ایس) پالیسی کے مؤثر نفاذ میں مضمر ہے۔ سبسڈی کی بروقت ادائیگی کو یقینی بنا کر حکومت نے مینوفیکچرنگ کمپنیوں کو ضروری مالی استحکام فراہم کیا ہے۔ یہ مالیاتی نظم و ضبط نہ صرف اخراجات پر مؤثر کنٹرول کو ممکن بناتا ہے بلکہ موجودہ پیداواری اکائیوں کی توسیع اور نئے پلانٹس کے قیام کے لیے بھی سازگار ماحول فراہم کرتا ہے۔ پیداوار میں یہ اضافہ کسانوں کے لیے کھادوں کی بروقت دستیابی کو یقینی بنا کر ہندوستان کے غذائی تحفظ کو مضبوط کرتا ہے اور ساتھ ہی ملک کے ایک آتم نربھر (خود کفیل) کھاد پاور ہاؤس کے طور پر ابھرنے کے سفر میں ایک اہم اور فیصلہ کن پیش رفت کی علامت ہے۔

پبلک سیکٹر ایک غیر مستحکم دنیا میں

ہندوستان کی ترقی کا اسٹریٹجک ستون ہے: ڈاکٹر پی کے مشرا

نئی دہلی: سنٹرل پبلک سیکٹر انٹرپرائزز کے سینئر ایگزیکٹوز کے لیے ایک فلیگ شپ لیڈرشپ ڈیولپمنٹ پروگرام DAKSH (خواہش، علم، جانشینی اور ہم آہنگی کی ترقی) کے دوسرے بیچ کا افتتاحی اجلاس آج سکوپ کنونشن سینٹر، نئی دہلی میں منعقد ہوا۔ یہ پروگرام مشترکہ طور پر کیپیسٹی بلڈنگ کمیشن (سی بی سی) اور اسٹینڈنگ کانفرنس آف پبلک انٹرپرائزز (سکوپ) کے ذریعے بڑے مشن کرمایوگی فریم ورک کے حصے کے طور پر منعقد کیا گیا ہے۔ افتتاحی تقریب میں حکومت ہند اور پبلک سیکٹر کی سینئر قیادت نے شرکت کی۔ موجود معززین میں ڈاکٹر پی کے مشرا، وزیر اعظم کے پرنسپل سکریٹری؛ جناب کے موسی چلائی، سکریٹری، محکمہ پبلک انٹرپرائزز؛ اور محترمہ رچنا شاہ، سکریٹری، محکمہ عملہ اور تربیت، محترمہ ایس رادھا چوہان، چیئرپرسن، صلاحیت سازی کمیشن؛ شری کے پی مہادیوسوامی، چیئرمین، اسکوپ شامل تھے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر اعظم کے پرنسپل سکریٹری ڈاکٹر پی کے مشرا نے ہندوستان کی ترقی کے سفر میں عوامی شعبے کے اداروں کے ابھرتے ہوئے کردار پر بات کی۔ انہوں نے یاد دلایا کہ سی پی ایس ای نے آزادی کے بعد ملک کی صنعتی اور بنیادی ڈھانچے کی بنیاد کی تعمیر میں بنیادی کردار ادا کیا، اقتصادی ترقی، مالی استحکام اور قومی خود انحصاری کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے کہا کہ کئی دہائیوں سے پبلک سیکٹر کے ادارے ہندوستان کی ترقیاتی حکمت عملی کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر پی کے مشرا نے کہا کہ وقت کے ساتھ ساتھ عالمگیریت، تکنیکی تبدیلی اور اقتصادی اصلاحات نے عالمی اور گھریلو اقتصادی منظر نامے کو تبدیل کر دیا۔ انہوں نے مشاہدہ کیا کہ پبلک بمقابلہ پرائیویٹ سیکٹر کے غلبہ کے ارد گرد ہونے والی بحثوں نے ایک زیادہ مربوط نقطہ نظر کو راستہ دیا ہے، جہاں مسابقت، کارکردگی اور جدت کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اس بدلتے ہوئے سیاق و سباق میں، سی پی ایس ای سے توقعات بھی ابھری ہیں، جس کی ضرورت ہے کہ وہ قومی ترجیحات کی خدمت جاری رکھتے ہوئے زیادہ چست کے ساتھ کام کریں۔ ڈاکٹر مشرا نے کہا کہ جیسا کہ ہندوستان آزاد تجارتی معاہدوں اور اسٹریٹجک شراکت داری کے ذریعے عالمی معیشت کے ساتھ اپنے انضمام کو گہرا کرتا ہے، سی پی ایس ای کو نہ صرف ملکی بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی مقابلہ کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ کئی بڑی معیشتوں میں پبلک سیکٹر انٹرپرائزز اقتصادی ترقی میں خاص طور پر غیر یقینی کے دور میں ایک اسٹریٹجک کردار ادا کرتے رہتے ہیں۔

بھارت اور لتھوانیا نے بڑھتے ہوئے دوطرفہ تعلقات کا جائزہ لیا

دونوں فریقوں نے دوطرفہ تعلقات کے تمام پہلوؤں پر تبادلہ خیال کیا

نئی دہلی: ہندوستان اور لتھوانیا نے جمعہ کو اپنے تعلقات کو مضبوط بنانے میں ایک قدم آگے بڑھایا جب سکریٹری (مغرب) کے سفیر سبی جارج نے لتھوانیا کی وزارت خارجہ کے پولیٹیکل ڈائریکٹر لیموناس طلت کیلپسا سے ملاقات کی۔ دونوں فریقوں نے دوطرفہ تعلقات کے تمام پہلوؤں پر تبادلہ خیال کیا اور باہمی دلچسپی کے علاقائی اور عالمی مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔ میٹنگ میں ہندوستان اور لتھوانیا کے درمیان بڑھتے ہوئے تجارتی تعلقات اور اے آئی تعاون کا احاطہ کیا گیا۔ لتھوانیا کے خارجہ سکریٹری نے ہندوستان-یورپی یونین ایف ٹی اے کو ایک تاریخی کامیابی کے طور پر سراہا، جس سے دونوں ممالک کے درمیان تجارت اور تعاون کو فروغ ملا۔ یہ میٹنگ نئی دہلی اور ولنیئس کے درمیان تعلقات کو مسلسل گہرا کرنے کا اشارہ دیتی ہے، خاص طور پر وسیع تر ہندوستان-یورپی یونین شراکت داری کے فریم ورک کے اندر۔ یہ میٹنگ انڈیا۔ یوروپی یونین فورم کے ساتھ ہوئی اور ایک سال کی اعلی تعدد ڈپلومیسی کے بعد ہوئی جس کا مقصد وسطی اور مشرقی یورپ میں ہندوستان کے قدموں کے نشانات کو متنوع بنانا ہے۔ چینی اقتصادی اثر و رسوخ سے دور لتھوانیا کے حالیہ محور نے اسے مضبوط ہندوستان-یورپی یونین تعلقات کے لیے ایک تیزی سے آواز کا وکیل بنا دیا ہے، جو ہندوستان کو مارکیٹ کے تنوع اور تکنیکی شراکت داری کے لیے ایک اہم متبادل کے طور پر دیکھتے ہیں۔ میٹنگ نے ہندوستان-لیتھوانیا تعلقات کی وسیع البنیاد نوعیت پر روشنی ڈالی، جو 7 ستمبر 1991 کو ہندوستان نے لتھوانیا کو باضابطہ طور پر ایک آزاد ریاست کے طور پر تسلیم کرنے کے بعد سے مستقل طور پر ترقی کی ہے۔ یہ شناخت لتھوانیا کی دیگر بالٹک ریاستوں کے ساتھ ساتھ لٹویا اور ایسٹونیا کی آزادی کے فوراً بعد ہوئی۔

راجستھان اسمبلی کا بجٹ اجلاس

گورنر کے خطاب پر ہو سکتی ہے بحث

جے پور: راجستھان قانون ساز اسمبلی کا بجٹ اجلاس جاری ہے، جس میں بدھ کو گورنر کے خطاب پر بحث جاری ہے۔ اسمبلی کی کارروائی صبح 11 بجے سوالات کے وقفے سے شروع ہوگی جس میں مختلف اہم امور پر سوالات و جوابات پیش کیے جائیں گے۔ وقفہ سوالات کے دوران، اہم محکموں جیسے ٹیکنیکل ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن، آیوش، صنعت و تجارت، کھیل اور امور نوجوانان سے متعلق سوالات ایوان میں اٹھائے جائیں گے۔ اپوزیشن حکومت سے اپنے منصوبوں اور پالیسیوں کے حوالے سے جواب مانگے گی جب کہ حکومت اپنی کامیابیوں اور آئندہ کی حکمت عملی پیش کرے گی۔ سوالیہ وقت میں ستارے والے سوالات کی فہرست میں 21 سوالات اور غیر ستارہ والے سوالات کی فہرست میں 22 سوالات شامل ہیں۔ ڈپٹی چیف منسٹر ڈاکٹر پریم چند بیروا کے ماتحت محکموں سے متعلق سوالات جیسے کہ صنعت، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، آبی وسائل، قبائلی علاقہ کی ترقی، محصولات، شہری ترقی، اور توانائی، پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ اسمبلی میں ان محکموں سے متعلق مختلف اسکیموں اور کاموں پر سوالات اٹھائے جائیں گے۔ وزیر کروری لال مینا ڈیزاسٹر مینجمنٹ اسسٹنس اور محکمہ شہری دفاع سے متعلق چھ نوٹیفکیشن پیش کریں گے۔ اس کے علاوہ کچھ اہم نوٹیفکیشن بھی ایوان میں پیش کیے جائیں گے۔ نائب وزیر اعلیٰ دیا کماری محکمہ خزانہ سے متعلق 27 نوٹیفکیشن متعارف کرائیں گی، جب کہ ڈاکٹر پریم چند بیروا محکمہ ٹرانسپورٹ سے متعلق ایک نوٹیفکیشن متعارف کرائیں گی۔ اس کے علاوہ، امور داخلہ کے وزیر مملکت جواہر سنگھ بیدھم ڈیزاسٹر مینجمنٹ اسسٹنس اور شہری دفاع کے محکمے سے متعلق چھ نوٹیفکیشن متعارف کرائیں گے۔ محکمہ داخلہ کی جانب سے سات نوٹیفکیشن بھی پیش کیے جائیں گے۔ ایوان میں سالانہ رپورٹس بھی پیش کی جائیں گی۔ نائب وزیر اعلیٰ دیا کماری راجستھان جن آدھار اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ پیش کریں گی جبکہ وزیر سمیت گودارا راجستھان ریاستی اقلیتی کمیشن کی سالانہ رپورٹ پیش کریں گے۔ گورنر کے خطاب پر بحث کل ایک دن بڑھا دی گئی تھی اور جاری رہے گی۔ ریاستی حکومت جمعرات کو گورنر کے خطاب کا جواب دے گی۔ یہ بجٹ اجلاس ریاستی حکومت کی پالیسیوں اور اسکیموں پر گہرائی سے بحث کرنے کا موقع فراہم کرے گا۔ گورنر کے خطاب پر بحث کے دوران کانگریس ایم ایل ایز جارحانہ موقف اپنائیں گے۔ بی جے پی کے ایم ایل اے کانگریس کے دور حکومت میں مبینہ گھوٹالوں کی نشاندہی کر کے جوابی کارروائی کریں گے۔ سیاسی کشمکش کی وجہ سے ایوان میں ہنگامہ آرائی متوقع ہے۔

وزیر مملکت ساوتری ٹھاکر نے اقوام متحدہ میں ہندوستان کے مستقل نمائندے پروتھانینی ہریش سے ملاقات کی

نیویارک: خواتین و بچوں کی ترقی کی مرکزی وزیر مملکت محترمہ ساوتری ٹھاکر نے اقوام متحدہ میں ہندوستان کے مستقل نمائندے جناب پروتھانینی ہریش سے ملاقات کی۔ محترمہ ساوتری ٹھاکر نے سماجی رابطوں کے پلیٹ فارم 'ایکس' پر کہا کہ جناب پروتھانینی ہریش جی اقوام متحدہ میں ہندوستان کے مستقل نمائندے کے ساتھ ایک نتیجہ خیز ملاقات اور بات چیت ہوئی۔ ہم نے اقوام متحدہ میں ہندوستان کی ترجیحات پر بات چیت کی اور جامع ترقی، سماجی انصاف اور خواتین کی قیادت میں ترقی کو آگے بڑھانے پر اپنے خیالات کا تبادلہ کیا اور ساتھ ہی عالمی سطح پر ہندوستان کی آواز اور شمولیت کو مضبوط بنانے پر بھی غور و خوض کیا۔ محترمہ ساوتری ٹھاکر اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر میں سماجی ترقی پر اقوام متحدہ کے کمیشن (سی ایس او سی ڈی) کے 64 ویں اجلاس میں ہندوستانی وفد کی قیادت کرنے کی غرض سے نیویارک کے دورے پر ہیں۔

پارلیمنٹ جمہوریت کا مندر ہے

ہمیں اہم مسائل پر بات کرنی چاہئے: پرینکا گاندھی

نئی دہلی: کانگریس ایم پی پرینکا گاندھی واڈرا نے اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی پر پارلیمنٹ میں بولنے سے روکنے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ پارلیمنٹ جمہوریت کا مندر ہے، اور ملک کے ہر شہری کو اس پر بھروسہ ہے۔ اس لیے ہمیں اس کے اندر اہم مسائل پر بحث کرنی چاہیے۔ بھارت چین تعطل پر سابق آرمی چیف جنرل منوج نروانے کی کتاب کے حوالے سے راہول گاندھی کی طرف سے لوک سبھا میں ہنگامہ آرائی کے بارے میں، پرینکا گاندھی واڈرا نے کہا،" راہول گاندھی عوامی ذرائع سے حوالہ دے رہے ہیں، پھر بھی انہیں بولنے کی اجازت نہیں دی جا رہی ہے۔ دریں اثنا، اقتدار میں رہنے والے پارلیمنٹ میں میگزینوں اور کتابوں کا حوالہ دے رہے ہیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ" پارلیمنٹ نے ہمیشہ چین، پاکستان اور خارجہ پالیسی سے متعلق اہم معاملات پر بات کی ہے، یہ ہماری روایت رہی ہے، چاہے وہ اپوزیشن ہو یا حکومت، سب نے کھل کر اپنی رائے پیش کی ہے، حقیقت میں حکومت کو ڈر ہے کہ ان کی سچائی ملک کے سامنے آ جائے گی، اس لیے وہ کتاب کو شائع کرنے کی اجازت بھی نہیں دے رہی"۔ پرینکا گاندھی واڈرا نے کہا کہ یہ صرف اپوزیشن لیڈر کو بولنے سے روکنے کا معاملہ نہیں ہے۔ یہ جمہوریت اور پارلیمنٹ کے کام کرنے کا ایک بنیادی مسئلہ ہے۔ کوئی اپنا نقطہ نظر پیش کرنے میں کیا حرج ہے؟ وہ ڈرتے ہیں کہ کیا نکل سکتا ہے۔ کتاب میں ایسا مواد موجود ہے جو دکھاتا ہے کہ وزیر اعظم، وزیر داخلہ، وزیر دفاع، اور ہماری اعلیٰ قیادت نے بحران کے دوران کیا ردعمل ظاہر کیا۔ اس سے ان کی حکومت کا کردار ظاہر ہوتا ہے کہ جب ملک پر حملہ ہو اور چینی فوجی ہماری سرحد پر آ رہے ہیں تو وہ کیسا ردعمل ظاہر کر رہی ہے۔ پارلیمنٹ کے 8 اپوزیشن ممبران کی معطلی کے بارے میں پرینکا گاندھی واڈرا نے کہا کہ اپوزیشن ممبران پارلیمنٹ کو ہر اجلاس میں معطل کیا جا رہا ہے، اس میں کوئی نئی بات نہیں۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ ایک ایسی جگہ ہے جہاں آزادانہ طور پر خیالات کا تبادلہ ہوتا ہے، لیکن بی جے پی حکومت خود اپنی ذمہ داری سے پہلو تہی کر رہی ہے جو کہ اپوزیشن لیڈر کو لوک سبھا میں بات کرنے کی اجازت نہیں دے رہی ہے، یہ آوازیں پھینکنے کی کوشش ہے۔ حکومت ملک کا پیسہ برباد کر رہی ہے۔ یہ ملک میں کسی بھی طرح کی بحث کو روکنا چاہتا ہے۔

تائیوان کی سلامتی ہندوستان کے اسٹریٹجک مفادات کیلئے اہم

آبنائے تائیوان میں امن اور استحکام کی اہمیت پر زور دیا

نئی دہلی: ہندوستان کی وزارت خارجہ نے ہندوستان کی تجارت، معیشت، عوام سے عوام کے تعلقات اور سمندری مفادات پر براہ راست اثرات کا حوالہ دیتے ہوئے آبنائے تائیوان میں امن اور استحکام کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ یہ بیان ہندوستان کے نقطہ نظر میں تبدیلی کی نشاندہی کرتا ہے، جو تائیوان کی سلامتی کو اس کے وسیع تر اسٹریٹجک ماحول کو متاثر کرنے والی براہ راست تشویش کے طور پر تسلیم کرتا ہے، بجائے اس کے کہ دور دراز کا مسئلہ ہو۔ ہندوستان تائیوان کی سلامتی کو اس کے قومی مفادات سے منسلک ایک ٹھوس اسٹریٹجک تشویش کے طور پر تیار کرتا ہے، تجریدی اصولوں سے آگے بڑھ کر ایک عملی نقطہ نظر کی طرف بڑھتا ہے۔ تحمل اور پرامن حل کا مطالبہ ایک غیر مستحکم عالمی ترتیب کے درمیان ہند- بحر الکاہل میں طاقت کا مستحکم توازن برقرار رکھنے کے ہندوستان کے مقصد کو اجاگر کرتا ہے۔ بھارت کی یکطرفہ کارروائیوں کی ناپسندیدگی ہندوستان-چین سرحد کے ساتھ چین کے جارحانہ رویے کی آئینہ دار ہے، جہاں بیجنگ نے مستقل طور پر جمود کو تبدیل کرنے کی کوشش کی ہے۔ آرٹیکل دلیل دیتا ہے کہ بھارت اب مکمل طور پر محتاط سفارت کاری کا متحمل نہیں ہو سکتا، کیونکہ اس نے چین کے ساتھ تسلی بخش نتائج حاصل نہیں کیے ہیں، اور سفارتی اشارے کو اسٹریٹجک حمایت کی ضرورت ہے۔ ہندوستان کو تائیوان کے تئیں ایک آزاد پالیسی تیار کرنی چاہیے، یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ بامعنی مشغولیت اس کے اپنے طویل مدتی مفادات کے لیے ضروری ہے اور اسٹریٹجک خود مختاری کے لیے اس کی وابستگی کا امتحان ہے۔

ہندوستانی معلمہ نے ۱۰ لاکھ ڈالر کا عالمی ٹیچر پرائز جیتا

دوبئی: سینکڑوں تعلیمی مراکز بنانے اور کچی بستیوں کی دیواروں پر تعلیمی دیواروں کو پینٹ کرنے کے لیے مشہور ایک ہندوستانی استاد اور کارکن نے جمعرات کو 10 لاکھ ڈالر کا گلوبل ٹیچر پرائز جیتا۔ روبل ناگی نے متحدہ عرب امارات میں دبئی میں ہونے والی عالمی حکومتوں کے سربراہی اجلاس میں یہ ایوارڈ قبول کیا، یہ ایک سالانہ تقریب ہے جس میں دنیا بھر سے لیڈران آتے ہیں۔ اس کی روبل ناگی آرٹ فاؤنڈیشن نے پورے ہندوستان میں 800 سے زیادہ تعلیمی مراکز قائم کیے ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ وہ بچے جو کبھی اسکول نہیں گئے ہوں وہ منظم طریقے سے سیکھنا شروع کریں۔ وہ پہلے سے اسکول میں بچوں کو بھی پڑھاتے ہیں۔ ناگی دیگر موضوعات کے علاوہ خواندگی، سائنس، ریاضی اور تاریخ سکھانے والے دیواروں کو بھی پینٹ کرتے ہیں۔ یہ انعام وارکی فاؤنڈیشن کی طرف سے دیا جاتا ہے، جس کے بانی، سنی ورکی نے منافع بخش GEMS ایجوکیشن کمپنی قائم کی جو مصر، قطر اور متحدہ عرب امارات میں درجنوں اسکول چلاتی ہے۔

ایس ایس بی، این جی اوز اور تعلیمی ادارے جموں و کشمیر میں

نوجوانوں کی ملازمت کی صلاحیت کو بڑھانے کیلئے تعاون کرتے ہیں

سری نگر: نوجوانوں کو بااختیار بنانے اور جامع ترقی کی جانب ایک اہم قدم میں، ہندوستان کے زیر انتظام کشمیر میں سیکورٹی فورسز اور سول ادارے مہارتوں کی پرورش، خود انحصاری کو فروغ دینے اور وادی کے سماجی تانے بانے کو مضبوط بنانے میں تیزی سے تعمیری کردار ادا کر رہے ہیں۔ شہری ایکشن پروگراموں کے تحت لوگوں پر مبنی اقدامات کے ذریعے، اس طرح کی کوششیں تعلیم اور روزگار کے درمیان فرق کو ختم کرنے میں مدد کر رہی ہیں، جس سے مقامی نوجوانوں کو آگے بڑھنے کا ایک پرامید اور نتیجہ خیز راستہ مل رہا ہے۔ اس مثبت رفتار کو جاری رکھتے ہوئے، سیما سرکشا بل نے سری نگر میں طلباء کے لیے ایک ماہ کے سکل ڈیولپمنٹ۔ کم۔ کمپیوٹر ٹریننگ پروگرام کا انعقاد کیا۔ مفت تربیتی پروگرام کا انعقاد سیما سرکشا بلکی 10 ویں بٹالین نے سیونگ دی فیوچر کے تعاون سے کیا، جو کہ ایک غیر سرکاری تنظیم، کاوا گروپ آف انسٹی ٹیوٹ، خانیار کے تعلیمی تعاون سے ہے۔ ٹریننگ میں ڈومیسٹک ڈیٹا انٹری آپریٹر کی مہارتوں اور موبائل کی مرمت پر توجہ مرکوز کی گئی، جس کا مقصد مقامی نوجوانوں میں ڈیجیٹل خواندگی، تکنیکی مہارت، اور خود روزگار کے مواقع کو بڑھانا ہے۔ 31 روزہ پروگرام میں لڑکوں اور لڑکیوں سمیت کل پچاس طلباء نے حصہ لیا، جو انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف پروفیشنل اسٹڈیز سری نگر میں منعقد ہوا۔ شرکاء نے جوش و خروش کا اظہار کیا، کیونکہ بہت سے لوگوں نے پہلی بار ایک پیشہ ور کمپیوٹر لیب کا تجربہ کیا، جو ہنرمند ٹرینرز کی نگرانی میں سیکھ رہے تھے۔ اس پہل نے عملی، ہینڈز آن ایکسپوژر فراہم کیا جو طلباء کو ملازمت کے لیے تیار اور اپنے منصوبے شروع کرنے میں پر اعتماد بننے میں مدد کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا۔ ایک طالب علم، رمیز احمد نے کہا، متعدد کورسز میں ووکیشنل ٹریننگ شروع کی گئی ہے۔ کسی ملک کا مستقبل اس کے نوجوانوں پر منحصر ہے، اور آج پوری توجہ ڈگریوں سے ہنر کی طرف منتقل ہو رہی ہے۔ یہ کورسز لوگوں کو خود مختار بننے اور موبائل ریپئرنگ سینٹرز کھولنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ یہ ہم کشمیریوں کے لیے ایک بہت اچھا قدم ہے۔" ایک اور شریک ثانیہ یعقوب نے بتایا کہ اس پروگرام نے سردیوں کے موسم میں وقت کا بہترین استعمال کیا جب تعلیمی ادارے بند تھے۔ انہوں نے کہا کہ" اس تعاون سے طلباء کو بہت فائدہ ہوا ہے اور ہماری صلاحیتوں کو نتیجہ خیز انداز میں بہتر بنانے میں مدد ملی ہے۔" اس طرح کے اقدامات کی مطابقت کے بارے میں بات کرتے ہوئے، منتظمین میں سے ایک سید جنید نے کہا، دنیا تیزی سے بدل رہی ہے۔ پہلے ڈگریاں ہی سب کچھ ہوتی تھیں، لیکن آج کمپنیاں مہارت کو زیادہ اہمیت دیتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے تربیتی پروگرام روزگار کے حصول میں انتہائی مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ اس پروگرام کا مقصد وادی میں تعلیم یافتہ نوجوانوں کے لیے روزگار کے پائیدار مواقع پیدا کرنے کے لیے روزگار کی اہلیت کو بڑھانا، انٹرپرینیورشپ کو فروغ دینا اور نجی شعبے کو فروغ دینے کے حکومت کے وسیع تر وژن کی حمایت کرنا ہے۔

قادریہ کیپٹل صحت کی دیکھ بھال میں سرمایہ کاری بڑھائے گی

بنگلورو: پرائیویٹ ایکویٹی فرم قادریہ کیپٹل جنوبی ایشیاء کے چیف کے مطابق، ہندوستان میں صحت کی دیکھ بھال تک رسائی میں اضافہ اور صحت کی دیکھ بھال تک رسائی میں بہتری اس شعبے کو ایک "ملٹی کیڈل ترقی کے مواقع" میں تبدیل کر رہی ہے، ملک میں مزید فراہم کنندگان کی توسیع کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ اس فرم کے ایک پارٹنر سنیل ٹھاکر نے کہا، (بھارت میں صحت کی دیکھ بھال کے لیے) ایک اہم ضرورت پوری نہیں ہوئی، جو کہ 4$ بلین سے زیادہ کے اثاثوں کا انتظام کرتی ہے۔ دنیا کی سب سے زیادہ آبادی والا ملک ہونے کے باوجود، ہندوستان میں صحت کی دیکھ بھال کے اخراجات مجموعی گھریلو پیداوار کا صرف 3.3 فیصد ہیں۔ جو کہ ترقی پذیر ایشیائی معیشتوں جیسے تھائی لینڈ، ملائیشیا، فلپائن اور ویتنام سے کم ہیں، جہاں اس طرح کے اخراجات جی ڈی پی کے 9.3 فیصد اور 4.5 فیصد کے درمیان ہوتے ہیں، ورلڈ بینک کے مطابق۔ لیکن چیزیں بہتری کی طرف موڑ لے رہی ہیں: امریکی انویسٹمنٹ مینیجر فرینکلن ٹیمپلٹن کے مطابق، 2010 اور 2024 کے درمیان ہندوستان کی فی کس آمدنی دگنی ہو کر 729,2 ڈالر ہو گئی، اور 2031 تک 242,5 ڈالر تک پہنچنے کے لیے مقرر ہے۔

امتحان میں کامیابی کی ضمانت خود اعتمادی ہے، جلد بازی نہیں: وزیر اعظم مودی

ایک بچے کے سوال پر کہ زندگی میں خواب دیکھنا ضروری ہے، وزیر اعظم مودی نے کہا کہ "خواب نہ دیکھنا زندگی کے ساتھ سب سے بڑا جرم ہے۔ خواب ہی مقصد بناتے ہیں اور زندگی میں آگے بڑھنے کی تحریک دیتے ہیں۔"

وزیر اعظم مودی نے جمعہ کو اپنی رہائش گاہ پر 'پریکشا پر چرچہ' کے پروگرام میں ملک کے مختلف حصوں سے آئے بچوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ امتحان کو بوجھ نہ سمجھیں، اسے آسانی سے لینا چاہئے۔ انہوں نے پرانے پرچوں سے تیاری کرنے کو پرانی عادت اور بیماری قرار دیا اور کہا کہ نئے دور میں اس کا کوئی جواز نہیں۔ یہ ایک طرح کی بیماری ہے، اس لیے بچوں کو اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے فطری انداز میں تیاری کرنی چاہیے اور امتحان کو دباؤ یا بوجھ نہیں بنانا چاہیے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ طلباء کو امتحان کے لیے ذہنی دباؤ لینے اور زیادہ نمبر لینے کی دوڑ میں الجھنے کی بجائے زندگی کے مقصد کی کسوٹی پر خود کو پرکھتے ہوئے مسلسل محنت، صبر اور خود اعتمادی کے ساتھ کام کرنے پر زیادہ توجہ دینی چاہیے۔ ایک بچے کے سوال پر کہ زندگی میں خواب دیکھنا ضروری ہے، وزیر اعظم نے کہا کہ خواب نہ دیکھنا زندگی کے ساتھ سب سے بڑا جرم ہے۔ خواب ہی مقصد بناتے ہیں اور زندگی میں آگے بڑھنے کی تحریک دیتے ہیں۔ مشکل سے مشکل خواب کو حاصل کرنے کے لیے محنت ضروری ہے۔ بچوں کو خود اعتمادی بڑھانے کے لیے عظیم انسانوں کی سوانح حیات پڑھنی چاہیے۔ نریندر مودی نے کہا کہ کسی بھی امتحان کے لیے خود اعتمادی ضروری ہے اور خود اعتمادی تب آتی ہے جب دل سے اپنے مضمون کو اپنے مقصد کے مطابق پڑھا جائے۔ امتحان کے وقت جلد بازی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ جلد بازی سے سب کچھ بگڑ جاتا ہے۔ اس کے بجائے خود اعتمادی اور مکمل سمجھ بوجھ کے ساتھ سوالات حل کریں۔ جلد بازی کی وجہ سے کئی بار جو سوالات آسان ہیں وہ بھی خراب ہو جاتے ہیں اور محنت ضائع ہو جاتی ہے۔ وزیر اعظم نے مزید کہا کہ اب وہ وقت نہیں رہا جب کہا جاتا تھا کہ کامیابی صرف انہی کو ملتی ہے جن کے پاس تمام سہولیات ہوں، بلکہ اب حالات بدل گئے ہیں۔ سب سے کم وسائل والے بچوں کو بھی بہترین نمبروں کے ساتھ امتحان میں کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ انہوں نے اس کی وجہ آزاد سوچ اور دستیاب سہولیات کے مطابق مطالعہ قرار دیا۔ ساتھ ہی انہوں نے بچوں سے کہا کہ ہر چیز کا ایک طریقہ ہوتا ہے اور تجربے کی بنیاد پر اسے بدلا جا سکتا ہے۔ 'پریکشا پر چرچہ' کے پروگرام میں بھی انہوں نے تجربے کی بنیاد پر آہستہ آہستہ تبدیلیاں کیں۔ ہر بچے کو تجربے کی بنیاد پر اپنے کاموں میں بہتری لانی چاہیے۔ پروگرام کے بعد وزیر اعظم مودی نے کہا کہ اب انہیں لگتا ہے کہ ملک کے مختلف حصوں میں بچوں سے 'پریکشا پر چرچہ' کی جانی چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ انہوں نے کئی ریاستوں میں ان پروگراموں کا انعقاد کیا ہے اور انہیں لگتا ہے کہ دیگر ریاستوں میں بھی مزید پروگرام منعقد کئے جانے چاہئیں۔

عدالت میں الکا لامبا کی مجسٹریٹ کورٹ کے حکم کو چیلنج کرنے والی عرضی خارج

نئی دہلی: راوز ایونیو سیشن کورٹ نے کانگریس لیڈر الکا لامبا کے خلاف 2024 میں جنتر منتر پر خواتین کے ریزرویشن پر امتناعی حکم کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں مجسٹریٹ کورٹ کے حکم کو چیلنج کرنے والی ایک عرضی کو خارج کر دیا ہے۔ خصوصی جج دگ وجے سنگھ نے یہ حکم دیا۔ مجسٹریٹ کورٹ نے 19 دسمبر 2025 کو الکا لامبا کے خلاف الزامات طے کرنے کا حکم دیا۔ استغاثہ فی الحال اس کیس میں گواہوں کے بیانات ریکارڈ کر رہا ہے۔ مجسٹریٹ کورٹ نے کہا کہ الکا لامبا کو ویڈیو میں دیکھا گیا تھا کہ وہ ایک سرکاری ملازم کو اپنے فرائض کی انجام دہی سے زبردستی روک رہی ہے۔ اس نے رکاوٹیں عبور کیں اور مظاہرین کو اکسایا۔ مجسٹریٹ عدالت نے الکا لامبا کے خلاف تعزیرات ہند کی دفعہ 132، 221 اور 223 اے کے تحت الزامات عائد کرنے کا حکم دیا۔ اس کیس میں 29 جولائی 2024 کو جنتر منتر پر مہیلا کانگریس کی طرف سے خواتین کے تحفظات کا مطالبہ کرتے ہوئے احتجاج شامل تھا۔ الکا لامبا احتجاج کی مرکزی مقرر تھیں۔ دہلی پولیس نے انڈین سول ڈیفنس کوڈ کی دفعہ 163 کے تحت امتناعی حکم جاری کیا تھا۔ الکا لامبا پر الزام ہے کہ انہوں نے ممنوعہ احکامات کی خلاف ورزی کی اور دوپہر ڈیڑھ بجے کے قریب دیگر مظاہرین کے ساتھ ٹالسٹائی مارگ پر بیریکیڈ پر پہنچ کر نعرے لگائے۔ وہ پارلیمنٹ کا گھیراؤ کرنے پر بضد تھے۔ جائے وقوعہ پر موجود سینئر پولیس افسران نے مظاہرین کو لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے ممنوعہ احکامات سے آگاہ کیا اور انہیں مظاہرے کو ختم کرنے کی تنبیہ کی۔ دہلی پولیس کے مطابق، الکا لامبا اور ان کے حامیوں نے وہاں کے مرد اور خواتین پولیس افسران کو دھکیل دیا، رکاوٹیں عبور کیں اور کچھ مظاہرین نے پارلیمنٹ اسٹریٹ کو بلاک کر دیا۔ پولیس کی طرف سے انہیں منانے کی بارہا کوششوں کے باوجود، الکا لامبا اور دیگر حامیوں نے جانے سے انکار کر دیا، جس کی وجہ سے ان کی گرفتاری عمل میں آئی۔ اس کے بعد سب انسپکٹر انیتا سنگھ کے بیان کی بنیاد پر الکا لامبا کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی۔

اب بغیر پین کارڈ نہیں ہوگی جائیداد کی رجسٹری، یوپی حکومت کا اہم فیصلہ

اتر پردیش حکومت نے زمین اور مکان کی خرید و فروخت کے لیے پین کارڈ لازمی قرار دے دیا ہے۔ رجسٹری کے وقت خریدار اور فروخت کنندہ دونوں کا پین نمبر درج اور تصدیق کیا جائے گا، ورنہ عمل آگے نہیں بڑھے گا

لکھنؤ: اتر پردیش میں زمین، مکان یا کسی بھی قسم کی غیر منقولہ جائیداد کی خرید و فروخت کے لیے پین کارڈ دینا لازمی قرار دے دیا گیا ہے۔ ریاستی حکومت کی ہدایت پر رجسٹری محکمہ نے نیا حکم نامہ جاری کر دیا ہے، جس کے تحت اب جائیداد کی رجسٹری کے دوران خریدار اور فروخت کنندہ دونوں کا پین نمبر درج کرنا اور اس کی توثیق کرنا ضروری ہوگا۔ بغیر پین کی تفصیل کے رجسٹری کا عمل مکمل نہیں کیا جائے گا۔ حکومت کی جانب سے جاری ہدایات تمام اضلاع کے رجسٹری دفاتر کو بھیج دی گئی ہیں۔ افسروں کو ہدایت دی گئی ہے کہ آن لائن درخواست کے نظام میں دونوں فریقین کا پین نمبر لازماً درج کیا جائے۔ پین نمبر کے اندراج اور تصدیق کے بغیر سافٹ ویئر نظام درخواست کو آگے نہیں بڑھنے دے گا۔ حکومت کا کہنا ہے کہ یہ فیصلہ مشتبہ لین دین اور بے نامی جائیداد کی خرید و فروخت پر روک لگانے کے مقصد سے کیا گیا ہے۔ خاص طور پر ہندوستان اور نیپال کی سرحد سے ملحق علاقوں میں بیرونی سرمایہ کے ذریعے زمین کی خرید اور غلط سرمایہ کاری کے معاملات پر نظر رکھنے کے لیے یہ قدم اٹھایا گیا ہے۔ پین کارڈ لازمی ہونے سے ہر لین دین کا ریکارڈ محفوظ رہے گا اور اس کی نگرانی ممکن ہو سکے گی۔ رجسٹری محکمہ اپنے سافٹ ویئر نظام میں ضروری تبدیلیاں بھی کر رہا ہے تاکہ پین نمبر کی آن لائن توثیق فوری طور پر ہو سکے۔ اس سے جعلی دستاویزات یا غلط شناخت کی بنیاد پر ہونے والی رجسٹری کو روکا جا سکے گا۔ اس کے علاوہ ٹیکس سے متعلق معاملات میں بھی معلومات کے ملاپ میں آسانی ہوگی اور مالی بے ضابطگیوں پر قابو پانے میں مدد ملے گی۔ افسروں کے مطابق نئے ضابطے سے جائیداد کی خرید و فروخت کا عمل زیادہ شفاف ہوگا اور غیر قانونی سرمایہ کاری کے امکانات کم ہوں گے۔ یہ اصول پورے اتر پردیش میں نافذ ہوگا اور تمام رجسٹری دفاتر کو اس پر سختی سے عمل کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ اب اگر کوئی شخص ریاست میں زمین یا مکان خریدنا چاہتا ہے تو اسے رجسٹری کے وقت اپنا پین کارڈ پیش کرنا لازمی ہوگا، بصورت دیگر رجسٹری ممکن نہیں ہوگی۔

عمر عبداللہ کا سوال: کیا جموں کی مجوزہ نیشنل لاء یونیورسٹی میں مسلم طلبہ کو داخلہ ملے گا؟

ایوان سے خطاب کرتے ہوئے عمر عبداللہ نے کہا کہ جموں میں این ایل یو کے قیام پر پر اصرار کرنے سے پہلے، بی جے پی کے قانون سازوں کو خالصتاً میرٹ کی بنیاد پر ہونے والے داخلوں پر اپنا موقف واضح کرنا چاہیے۔

جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے جمعرات کے دن جموں میں نیشنل لاء یونیورسٹی (این ایل یو) کے قیام کے مطالبے پر بی جے پی کو عوامی سطح پر سوالات کے کٹہرے میں کھڑا کیا اور پوچھا کہ اگر میرٹ لسٹ میں مسلمان طلبہ غالب رہے تو کیا انہیں وہاں داخلہ لینے اور تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دی جائے گی؟ ان کا یہ بیان قانون ساز اسمبلی میں علاقائی امتیازی سلوک اور اعلیٰ تعلیم تک رسائی کے موضوع پر ہونے والی گرما گرم بحث کے دوران سامنے آئے۔ ایوان سے خطاب کرتے ہوئے عبداللہ نے کہا کہ جموں میں این ایل یو کے قیام پر پر اصرار کرنے سے پہلے، بی جے پی کے قانون سازوں کو خالصتاً میرٹ کی بنیاد پر ہونے والے داخلوں پر اپنا موقف واضح کرنا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جموں کے ایک میڈیکل کالج کے حوالے سے ان کے حالیہ اقدامات نے انصاف کے بارے میں ان کے عزم پر سنگین شکوک وشبہات پیدا کر دیے ہیں۔ 'ماتا ویشنو دیوی میڈیکل کالج' معاملہ کا حوالہ دیتے ہوئے، عمر عبداللہ نے کہا کہ اس ادارے کو فعال ہونے کے باوجود صرف اس لیے بند کر دیا گیا کیونکہ وہاں کی میرٹ لسٹ میں آنے والے طلبہ کی اکثریت مسلمان تھی۔ انہوں نے کہا کہ "دیگر ریاستوں میں لوگ میڈیکل کالج حاصل کرنے کے لیے لڑتے ہیں۔ یہاں، آپ نے ایک کالج صرف اس لیے بند کر دیا کیونکہ وہاں مسلمان طلبہ پڑھ رہے تھے۔" نیشنل کانفرنس کے لیڈر نے بی جے پی کے ایم ایل ایز پر زور دیا کہ اگر وہ میڈیکل کالج کو بند کرنے کے بجائے اس کے لیے 'اقلیتی درجہ' مانگتے، تو قانونی طور پر ہندو طلبہ کے لیے نشستوں کا بڑا حصہ مل جاتا اور ادارہ بھی چلتا رہتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ "ڈاکٹر مریضوں کا علاج کرتے ہیں، مذہب کا نہیں۔ وہاں خرچ ہونے والا پیسہ ضائع نہیں ہوتا۔" وزیر اعلیٰ نے اس معاملے کو ایک اخلاقی امتحان کے طور پر پیش کیا۔ انہوں نے پوچھا کہ "جموں میں مجوزہ این ایل یو کے داخلے بھی میرٹ کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔ میں یہ کیسے یقین کرلوں کہ اگر جموں کی این ایل یو میں مسلمانوں کی اکثریت ہوگئی، تو آپ اسے بند نہیں کریں گے اور ویسا ہی جشن نہیں منائیں گے جیسا آپ نے میڈیکل کالج کے معاملے میں منایا؟" عمر عبداللہ نے بی جے پی پر الزام لگایا کہ وہ امتیازی سلوک کا مسئلہ صرف تب اٹھاتی ہے جب اسے سیاسی طور پر فائدہ نظر آتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "جب بھی آپ کے پاس پیش کرنے کے لیے کچھ نہیں ہوتا، آپ جموں کے ساتھ امتیازی سلوک کی بات کرنے لگتے ہیں۔" وزیر اعلیٰ نے زور دیا کہ حقیقی امتیازی سلوک تو مذہبی آبادی کے تناسب کی بنیاد پر ایک تعلیمی ادارے کو بند کرنے سے ظاہر ہوا ہے۔ بی جے پی کے قانون سازوں نے عمر عبداللہ کے سوال کا براہِ راست جواب نہیں دیا، تاہم انہوں نے جموں اور کشمیر دونوں جگہوں پر این ایل یوز کے قیام کے اپنے مطالبے کو دہرایا۔ پارٹی نے پہلے صرف جموں میں این ایل یو کی وکالت کی تھی، لیکن بعد میں اس تنقید کے بعد اپنا موقف تبدیل کرلیا کہ جموں کو ۲۰۱۶ء میں پہلے ہی آئی آئی ٹی اور آئی آئی ایم جیسے ممتاز ادارے مل چکے ہیں، جس پر وادی کی طرف سے کوئی احتجاج نہیں کیا گیا تھا۔

"الیکشن کمیشن کو فی الحال سیاسی جماعتوں کا رجسٹریشن منسوخ کرنے کا اختیار نہیں ہے"

الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ نے ذات پر مبنی سیاسی ریلیوں پر پابندی عائد کرنے اور سیاسی جماعتوں کا رجسٹریشن منسوخ کرنے سے متعلق ۲۰۱۳ء میں داخل مفاد عامہ کی عرضی خارج کر دیا ہے۔ یہ عرضی موتی لال یادو ایڈووکیٹ کی جانب سے دائر کی گئی تھی۔ ہائی کورٹ کی اس وضاحت سے ریاست کی یوگی حکومت کو بڑا جھٹکا لگا ہے۔ جسٹس راجن رائے اور جسٹس اودھیش کمار چودھری پر مشتمل دو رکنی بنچ نے واضح کیا کہ انتخابی کمیشن کو موجودہ قانون کے تحت سیاسی جماعتوں کا رجسٹریشن منسوخ کرنے یا ذات پر مبنی ریلیوں پر مکمل پابندی لگانے کا اختیار حاصل نہیں ہے۔ عدالت نے کہا کہ اس نوعیت کے معاملات میں پہلے سے ہی قانونی دفعات اور سرکاری احکامات موجود ہیں، ضرورت صرف ان پر مؤثر عمل درآمد کی ہے۔ عدالت نے کہا کہ الیکشن کمیشن کا کردار انتخابی عمل کے آغاز کے بعد فعال ہوتا ہے اور انتخابات کے دوران 'ماڈل کوڈ آف کنڈکٹ' نافذ رہتا ہے، جو ایسی سرگرمیوں پر پابندی لگاتا ہے جو ذات، مذہب یا برادری کی بنیاد پر نفرت یا تقسیم کو بڑھاوا دیتی ہوں۔ خلاف ورزی کی صورت میں الیکشن سمبل (ریزرویشن اینڈ الاٹمنٹ) آرڈر ۱۹۶۸ء کے پیرا (۱۶/اے) کے تحت کارروائی ممکن ہے، جس میں کسی سیاسی جماعت کی منظوری معطل یا واپس لی جاسکتی ہے۔ غیر انتخابی مدت کے حوالے سے عدالت نے اتر پردیش حکومت کے ۲۱/ستمبر ۲۰۲۵ء کے جاری کردہ حکومتی حکم نامے کا حوالہ دیا، جس میں سیاسی مقاصد کیلئے ذات پر مبنی ریلیوں کو عوامی نظم اور قومی یکجہتی کے خلاف قرار دیتے ہوئے ان پر مکمل پابندی عائد کی گئی ہے۔ سیاسی جماعتوں کا رجسٹریشن منسوخ کرنے کے مطالبے پر عدالت نے سپریم کورٹ کے فیصلے 'انڈین نیشنل کانگریس بنام انسٹی ٹیوٹ آف سوشل ویلفیئر (۲۰۰۲ء)' کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ پارلیمنٹ نے جان بوجھ کر الیکشن کمیشن کو اس بنیاد پر جماعتوں کا رجسٹریشن منسوخ کرنے کا اختیار نہیں دیا ہے، سوائے چند مخصوص حالات کے، جیسے دھوکہ دہی یا آئین سے وفاداری ترک کرنا۔ عدالت نے امیدواروں کی نااہلی کے سوال پر بھی وضاحت کی کہ صرف الزامات کی بنیاد پر کسی شخص کو انتخاب لڑنے سے روکنے کا کوئی مکمل قانونی التزام نہیں ہے۔ عوامی نمائندگی ایکٹ ۱۹۵۱ء کی دفعہ ۱۲۳/(۳) کے تحت ذات یا مذہب کی بنیاد پر ووٹ مانگنا بدعنوان انتخابی عمل میں شمار ہوتا ہے، مگر نااہلی تبھی ممکن ہے جب جرم ثابت ہو۔ عرضی کو مسترد کرتے ہوئے عدالت نے آئین کے آرٹیکل ۵۱/اے (ای) کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ذات پات اور تقسیم کی سیاست کا مستقل حل قوانین سے زیادہ تعلیم، خاندانی اقدار اور سماجی تربیت میں پوشیدہ ہے۔ عدالت کے مطابق 'ہر مسئلے کو صرف قانون کے ذریعے کنٹرول نہیں کیا جاسکتا، اس کے لئے سماجی اور اخلاقی اصلاح بھی ضروری ہے'۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ اگر موجودہ قوانین یا ۲۱/ستمبر ۲۰۲۵ء کے حکومتی حکم نامے پر عمل درآمد نہ ہو تو عرضی گزار مناسب شواہد کے ساتھ دوبارہ عدالت سے رجوع کرسکتا ہے۔

نوئیڈا انجینئر موت معاملہ: الہ آباد ہائی کورٹ نے بلڈر ابھے کمار کی فوری رہائی کا دیا حکم

اتر پردیش کے نوئیڈا میں 16 جنوری کی رات سیکٹر-150 میں سافٹ ویئر انجینئر یووراج مہتا کی ایک زیر تعمیر سائٹ کے گڑھے میں گرنے کی وجہ سے موت ہوگئی تھی

نوئیڈا سیکٹر-150 کے ایک گڑھے میں گر کر سافٹ ویئر انجینئر یووراج مہتا کی موت کے معاملے میں گرفتار بلڈر ابھے کمار کو الہ آباد ہائی کورٹ نے بڑی راحت دی ہے۔ عدالت نے بلڈر کو غیر قانونی حراست سے فوری طور پر رہا کرنے کا حکم دیا ہے۔ بلڈر نے 'ہیبس کارپس کی رٹ' داخل کی تھی، جسے منظور کرلیا گیا۔ ڈبل بنچ میں شامل جسٹس سدھارتھ اور جسٹس جے کرشنا اپادھیائے نے سماعت کرتے ہوئے یہ فیصلہ سنایا ہے۔ وِش ٹاؤن کے ڈائریکٹر ابھے کمار نے ہائی کورٹ میں عرضی داخل کی تھی، جس میں گرفتاری اور حراست کو غیر قانونی، کالعدم اور باطل قرار دینے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ عرضی میں ابھے کمار کی جانب سے دلیل دی گئی تھی کہ پولیس نے گرفتاری میمو کی شق 13 کی تعمیل نہیں کی اور نہ ہی عرضی گزار کو پہلے سے اس کے متعلق کوئی اطلاع دی گئی تھی۔ ابھے کمار کے وکیل نے عدالت میں دلیل دی کہ پولیس کے ذریعہ گرفتاری کے قواعد وضوابط کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ عدالت نے بھی دلیل کو تسلیم کیا کہ طریقہ کار پر عمل نہیں کیا گیا اور اس میں کئی خامیاں بھی ہیں۔ دلائل سننے کے بعد عدالت نے متعلقہ اتھارٹی کو ہدایت دی کہ عرضی گزار ابھے کمار کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔ عدالت نے ایڈیشنل گورنمنٹ ایڈووکیٹ (اے جی اے) کو حکم دیا کہ وہ متعلقہ افسران کو اس فیصلے پر فوری عمل درآمد کے لیے مطلع کریں اور فیصلے کی تصدیق شدہ کاپی کا انتظار نہ کریں۔ واضح رہے کہ اتر پردیش کے نوئیڈا میں 16 جنوری کی رات سیکٹر-150 میں سافٹ ویئر انجینئر یووراج مہتا کی ایک زیر تعمیر سائٹ کے گڑھے میں گرنے کی وجہ سے موت ہوگئی تھی۔ اس کے بعد نوئیڈا اتھارٹی کے ساتھ ساتھ بلڈر کے خلاف بھی کارروائی کا مطالبہ اٹھا تھا، اور اس معاملے نے کافی طول پکڑا تھا۔ جس کے بعد پولیس نے بلڈر سمیت کئی دیگر افراد کو گرفتار کرلیا تھا۔

رانچی سول کورٹ میں بم کی دھمکی، پولیس الرٹ

رانچی: جھارکھنڈ کی راجدھانی رانچی میں سول کورٹ کو بم کی دھمکی جمعہ کو سامنے آئی۔ یہ دھمکی عدالت کے سرکاری ای میل ایڈریس پر ایک پیغام کے ذریعے بھیجی گئی۔ واقعے کے بعد عدالت کے احاطے میں سیکیورٹی سخت کردی گئی ہے۔ دھمکی آمیز ای میل موصول ہوتے ہی پولیس اور سیکورٹی ایجنسیاں فوراً حرکت میں آگئیں۔ عدالت کے احاطے میں داخل ہونے یا جانے والے ہر شخص کی مکمل تلاشی لی جارہی ہے۔ عدالت کے مرکزی داخلی راستوں اور حساس مقامات پر پولیس کی نفری تعینات کردی گئی ہے۔ کسی بھی مشکوک چیز کا پتہ لگانے کے لیے پورے احاطے کی مکمل تلاشی لی جارہی ہے۔ پولیس ٹیمیں عدالت کے احاطے میں نصب کیمروں سے فیڈز کی مسلسل نگرانی کررہی ہیں۔

این ایم ڈی سی کے اسکل ڈیولپمنٹ کے ذریعے تربیت یافتہ تمام نوجوانوں کو ملا روزگار

نئی دہلی: نیشنل منرل ڈیولپمنٹ کارپوریشن (این ایم ڈی سی) لمیٹڈ، ملک کی سب سے بڑی لوہے کی پیداوار کرنے والی کمپنی نے بستر ڈویژن کے 80 نوجوانوں کے اپنے پہلے بیچ کا خیر مقدم کیا۔ ان نوجوانوں نے کامیابی کے ساتھ روزگار پر مبنی ہنر کی تربیت مکمل کی ہے اور 100٪ تقرری حاصل کی ہے۔ اسٹیل کی وزارت نے اس پروگرام کو این ایم ڈی سی کی سی ایس آر کوششوں کے ایک حصے کے طور پر اسکل ڈیولپمنٹ انیشیٹو کے تحت سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف پیٹرو کیمیکل انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی (سی آئی پی ای ٹی) کے تعاون سے ترتیب دیا ہے۔ چھتیس گڑھ کے دنتے واڑہ، بستر، سکما، نارائن پور، کونڈا گاؤں، اور بیجاپور اضلاع کے عاجز پس منظر کے طلباء نے وہاں کی زندگی کے بارے میں بات کی، جہاں مواقع محدود تھے اور انتخاب کم تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہنر مندی کا تربیتی پروگرام نہ صرف روزگار فراہم کرتا ہے بلکہ انہیں اپنے آبائی شہروں سے باہر جانے اور اپنی شرائط پر آمدنی حاصل کرنے کا اعتماد بھی فراہم کرتا ہے۔ وزارت نے کہا کہ اس اقدام کا مقصد بستر کے بے روزگار اور پسماندہ قبائلی نوجوانوں کو صنعت سے متعلقہ مہارتوں سے آراستہ کرکے انہیں بااختیار بنانا ہے تاکہ وہ پائیدار روزی روٹی حاصل کرسکیں۔ اعزازی تقریب اور مباحثے کا سیشن این ایم ڈی سی کی سینئر قیادت کی موجودگی میں منعقد ہوا جس میں امیتابھ مکھرجی، چیئرمین اور مینیجنگ ڈائریکٹر، ونے کمار، ڈائریکٹر (تکنیکی) اور ڈائریکٹر (کمرشل، اضافی چارج)، جوئے دیپ داس گپتا، ڈائریکٹر (پروڈکشن) اور ڈائریکٹر (پرسنل، ایڈیشنل چارج)، پی شیام، جنرل منیجر، بی آر سی ایس، پرنسپل اور ڈائریکٹر جنرل شامل تھے۔

بہار: راجگیر میں چار جین سیاحوں کی لاشیں مشتبہ حالات میں ملی

راجگیر: بہار کے نالندہ ضلع کے سیاحتی مقام راجگیر میں دگمبر جین دھرم شالہ کے ایک کمرے میں جمعہ کے روز چار لوگوں کی مشتبہ حالت میں لاشوں کی برآمدگی نے سنسنی پیدا کردی۔ چاروں سیاح بنگلورو کے رہنے والے تھے اور مذہبی یاترا پر تھے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور دھرم شالہ اور آس پاس کے علاقوں کو سیل کرتے ہوئے معاملے کی جانچ شروع کردی۔ چاروں سیاح جین تھے اور 31 جنوری کو مذہبی یاترا پر راجگیر پہنچے تھے۔ دھرم شالہ کے ریکارڈ کے مطابق انہیں آخری بار 2 فروری تک احاطے میں دیکھا گیا تھا، جس کے بعد یہ کمرہ کھلا ہی رہا۔ دھرم شالہ انتظامیہ نے یہ دیکھ کر پولیس کو آگاہ کیا کہ دروازہ کئی دنوں سے بند ہے اور بدبو آرہی ہے۔ دھرم شالہ انچارج مکیش جین نے بتایا کہ چاروں سیاحوں نے بتایا تھا کہ وہ نیپال کا دورہ کرنے کے بعد راجگیر آرہے ہیں۔ ایک نے جی آر ناگ پرساد کے نام کے ساتھ ایک آدھار کارڈ اور بنگلورو میں ایک پتہ فراہم کیا۔ باقی تین کے شناختی کارڈ نہیں ملے۔ پولیس متوفی کی شناخت اور خاندانی پس منظر کی تفتیش کررہی ہے۔ واقعہ کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے پولیس انتظامیہ نے فوری طور پر کمرے کو سیل کردیا۔ ڈی ایس پی راجگیر اور تھانہ انچارج سمیت پولیس کی بڑی فورس جائے وقوعہ پر تعینات ہے۔ فرانزک سائنس لیبارٹری سے ایک ٹیم کو شواہد اکٹھا کرنے کے لیے بلایا گیا ہے۔ کمرے سے ملنے والے شواہد، پھندے کی حالت اور دیگر تکنیکی پہلوؤں کی مکمل چھان بین کی جارہی ہے۔ راجگیر تھانہ انچارج رمن کمار نے واقعے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ سیاح نیپال سے سفر کرتے ہوئے راجگیر پہنچے تھے۔ انہوں نے اس کے بعد پاواپوری جانے کا منصوبہ بنایا تھا۔ پولیس لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیجنے کی تیاری کررہی ہے۔ حالانکہ پوسٹ مارٹم رپورٹ آنے کے بعد ہی حتمی طور پر کچھ کہا جاسکے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ تفتیش جاری ہے۔

دہلی: منظم موبائل چوری کرنے والے بین الریاستی گروہ کا پردہ فاش، 46 موبائل فون برآمد

نئی دہلی: ساؤتھ ویسٹ ضلع پولیس نے منظم موبائل فون چوری میں ملوث ایک بین الریاستی گروہ کا پردہ فاش کرتے ہوئے بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ سروجنی نگر تھانے کی ٹیم نے کارروائی کے دوران ایک ملزم کو گرفتار کیا جبکہ ایک نابالغ کو بھی تحویل میں لیا گیا۔ ملزمان کے قبضے سے 13 آئی فون سمیت مجموعی طور پر 46 چوری شدہ موبائل فون برآمد کر کے قانونی کارروائی کے بعد اصل مالکان کے حوالے کر دیے گئے۔ پولیس کے مطابق 27 دسمبر 2025 کو سروجنی نگر مارکیٹ سے موبائل چوری کی ایک ای ایف آئی آر درج کی گئی تھی۔ تفتیش کے دوران سی سی ٹی وی فوٹیج کا باریک بینی سے جائزہ لیا گیا جس میں دو مشتبہ افراد شکایت کنندہ کے قریب مشکوک سرگرمیوں میں ملوث دکھائی دیے۔ 28 دسمبر کو موصول خفیہ اطلاع کی بنیاد پر سب انسپکٹر انوپ کمار اور ہیڈ کانسٹیبل راجندر نے مارکیٹ کے گیٹ نمبر دو کے قریب سے 15 سالہ نابالغ کو پکڑ لیا۔ پوچھ گچھ میں اس نے بھیڑ بھاڑ والے بازاروں میں موبائل چوری کی متعدد وارداتوں میں ملوث ہونے کا اعتراف کیا اور بتایا کہ وہ چوری شدہ موبائل ابھیشیک کمار عرف شمبھو کو دے دیتا تھا۔

وزیر داخلہ نے کٹھوعہ میں سرحدی علاقوں کا دورہ کیا

جموں: مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے جمعہ کے روز جموں و کشمیر کے دو روزہ دورے کے آغاز پر ضلع کٹھوعہ میں بین الاقوامی سرحد کے اگلے علاقوں کا دورہ کیا۔ حکام کے مطابق وزیر داخلہ نے ہیرانگر سیکٹر میں واقع سرحدی چوکیوں گرنام اور بوبیاں کا دورہ کیا اور سرحد کی حفاظت پر مامور بارڈر سیکورٹی فورس (بی ایس ایف) کے جوانوں سے ملاقات کی۔ یہ دورہ سرحدی نگرانی کو مضبوط بنانے، دہشت گردوں کی دراندازی اور ہتھیاروں ومنشیات کی اسمگلنگ کو ناکام بنانے کی کوششوں کے تناظر میں ہو رہا ہے۔ گزشتہ دو ہفتوں کے دوران کٹھوعہ، ادھم پور اور کشتواڑ اضلاع میں تقریباً ایک درجن مقابلوں میں جیش محمد کے چار پاکستانی دہشت گرد مارے جا چکے ہیں۔ امت شاہ جمعرات کی دیر رات جموں پہنچے جہاں لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا، وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ اور بی جے پی کے سینئر رہنماؤں، جن میں اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر سنیل شرما شامل تھے،

اگنی 3 بیلسٹک میزائل کا تجربہ کر کے ہندوستان نے ایک اور کامیابی حاصل کی

میزائل کی 3500 کلومیٹر رینج پورے پاکستان اور چین کے تقریباً نصف حصے پر محیط ہے

نئی دہلی، 6 فروری (ہ س)۔ ہندوستان نے اڈیشہ کے ساحل پر اے پی جے عبدالکلام جزیرے سے اگنی 3 درمیانے فاصلے تک مار کرنے والے بیلسٹک میزائل کا کامیاب تجربہ کر کے اپنی میزائل طاقت اور دفاعی شعبے میں خود انحصاری میں ایک اور سنگ میل حاصل کیا ہے۔ میزائل کا تجربہ مکمل طور پر کامیاب رہا اور مختلف معیارات پر پورا اترا۔ اگنی 3 بیلسٹک میزائل 3500 کلومیٹر دور دشمن کے اہداف کو درست طریقے سے نشانہ بنانے اور تباہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس کا دائرہ پورے پاکستان اور تقریباً نصف چین پر محیط ہے۔ وزارت دفاع کے مطابق درمیانی فاصلے تک مار کرنے والے بیلسٹک میزائل اگنی 3 کا کامیاب تجربہ اسٹریٹجک فورسز کمانڈ کے زیر اہتمام معمول کی یوزر ٹریننگ کا حصہ تھا۔ میزائل کو پہلے سے طے شدہ رینج میں لانچ کیا گیا تھا اور سسٹم کے تمام آپریشنل پیرامیٹرز کی توثیق کی گئی تھی۔ لانچ کے دوران تمام آپریشنل اور تکنیکی پیرامیٹرز درست پائے گئے۔ اگنی تھری میزائل جوہری ہتھیار لے جانے کی صلاحیت رکھتا ہے، اس کی لمبائی 17 میٹر اور قطر 2 میٹر ہے۔ مزید برآں یہ میزائل پانچ کلومیٹر کا فاصلہ ایک سیکنڈ میں طے کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اگنی-3، ایک درمیانے فاصلے تک مار کرنے والے بیلسٹک میزائل کو اگنی-2 کے جانشین کے طور پر 2011 میں سروس میں شامل کیا گیا تھا۔ اگنی 3 کی رینج 3000 سے 5000 کلومیٹر ہے۔ فائر کرنے کے بعد یہ میزائل پاکستان اور چین سمیت کئی پڑوسی ممالک کے اندر گہرائی تک اہداف کو نشانہ بنا سکتا ہے۔ اگنی 3 ایک دو مرحلوں والا بیلسٹک میزائل ہے جو جوہری ہتھیار لے جانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اسے ڈیفنس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن (ڈی آر ڈی او) نے ڈیزائن کیا تھا۔ یہ میزائل جدید ترین نیویگیشن، آن بورڈ کمپیوٹر سسٹم اور رہنمائی اور کنٹرول سسٹم سے لیس ہے۔ ہندوستان نے اگنی-1 میزائل سے اگنی-5 میزائل تک اپنی صلاحیتوں کو وسعت دی ہے۔ اگنی-1، جس نے 2002 میں کامیابی کے ساتھ آزمائش کی دہلیز کو عبور کیا، درمیانے فاصلے تک مار کرنے والا بیلسٹک میزائل ہے۔ اس کی رینج 700 کلومیٹر تھی اور یہ 1000 کلوگرام تک جوہری وار ہیڈز لے جا سکتا تھا۔ اس کے بعد اگنی-2، اگنی-3، اور اگنی-4 میزائل داغے گئے۔ یہ تینوں درمیانے فاصلے تک مار کرنے والے بیلسٹک میزائل ہیں جن کی رینج 2000 سے 3500 کلومیٹر تک ہے۔ بھارت نے اگنی-5 کا تجربہ بھی کیا ہے جو کہ ایٹمی صلاحیت کے حامل بیلسٹک میزائل ہے جو چین اور پاکستان سمیت یورپی اور افریقی ممالک کو نشانہ بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 13th Floor, Office No.-07, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

ہندوستان کی انڈر-19 کرکٹ ٹیم شاہانہ انداز میں بنی چمپئن

ہندوستانی کپتان آیوش مہاترے نے ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کا فیصلہ کیا تھا۔سوریہ ونشی کے طوفانی ۱۷۵ رنوں کی بدولت ہندوستانی ٹیم ۴۱۱ رن بنانے میں کامیاب ہوئی۔جواب میں انگلش ٹیم ۳۱۱ رن ہی بناسکی۔

ہرارے کے میدان پر ہندوستان کی انڈر-19 کرکٹ ٹیم نے فتح کا پرچم لہرا دیا ہے۔ عالمی کپ فائنل مقابلہ میں آیوش مہاترے کی قیادت میں اتری نوجوانوں کی ہندوستانی ٹیم نے ویبھو سوریہ ونشی کی طوفانی اننگ کی بدولت انگلش ٹیم کو 100 رنوں سے شکست فاش دے دی ہے۔اس طرح ہندوستان نے چھٹی مرتبہ انڈر-19 عالمی کپ چمپئن بننے کا فخر حاصل کرلیا ہے۔ ہندوستان نے پہلے بلے بازی کرتے ہوئے 50 اوورس میں 9 وکٹ کے نقصان پر 411 رنوں کا پہاڑ کھڑا کیا تھا۔ جواب میں انگلش ٹیم ہدف سے بہت پیچھے 311 رنوں پر سمٹ گئی۔ ہندوستان کی جیت کے ہیرو 14 سالہ ویبھو سوریہ ونشی رہے، جنھوں نے محض 80 گیندوں میں 175 رنوں کی طوفانی اننگ کھیلی۔ بائیں ہاتھ کے اس بلے باز نے اپنی اننگ میں 15 چھکے اور 15 چوکے لگائے۔ کپتان آیوش مہاترے نے بھی 51 گیندوں میں 53 رنوں کی شاندار اننگ کھیلی۔آج ہندوستانی کپتان آیوش نے ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کا فیصلہ کیا تھا۔ ہرارے کی پچ کو دیکھتے ہوئے انھوں نے یہ فیصلہ لیا، لیکن ٹیم کو پہلا نقصان بہت جلدی لگ گیا۔ ایرون جارج نے 11 گیندوں میں محض 9 رن بنائے۔لیکن اس کے بعد آیوش مہاترے اور سوریہ ونشی نے انگلش گیند بازوں کا دم نکال کر رکھ دیا۔ خاص طور سے سوریہ ونشی نے تو ایسا جارحانہ انداز اختیار کیا تھا کہ ہر کوئی حیران رہ گیا۔ انھوں نے 32 گیندوں میں نصف سنچری بنائی اور مہاترے کے ساتھ مل کر 63 گیندوں میں سنچری شراکت داری مکمل کی۔ سوریہ ونشی نے نصف سنچری سے سنچری تک پہنچنے میں مزید جلد بازی دکھائی۔ انھوں نے 55 گیندوں میں ہی سنچری مکمل کر لی۔یعنی نصف سنچری سے سنچری تک پہنچنے میں محض 23 گیند لگے۔ بعد ازاں سنچری سے 150 کے ذاتی اسکور تک پہنچنے میں سوریہ ونشی نے محض 16 گیندیں کھیلیں۔175 رن بنا کر جب وہ آؤٹ ہوئے تو 80 گیندیں ہی انھوں نے کھیلی تھیں۔سوریہ ونشی کے آؤٹ ہونے کے بعد ویہان ملہوترا، ابھگیان کنڈو، کنشک چوہان نے بھی اہم تعاون پیش کیا۔یہی وجہ رہی کہ ہندوستانی ٹیم 411 رنوں تک پہنچنے میں کامیاب ہوئی۔انگلینڈ کی انڈر-19 ٹیم کے سامنے ہدف بڑا تھا، اس لیے اس نے تیزی سے رن بنانے کی کوشش کی۔ اسی کوشش نے ان کی حالت خستہ کردی۔ بین ڈاکنس نے 66، بین مایس نے 45 رن بنا کر اچھی شروعات دی تھی، لیکن بعد کے بلے باز اس کا فائدہ نہیں اٹھا سکے۔ کپتان تھامس ریو نے 31 رن بنائے۔ لگاتار وکٹ گرنے کی وجہ سے انگلش ٹیم میچ میں پیچھے ہوتی چلی گئی۔ انگلینڈ کی خراب حالت کا اندازہ اسی بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ 8 گیندوں کے اندر اس کے 4 وکٹ آؤٹ ہو گئے۔ کیلیب فاکنر نے 26 گیندوں میں نصف سنچری لگا کر کچھ اُمیدیں ضرور پیدا کیں، لیکن یہ کافی نہیں تھی۔آخر میں پوری ٹیم 311 رن بنا کر آؤٹ ہوگئی، اور ہندوستانی ٹیم 100 رنوں سے فتحیاب ہوئی۔ فائنل مقابلہ میں ہندوستان کی اس جیت کئی معنوں میں اہم ہے۔ بڑی بات یہ ہے کہ ہندوستانی ٹیم کو انڈر-19 عالمی کپ 2026 کے ایک بھی میچ میں شکست نہیں ملی۔

ہندوستان چھٹی مرتبہ انڈر-19 عالمی کپ چمپئن بنا ہے اور اسے سب سے کامیاب ٹیم کا فخر حاصل ہے۔ ہندوستان نے 2000، 2008، 2012، 2018، 2022 اور اب 2026 میں عالمی کپ چمپئن بننے کا فخر حاصل کیا۔ اس ٹورنامنٹ میں ہندوستان کے لیے ویبھو سوریہ ونشی نے سب سے زیادہ 439 رن بنائے۔ انڈر-19 عالمی کپ میں سب سے زیادہ 30 چھکے کا ریکارڈ بھی سوریہ ونشی نے اپنے نام کیا۔اس عالمی کپ میں ہندوستان کے لیے سب سے زیادہ 11 وکٹ ہینل پٹیل نے لیے ہیں۔ ہرارے اسپورٹس کلب میں کھیلے گئے اس تاریخی مقابلے میں بھارت کے اوپنر ویبھو سوریا ونشی نے یادگار اننگز کھیل کر میچ کو یکطرفہ بنا دیا۔ ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کرتے ہوئے بھارتی ٹیم نے مقررہ 50 اوورز میں 9 وکٹوں کے نقصان پر 411 رنز کا بڑا اسکور کھڑا کیا۔ بھارت کی شروعات اچھی نہیں رہی اور محض 20 کے مجموعی اسکور پر آرون جارج 9 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئے۔اس کے بعد ویبھو سوریا ونشی اور کپتان آیوش مہاترے نے دوسری وکٹ کے لیے 142 رنز کی شاندار شراکت قائم کر کے ٹیم کو مضبوط بنیاد فراہم کی۔ کپتان آیوش مہاترے 51 گیندوں پر 53 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے، مگر ویبھو سوریا ونشی نے ایک سرے سے جارحانہ بیٹنگ جاری رکھی۔ انہوں نے ویدانت ترویدی کے ساتھ تیسری وکٹ کے لیے صرف 39 گیندوں میں 89 رنز جوڑے اور بھارت کو 251 کے اسکور تک پہنچا دیا۔ ویبھو سوریا ونشی نے 80 گیندوں پر 175 رنز کی تاریخی اننگز کھیلی، جس میں 15 چوکے اور 15 چھکے شامل تھے۔ویبھو کے آؤٹ ہونے کے بعد ویہان ملہوترا اور ویدانت ترویدی نے ذمہ داری سنبھالی اور پانچویں وکٹ کے لیے 51 رنز کی شراکت قائم کر کے اسکور کو 300 کے پار پہنچایا۔ ویہان ملہوترا 30 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔اس کے بعد ابھگیان کنڈو نے 31 گیندوں میں 40 رنز کی تیز اننگز کھیلی۔ آخری اوورز میں کنشک چوہان نے 37 رنز کی ناقابلِ شکست اننگز کھیلتے ہوئے بھارت کو 411 رنز کے مضبوط اسکور تک پہنچایا۔انگلینڈ کی جانب سے جیمز منٹوسب سے کامیاب باؤلر رہے جنھوں نے 3 وکٹیں حاصل کیں۔

ویمنز آئی پی ایل ۲۰۲۶ء: خطاب حاصل کرنے پر

'آر سی بی' کو وراٹ کوہلی، متالی راج اور دنیش کارتک نے دی مبارکباد

وراٹ کوہلی نے 'انسٹا گرام' پر لکھا کہ ''ایک بار پھر چمپئن! آر سی بی کا پرچم بلند رکھنے پر فخر ہے، اور یہ ایک ایسی کامیابی ہے جس پر آپ میں سے ہر ایک کو ناز ہونا چاہیے۔'' ویمنز پریمیئر لیگ (ڈبلیو پی ایل) 2026 کے فائنل میں دہلی کیپیٹلس کو شکست دے کر رائل چیلنجرز بنگلورو نے اپنا دوسرا خطاب جیت لیا ہے۔ وراٹ کوہلی نے ٹیم اور کپتان اسمرتی مندھانا کو جیت کی مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ''آپ اس جیت کی حقدار ہیں۔'' واضح رہے کہ رائل چیلنجرز بنگلورو فرنچائزی کے لیے مسلسل 3 سال میں تیسری ٹرافی ہے۔ 2024 میں آر سی بی ویمنز ٹیم پہلی بار چمپئن بنی تھی۔ 2025 میں آر سی بی کی مینز ٹیم نے اپنا پہلا خطاب جیتا، جو وراٹ کوہلی کا پہلا خطاب تھا۔ اب مسلسل تیسرے سال آر سی بی چمپئن بنی ہے۔ وراٹ کوہلی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'انسٹا گرام' پر آر سی بی ویمنز ٹیم کی ٹرافی لیے تصویر شیئر کرتے ہوئے لکھا کہ ''ایک بار پھر چمپئن! آر سی بی کا پرچم بلند رکھنے پر فخر ہے، اور یہ ایک ایسی کامیابی ہے جس پر آپ میں سے ہر ایک کو ناز ہونا چاہیے۔ اسمرتی مندھانا اور پوری ٹیم کے ساتھ ساتھ ٹیم مینجمنٹ کو اس شاندار فتح پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد۔'' ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ ''آپ سب بلاشبہ اس کے حق دار تھے۔ اس لمحے سے لطف اندوز ہوں اور ہمارے شاندار مداحوں کی محبت کو قبول کریں۔'' وراٹ کوہلی کے علاوہ وکٹ کیپر بلے باز دنیش کارتک نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ ''یہ واقعی ایک ناقابل یقین ڈبلیو پی ایل فائنل تھا، پورے ٹورنامنٹ میں آر سی بی کی ٹیم بے مثال رہی۔ ڈی سی کے لیے دل ضرور دکھتا ہے، لگاتار 4 فائنل تک پہنچنا بذات خود ایک شاندار کارنامہ ہے، اور انہیں جیسی کی صورت میں ایک طویل مدتی لیڈر مل گیا ہے۔'' ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ ''لیکن سب سے بڑھ کر یہ خواتین کرکٹ کی جیت ہے۔ کھیل کا معیار غیر معمولی حد تک بلند ہو چکا ہے۔ پاور ہٹنگ، فیلڈنگ، گیند بازی میں تنوع۔ کھیل کے ہر پہلو میں ابتداء سے لے کر اب تک نمایاں بہتری آئی ہے، اور یہی اس سیزن کو دیکھنے کا میرا سب سے بڑا حاصل ہے۔'' دنیش کارتک کے مطابق مردوں اور خواتین دونوں (آئی پی ایل اور ڈبلیو پی ایل) کے فائنلز میں ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے کسی ٹیم کا سب سے بڑا اسکور قائم ہونا سب کچھ بیان کر دیتا ہے اور اس سیزن کی خوبصورتی کو بخوبی سمیٹ دیتا ہے۔ آپ سب کو مزید طاقت ملے، لڑکیو! زبردست سیزن رہا۔ وراٹ کوہلی اور دنیش کارتک کے علاوہ خاتون کرکٹر متالی راج نے بھی آر سی بی کی جیت پر مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ ''بڑے لمحات، بڑے لیڈرس۔ اسمرتی مندھانا نے سب سے بڑے اسٹیج پر شاندار کارکردگی دکھائی، اور جارجیا وول کی عمدہ سپورٹ کے ساتھ آر سی بی ویمنز نے اپنا دوسرا ڈبلیو پی ایل ٹائٹل اپنے نام کیا۔ ڈی سی ویمنز کو زبردست مقابلے پر داد، یہ لیگ کے شایان شان ایک فائنل تھا۔''

۳۰/باؤنڈریز اور سکس کے ساتھ

۱۷۵/رنز! فائنل میں ویبھو سوریا ونشی نے ریکارڈ بنایا

ویبھو سوریا ونشی نے انڈر ۱۹/ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء کے فائنل میں تاریخی اننگز کھیلتے ہوئے کئی ریکارڈ توڑ دیے۔ انگلینڈ کے خلاف جمعہ کو ہرارے اسپورٹس کلب میں ۸۰/گیندوں پر ویبھو سوریا ونشی نے ۱۷۵/رنز بنائے۔ ان کی اس اننگز میں ۱۵/چھکے اور اتنے ہی چوکے شامل تھے۔اس کے ساتھ ہی ویبھو انڈر ۱۹/ ورلڈ کپ میں سب سے زیادہ چھکے لگانے والے کھلاڑی، انڈر ۱۹/ میں سب سے تیز ۱۵۰/رنز بنانے والے بلے باز، انڈر ۱۹/ورلڈ کپ فائنل میں سب سے بڑی اننگز کھیلنے والے کھلاڑی، فائنل میں سب سے زیادہ چھکے لگانے والے بلے باز اور انڈر ۱۹/ورلڈ کپ میں مجموعی طور پر سب سے زیادہ چھکے لگانے والے کھلاڑی بن گئے۔ آیئے ان ریکارڈز پر تفصیل سے نظر ڈالتے ہیں۔ ویبھو سوریا ونشی نے اس میچ میں ۱۷۵/رنز کی اننگز کھیلی، جو انڈر ۱۹/ورلڈ کپ فائنل میں سب سے زیادہ انفرادی اسکور کا ریکارڈ ہے۔اس فہرست میں انمکت چند دوسرے نمبر پر ہیں، جنہوں نے سال ۲۰۱۲ء میں ہندوستان کی جانب سے کھیلتے ہوئے آسٹریلیا کے خلاف ۱۱۱/رنز کی ناٹ آؤٹ اننگز کھیلی تھی۔ آسٹریلیا کے بریٹ ولیمز (۱۰۸/رن)، انگلینڈ کے اسٹیفن پیٹرز (۱۰۷/رن) اور ہندوستان کے منجوت کالرا (ناٹ آؤٹ ۱۰۱/رن) اس فہرست میں بالترتیب تیسرے، چوتھے اور پانچویں نمبر پر ہیں۔ ویبھو سوریا ونشی انڈر ۱۹/ورلڈ کپ میں سب سے زیادہ چھکے لگانے والے کھلاڑی بن گئے ہیں۔ انہوں نے اس ایڈیشن میں مجموعی طور پر ۳۰/چھکے لگائے۔اس کے ساتھ ہی ویبھو نے جنوبی افریقہ کے ڈیوالڈ بریوس کو پیچھے چھوڑ دیا ہے، جنہوں نے سال ۲۰۲۲ء میں ۱۸/چھکے لگائے تھے۔ فن ایلن سال ۲۰۱۶ء اور ۲۰۱۸ء میں اتنے ہی چھکے لگا چکے تھے۔ ویبھو سوریا ونشی نے انگلینڈ کے خلاف فائنل مقابلے میں کل ۱۵/چھکے لگائے۔ وہ انڈر ۱۹/ورلڈ کپ کی ایک ہی اننگز میں سب سے زیادہ چھکے لگانے والے بلے باز بن گئے ہیں۔ اس فہرست میں آسٹریلیا کے مائیکل ہل دوسرے نمبر پر ہیں، جنہوں نے سال ۲۰۱۲ء میں نمیبیا کے خلاف ۱۲/چھکے لگائے تھے۔ آسٹریلیا کے کریگ سمنز اس فہرست میں تیسرے نمبر پر ہیں، جنہوں نے سال ۲۰۰۲ء میں کینیا کے خلاف ۱۱/چھکے لگائے تھے۔ سوریا ونشی نے یوتھ ون ڈے اننگز میں سب سے زیادہ چھکے لگانے کا ریکارڈ بھی اپنے نام کرلیا ہے۔ انہوں نے دسمبر میں آئی سی سی اے دبئی میں یو اے ای انڈر ۱۹/ کے خلاف اپنے ہی ۱۴/چھکوں کے ریکارڈ کو پیچھے چھوڑ دیا۔ سوریا ونشی کے نام انڈر ۱۹/ میں سب سے تیز ۱۵۰/رنز بنانے کا ریکارڈ بھی درج ہو گیا ہے، انہوں نے ۷۱/گیندوں میں یہ کارنامہ انجام دیا۔ اسی ٹورنامنٹ میں اسی میدان پر انگلینڈ کے بین میئز نے اسکاٹ لینڈ کے خلاف ۹۸/گیندوں میں ۱۵۰/رنز مکمل کیے تھے۔ انڈر ۱۹/ورلڈ کپ میں سب سے تیز سنچری کے معاملے میں ویبھو دوسرے نمبر پر پہنچ گئے ہیں۔

پرتیک سمیتا پاٹل نے شادی میں والد راج ببر کو نہ بلانے کی وجہ بتائی

اپنی شادی میں والد راج ببر اور ببر خاندان کو مدعو نہ کرنے کے پیچھے کی گہرے جذباتی اور خاندانی حقیقتیں بیان کیں

بالی ووڈ اداکار پرتیک سمیتا پاٹل نے اپنی شادی کے تنازع پر پہلی بار تفصیلی وضاحت دیتے ہوئے بتایا ہے کہ اپنی شادی میں والد؛ ممتاز اداکار اور سیاستداں راج ببر کو مدعو نہ کرنے کا فیصلہ ذاتی اختلافات یا مکمل تناؤ کی وجہ سے نہیں بلکہ گہرے جذباتی اور خاندانی پس منظر کی وجہ سے تھا۔ یاد رہے کہ پرتیک نے ۱۴/فروری ۲۰۲۵ء کو اداکارہ پریا بنرجی کے ساتھ شادی کی، جو ایک نجی تقریب تھی، جس میں صرف قریبی رشتے دار اور دوست موجود تھے۔ شادی ان کی آنجہانی ماں، لیجنڈ اداکارہ سمیتا پاٹل کے باندرہ والے گھر میں منعقد ہوئی، جس کا ان کے دل میں خاص مقام ہے۔ میڈیا رپورٹس میں بہت سی قیاس آرائیاں اور تنقیدیں سامنے آئی تھیں کہ راج ببر کو شادی میں مدعو نہ کرنے کا مطلب خاندان میں اختلافات ہیں، لیکن پرتیک نے اسے غلط قرار دیا۔ انہوں نے ایک حالیہ انٹرویو میں کہا کہ چونکہ شادی سمیتا پاٹل کے گھر میں ہوئی، اس گھر کی روح اور یادیں مکمل طور پر ان کی ماں سے جڑی ہیں، اس لیے انہیں اپنے والد اور ان کے خاندان کو وہاں بلانا مناسب محسوس نہیں ہوا۔ پرتیک نے واضح کیا کہ ''میرے والد کی (موجودہ) بیوی اور میری ماں کے درمیان ماضی میں کچھ پیچیدگیاں اور اختلافات تھے، جو عوامی سطح پر بھی بیان ہو چکے ہیں۔ اسی بنا پر میں نے محسوس کیا کہ اس گھر میں ان کو بلانا اخلاقی طور پر درست نہیں ہوگا۔'' انہوں نے مزید کہا کہ انہوں نے یہ فیصلہ ماں کے احترام میں کیا تھا۔ پرتیک نے اس معاملے پر افسوس کا اظہار بھی کیا اور کہا، ''میں اپنے والد اور ان کی بیوی کو مدعو نہ کرنے پر معذرت کرتا ہوں، لیکن یہ فیصلہ میرے دل اور خاندان کے ماحول کی بنا پر کیا گیا تھا۔'' انہوں نے یہ بھی کہا کہ مستقبل میں وہ صحیح وقت پر پوری سچائی عوام کے سامنے لائیں گے تاکہ غلط فہمیوں اور قیاس آرائیوں کا خاتمہ کیا جاسکے۔ پریا بنرجی نے بھی میڈیا میں اس صورتحال پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے شادی کو ایک ذاتی اور خاندانی تقریب کے طور پر منایا، اور ایسے فیصلوں کو سوشل میڈیا جذباتی ردعمل سے الگ سمجھنے کی تاکید کی۔ یہ فیصلہ تب خاص طور پر زیر بحث آیا جب پرتیک نے اپنا نام بھی تبدیل کر کے اپنی مرحومہ ماں کا نام 'سمیتا پاٹل' شامل کیا، جس سے ان کی شخصیت اور شوبز تعلقات پر غور و فکر بڑھ گیا۔ انہوں نے بتایا کہ نام تبدیل کرنا بھی ان کے دل کی گہرائیوں اور ماں کے اثر و رسوخ کی نشاندہی کرتا ہے، جس نے انہیں تنہا مضبوط بنایا۔ یاد رہے کہ گزشتہ سال اس تنازع پر سوشل میڈیا پر بہت سی رپورٹس آئیں، جن میں سوتیلے بھائی آریہ ببر نے بھی پرتیک کے فیصلے پر تبصرہ کیا تھا۔

فلم 'گھوس خور پنڈت' کے ٹائٹل پر مایاوتی برہم، فلم پر پابندی کا مطالبہ

عرضی گزار ونیت جندل کے مطابق نیٹ فلکس نے اس فلم کی تشہیر شروع کر دی ہے، جس میں لفظ 'پنڈت' کو بدعنوانی اور رشوت خوری سے جوڑ کر پیش کیا جا رہا ہے

نئی دہلی: نیٹ فلکس کی آنے والی فلم 'گھوس خور پنڈت' کے ٹائٹل کو لے کر ملک بھر میں تنازعہ گہراتا جا رہا ہے۔ فلم کے نام کو ذات پات پر مبنی اور ایک مخصوص طبقے کی شبیہ کو ٹھیس پہنچانے والا قرار دیتے ہوئے اس کے خلاف شدید احتجاج کیا جا رہا ہے۔ فلم کی ریلیز پر فوری پابندی لگانے کا مطالبہ زور پکڑتا جا رہا ہے۔ اسی سلسلے میں بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کی قومی صدر اور اتر پردیش کی سابق وزیر اعلیٰ مایاوتی نے بھی اس معاملے پر سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ مایاوتی نے جمعہ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ کے ذریعے فلم کے ٹائٹل کی سخت الفاظ میں مذمت کی اور مرکزی حکومت سے فوری کارروائی کا مطالبہ کیا۔ مایاوتی نے اپنی ایکس پوسٹ میں لکھا، ''یہ نہایت افسوس اور تشویش کی بات ہے کہ گزشتہ کچھ عرصے سے صرف اتر پردیش میں ہی نہیں بلکہ اب فلموں میں بھی 'پنڈت' کو گھس پیٹھیا قرار دے کر پورے ملک میں جس طرح ان کی توہین اور بے عزتی کی جا رہی ہے، اس سے پورے برہمن سماج میں شدید غم و غصہ پایا جا رہا ہے۔ ہماری پارٹی بھی اس کی سخت الفاظ میں مذمت کرتی ہے۔ ایسی ذات پات پر مبنی فلم پر مرکزی حکومت کو فوری طور پر پابندی لگانی چاہیے، یہ بی ایس پی کا مطالبہ ہے۔'' فلم کی مخالفت کو لے کر سوشل میڈیا پر بھی بحث تیز ہو گئی ہے۔ صارفین اسے مذہبی اور ذات پات کی بنیاد پر جذبات کو مجروح کرنے والا اقدام قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ، نیٹ فلکس یا فلم کے پروڈیوسرز کی جانب سے اس تنازعے پر تاحال کوئی دفتری بیان سامنے نہیں آیا ہے۔ اس سے قبل، ایڈوکیٹ ونیت جندل نے دہلی ہائی کورٹ میں ایک رٹ عرضی دائر کر کے فلم کی ریلیز پر فوری روک لگانے کا مطالبہ کیا تھا۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ فلم کا ٹائٹل 'گھوس خور پنڈت' برہمن برادری کی عزت، وقار اور جذبات کو ٹھیس پہنچاتا ہے اور اسے جان بوجھ کر توہین آمیز انداز میں رکھا گیا ہے۔ عرضی گزار ونیت جندل کے مطابق نیٹ فلکس نے اس فلم کی تشہیر شروع کر دی ہے، جس میں لفظ 'پنڈت' کو بدعنوانی اور رشوت خوری سے جوڑ کر پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ طرزِ عمل برہمن سماج کے لیے توہین آمیز اور فرقہ وارانہ اشتعال انگیزی کو بڑھاوا دینے والا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ فلم کی ریلیز سے برہمن برادری کی شبیہ کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچے گا اور سماجی ہم آہنگی متاثر ہو سکتی ہے۔ ایسے میں اندیشہ ہے کہ یہ فلم اجتماعی ہتکِ عزت، نفرت انگیز تقریر اور فرقہ وارانہ کشیدگی کو جنم دے سکتی ہے۔ اسی بنیاد پر انہوں نے بھارتی آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت دہلی ہائی کورٹ سے فوری مداخلت اور عبوری پابندی لگانے کی درخواست کی ہے۔

شہزادی ڈائنا آج بھی میرا پیچھا کرتی ہیں: کرسٹن اسٹیورٹ

ہالی ووڈ اداکارہ کرسٹن اسٹیورٹ نے انکشاف کیا ہے کہ فلم ''اسپنسر'' میں شہزادی ڈائنا کا کردار نبھانے کے برسوں بعد بھی وہ اس تجربے کے اثر سے باہر نہیں نکل سکیں

ہالی ووڈ اداکارہ کرسٹن اسٹیورٹ نے کہا ہے کہ فلم Spencer (اسپنسر) میں Princess Diana (شہزادی ڈائنا) کا کردار ادا کرنے کے بعد وہ آج بھی ذہنی اور جذباتی طور پر اس سے آزاد نہیں ہو سکیں۔ ان کے مطابق ڈائنا کی زندگی، تنہائی اور عوامی دباؤ کی یادیں انہیں آج بھی متاثر کرتی ہے اور بعض اوقات وہ اس بارے میں سوچ کر رو پڑتی ہیں۔ ہالی ووڈ اداکارہ کرسٹن اسٹیورٹ نے انکشاف کیا ہے کہ فلم ''اسپنسر'' میں شہزادی ڈائنا کا کردار نبھانے کے برسوں بعد بھی وہ اس تجربے کے اثر سے باہر نہیں نکل سکیں۔ ایک حالیہ انٹرویو میں اسٹیورٹ نے کہا کہ ڈائنا کی شخصیت، ان کی تنہائی اور ان پر پڑنے والا مسلسل عوامی دباؤ آج بھی ان کے ذہن پر حاوی ہے۔ کرسٹن اسٹیورٹ نے بتایا کہ وہ بعض اوقات لندن یا پیرس جیسے شہروں میں گاڑی چلاتے ہوئے اچانک ڈائنا کے بارے میں سوچنے لگتی ہیں۔ بقول اداکارہ ''میں کسی بھی لمحے ان کے (شہزادی ڈائنا) بارے میں سوچ کر رو سکتی ہوں۔ وہ اب بھی میرے ساتھ ہیں۔'' اداکارہ کے مطابق یہ ایک ایسا کردار تھا جس نے انہیں محض پیشہ ورانہ سطح پر نہیں بلکہ ذاتی طور پر بھی متاثر کیا۔ ''اسپنسر'' ۲۰۲۱ء میں ریلیز ہوئی تھی، جس میں ڈائنا کی زندگی کے ایک مختصر مگر نہایت مشکل دور کو دکھایا گیا۔ فلم کی کہانی ۱۹۹۱ء کے کرسمس کے دنوں کے گرد گھومتی ہے، جب ڈائنا شاہی خاندان کے ساتھ اپنی شادی اور ذاتی شناخت کے بحران سے گزر رہی تھیں۔ اس کردار کے لیے کرسٹن اسٹیورٹ کو عالمی سطح پر سراہا گیا اور انہیں بہترین اداکارہ کے لیے آسکر نامزدگی بھی ملی۔ اسٹیورٹ نے کہا کہ ڈائنا کا کردار ادا کرنا عام بایوپک کرداروں سے مختلف تھا کیونکہ یہ صرف نقل نہیں بلکہ ایک جذباتی اور نفسیاتی تجربہ تھا۔ ان کے مطابق، ڈائنا کی زندگی میں موجود خاموش تکلیف، میڈیا کا دباؤ اور ذاتی آزادی کی جدوجہد کو محسوس کرنا آسان نہیں تھا، اور یہی وجہ ہے کہ یہ کردار آج بھی ان کے اندر زندہ ہے۔ اداکارہ نے یہ بھی تسلیم کیا کہ فلم کی شوٹنگ کے بعد انہیں خود کو جذباتی طور پر سنبھالنے میں وقت لگا۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ ایک عرصے تک خود کو خالی اور تھکا ہوا محسوس کرتی رہیں کیونکہ اس کردار نے ان کی حساسیت کو گہرائی تک چھو لیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ بعض کردار اداکار کے ساتھ ختم نہیں ہوتے بلکہ وہ اس کے اندر کہیں نہ کہیں باقی رہتے ہیں۔ کرسٹن اسٹیورٹ کے مطابق شہزادی ڈائنا صرف ایک شاہی شخصیت نہیں تھیں بلکہ ایک ایسی عورت تھیں جو عوامی محبت کے باوجود شدید تنہائی کا شکار رہیں۔ یہی پہلو انہیں آج بھی متاثر کرتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ڈائنا کی کہانی نے انہیں یہ سمجھنے میں مدد دی کہ شہرت اور طاقت کے باوجود انسان کس قدر کمزور ہو سکتا ہے۔ یہ بیان ایک بار پھر شہزادی ڈائنا کی عالمی مقبولیت اور ان کی زندگی کے المیے کو اجاگر کرتا ہے۔ ناقدین کے مطابق اسٹیورٹ کی کارکردگی نے نئی نسل کو ڈائنا کی شخصیت کو ایک انسانی زاویے سے دیکھنے کا موقع دیا، اور یہی وجہ ہے کہ یہ کردار اداکارہ کے لیے آج بھی ایک زندہ تجربہ ہے۔

پرینکا چوپڑا اور کارل اربن کی

فلم ''دی بلف'' پرائم ویڈیو پر ریلیز ہوگی

ہالی ووڈ ایکشن تھریلر The Bluff (دی بلف) جس میں پرینکا چوپڑا جونس اور کارل اربن مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں، او ٹی ٹی پلیٹ فارم امیزون پرائم ویڈیو پر ریلیز ہوگی۔ فلم کی کہانی ۱۹/ویں صدی کے کیریبین پس منظر میں ایک سابق خاتون قزاق کے گرد گھومتی ہے۔ ہالی ووڈ کی آنے والی ایکشن تھریلر فلم ''دی بلف'' کی او ٹی ٹی ریلیز سے متعلق تفصیلات سامنے آ گئی ہیں۔ اس فلم میں عالمی شہرت یافتہ اداکارہ پرینکا چوپڑا جونس اور ہالی ووڈ اسٹار کارل اربن مرکزی کرداروں میں نظر آئیں گے۔ فلم کو براہِ راست ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر ریلیز کیا جائے گا اور اسے دنیا بھر میں امیزون پرائم ویڈیو پر دیکھا جا سکے گا۔ ''دی بلف'' ایک تاریخی ایکشن تھریلر فلم ہے، جس کی کہانی ۱۰/ویں صدی کے کیریبین جزائر کے پس منظر میں ترتیب دی گئی ہے۔ فلم میں پرینکا چوپڑا ایک سابق خاتون قزاق ایرسل 'بلڈی میری' کا کردار ادا کر رہی ہیں، جو پرتشدد ماضی کو پیچھے چھوڑ کر ایک پُرسکون زندگی گزارنا چاہتی ہے۔ تاہم حالات اس وقت بدل جاتے ہیں جب اس کا ماضی دوبارہ اس کا پیچھا کرنے لگتا ہے اور اسے اپنے خاندان کے تحفظ کے لیے دوبارہ ہتھیار اٹھانے پڑتے ہیں۔ فلم میں کارل اربن ایک طاقتور اور خطرناک کردار میں نظر آئیں گے، جو کہانی میں مرکزی تصادم کا سبب بنتا ہے۔ دونوں اداکاروں کے درمیان زبردست ایکشن اور نفسیاتی کشمکش فلم کا نمایاں پہلو بتائی جا رہی ہے۔ فلم میں تلواروں کی لڑائیاں، سمندری مناظر اور قزاقی دنیا کی سخت حقیقتوں کو حقیقت پسندانہ انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ ''دی بلف'' کی ہدایت کاری فرینک ای فلاورز نے کی ہ، جبکہ فلم کو امیزون ایم جی ایم اسٹوڈیوز کے بینر تلے تیار کیا گیا ہے۔ پرینکا چوپڑا اس فلم میں اداکاری کے ساتھ ساتھ بطور پروڈیوسر بھی شامل ہیں، جو ان کے ہالی ووڈ کریئر میں ایک اہم پیش رفت سمجھی جا رہی ہے۔ تاہم فلم کی ریلیز کی حتمی تاریخ پلیٹ فارم کی جانب سے عالمی سطح پر ایک ساتھ اعلان کی جائے گی۔ فلم کے ٹریلر اور ابتدائی جھلکیوں کو سوشل میڈیا پر مثبت ردعمل ملا ہے، خاص طور پر پرینکا چوپڑا کے مضبوط اور غیر روایتی کردار کو سراہا جا رہا ہے۔ یہ فلم نہ صرف ایکشن اور ایڈونچر پر مبنی ہے بلکہ اس میں خاندان، بقاء، شناخت اور ماضی سے مقابلہ جیسے موضوعات کو بھی نمایاں طور پر اجاگر کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے اسے عالمی ناظرین کے لیے ایک بڑی او ٹی ٹی ریلیز کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔